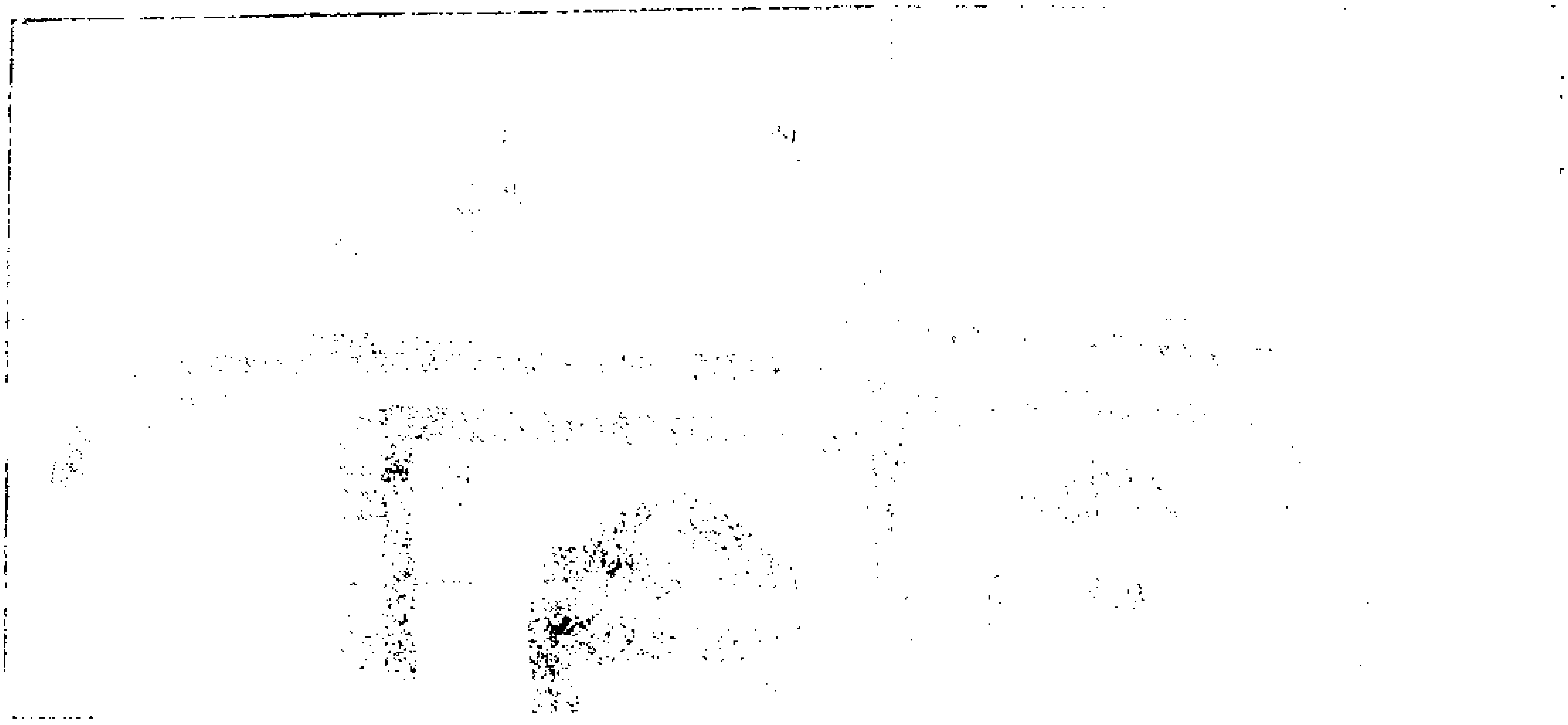

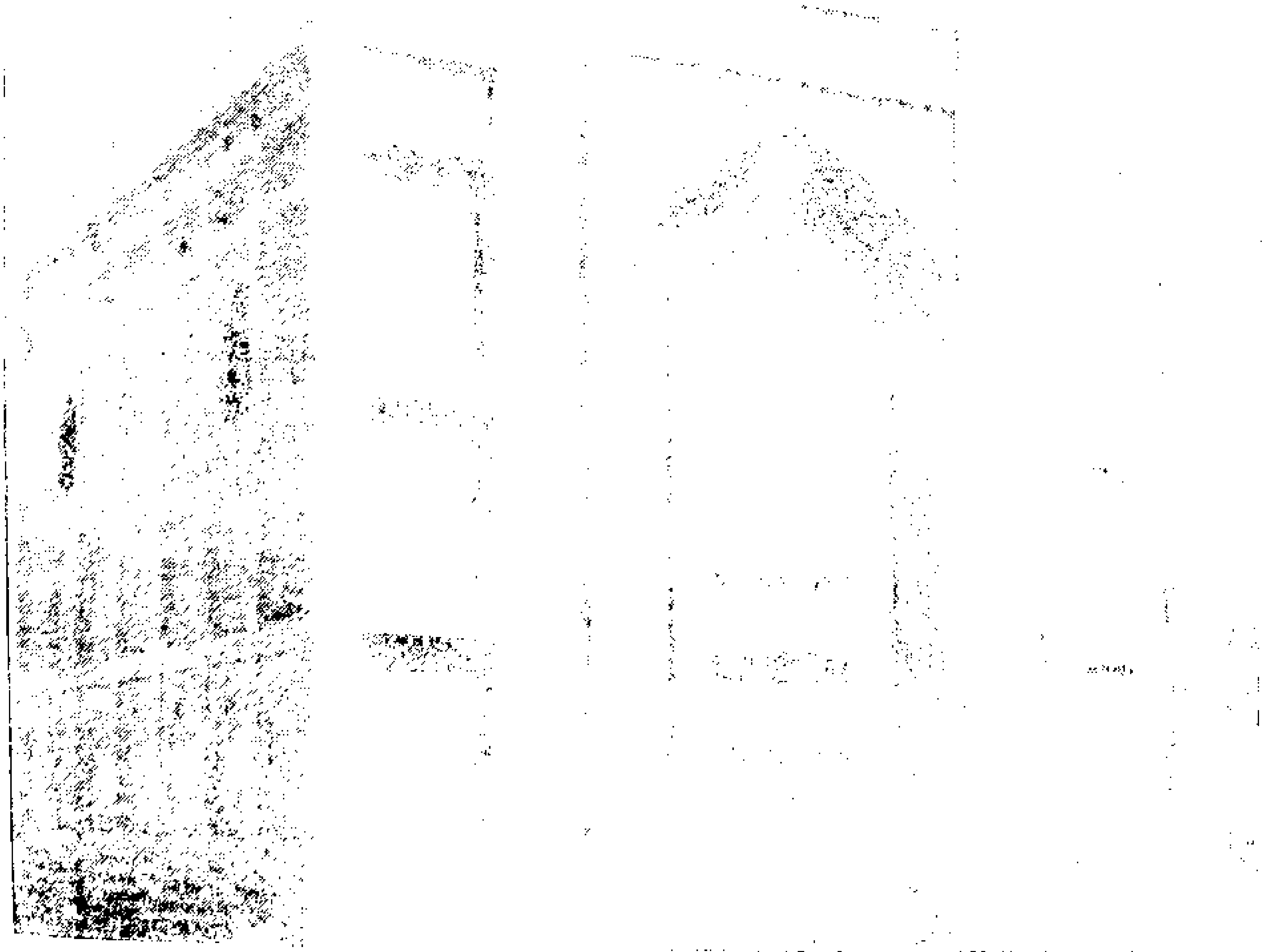

Marfat.com

ت ص- 161

مرقد منور حضرت ثانی لا ثانی میاں غلام اللہ
شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

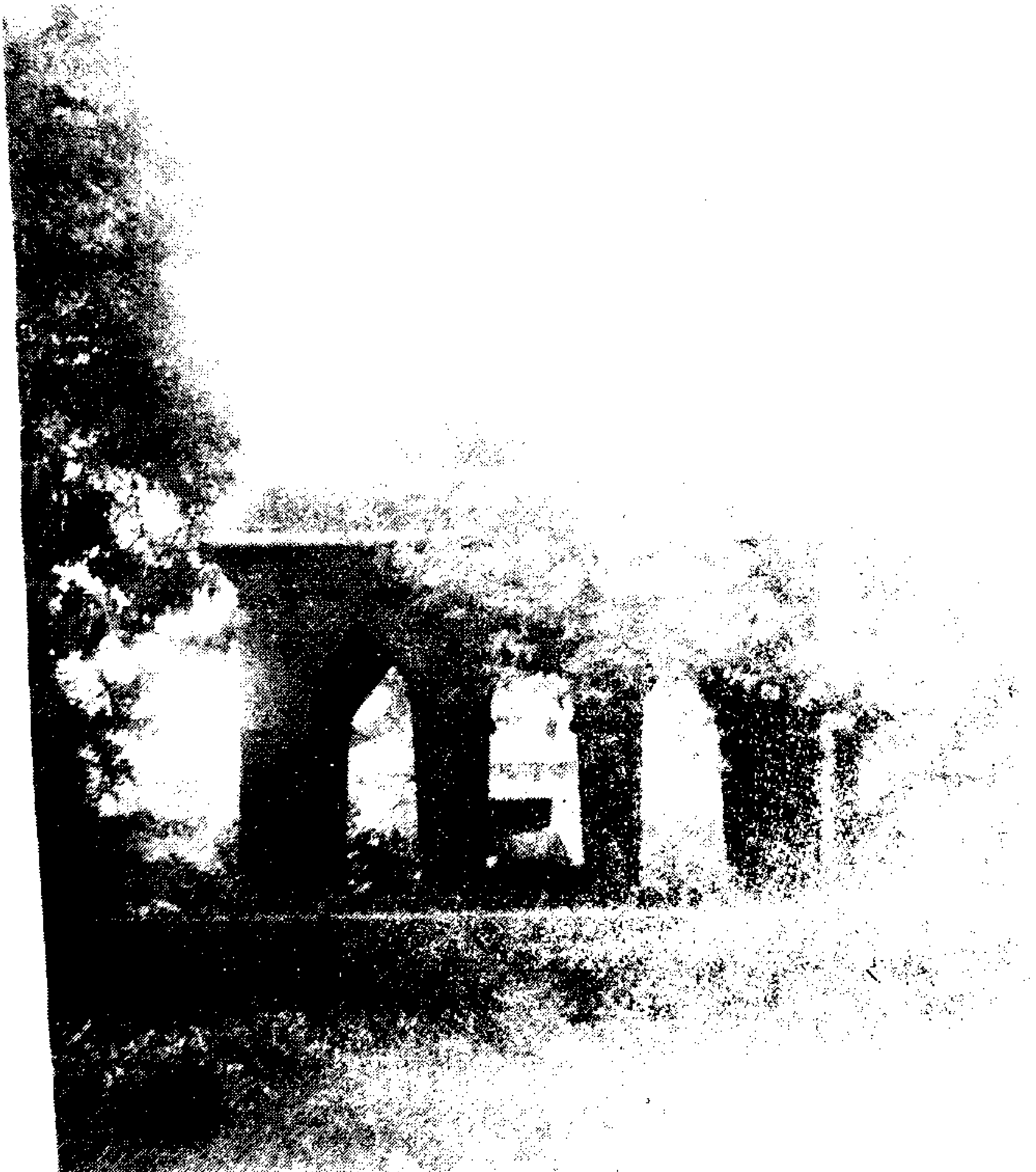

مزار حضرت مولانا منظور احمد میاں شریفی رحمۃ اللہ علیہ

عکس: منشی مرزا شفیقین

Marfat.com

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق
مرآۃ العاشقین
حصہ سوم
الله
در مطبع کریمی لاہور باہتمام میر محمد طبع شد

Marfat.com

86473

86473

شجرہ نسب

اولادِ قیومِ عالم سیدنا حضرت امام علی شاہ مکان شریف قدس اللہ سرہ

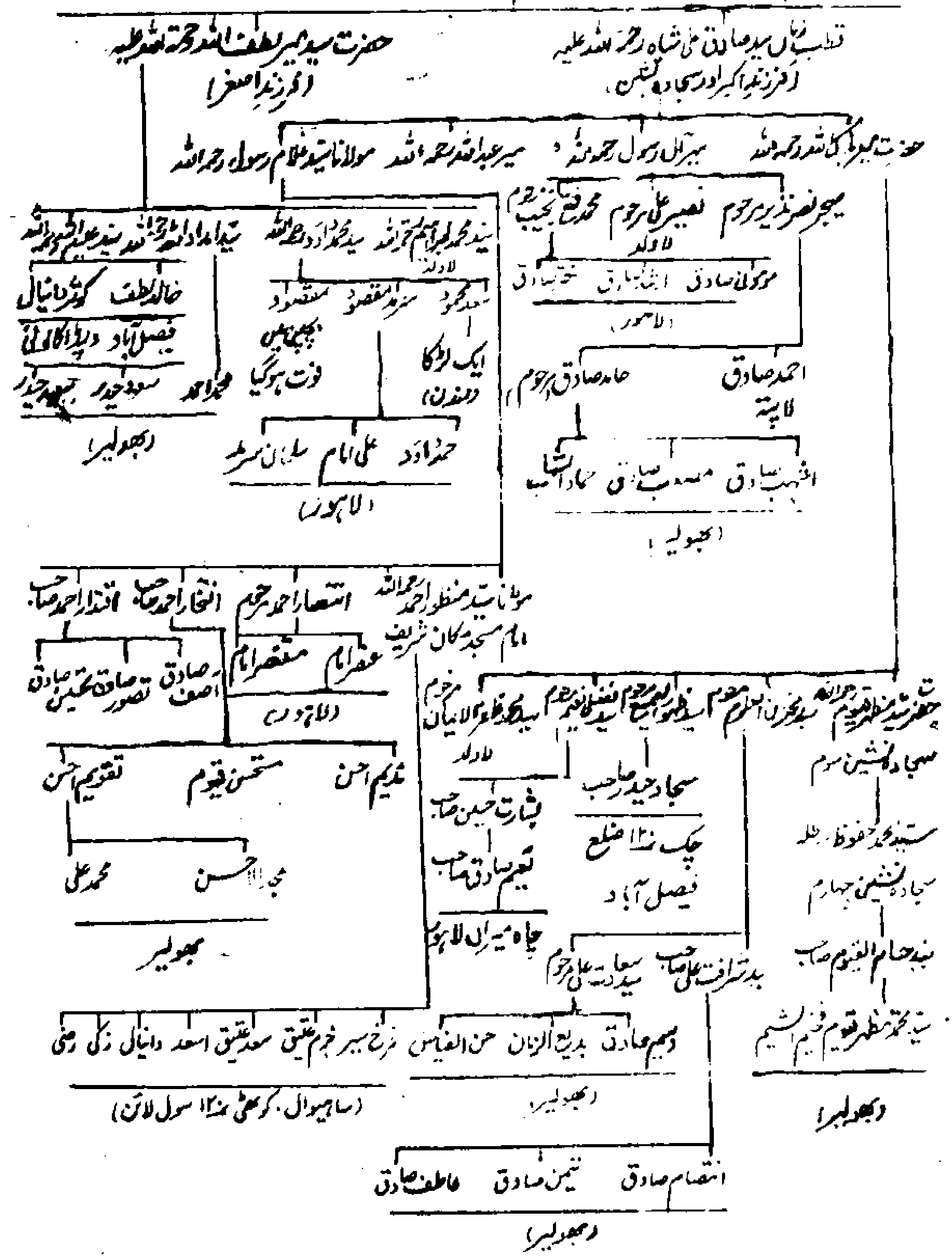

Marfat.com

عرض حال

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ میں بعض نایاب کتابوں کے قلمی نسخے موجود تھے۔ مثلاً مرآۃ المحققین مع ترجمہ۔ ذخیرۃ الملوک، ترجمہ منہاج السلوک حکایات الصالحین، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نہایت اہتمام سے بصرف زرکثیر چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔

زیرِ نظر کتاب مرآۃ المحققین قیوم العالم حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے پہلے حصے میں حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی شاہ حسین قدس سرہٗ کے حالات تحریر فرماتے ہیں۔ دوسرے حصے میں حضرت خواجہ امام علی شاہ قدس سرہٗ نے اشتغال وسلوک نقشبندیہ کا ذکر فرمایا ہے۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المحققین کا ترجمہ کروا کر شائع کرایا تھا۔ اس کی طباعت میں اغلاط رہ گئیں تھیں، حضرت سید منظور احمد

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریفؒ مدفن ساہیوال کوٹھی نمبر ۱۲۰ سول لائن نے اپنے مملوکہ نسخے پر کمال محنت اور دقیق نظر سے اغلاط لگائی تھیں۔ یہ نسخہ ہمیں صاحبزادہ سرمد مقصود صاحب مکان شریفؒ کے ذریعے میسر آیا جس کی فوٹو کاپی ہدیہ ناظرین ہے۔

میں اپنی اس پیش کش کو اپنے والد اور مرشد ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ لاثانی

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری،

صدر حزب الرسول و ناظم دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

مطبع --- المکہ پریس ۵۰ شارع فاطمہ جناح، لاہور

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آیت شریف میں بیشمار فوائد ہیں اور
اسم اعظم بھی اسی میں ہے جو شخص اس کو پڑھنا چاہے باطہارت مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ جانماز پر پڑھا کرے اور پڑھنے
سے پہلے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پڑھا کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ بزرگ حکمت والے بخشش کرنیوالے نہایت رحم کرنیوالے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

وہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہ ہے بڑا مہربان رحم کرنیوالا وہ اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

بادشاہ پاک سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب

Marfat.com

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا

زبردست تکبر والا پاک ہے اللہ اس چیز سے

يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

جو شریک کرتے ہیں وہ ہے اللہ پیدا کرنیوالا عالم بنانیوالا صورت بنانے والا

لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي

واسطے اسی کے ہیں نام سارے نیک پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اسے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

ہیں آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ ہے غالب حکمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ

یا اللہ (سبحانہ وتعالے) درود بھیج تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق کے برگزیدہ

وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

اور سب آدمیوں سے افضل اور امت کے شفاعت کرنیوالے قیامت کے دن

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ

ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ تعداد ہر چیز کے جو آپ کو معلوم ہے

Marfat.com

لکَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اور اوپر آل حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برکت اور سلام

وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاۤءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اور درود بھیج تمام انبیا اور رسولوں پر

وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی اَھْلِ

اور مقربین فرشتوں پر اور تمام

طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

فرمانبرداروں پر ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے مہربان رحم کرنیوالے

حمد محمودے کہ در جملہ صور — شد بانوار محمد ﷺ جلوه گر

زانکه از نورش محمد ﷺ شد عیان — گشت از نور محمد ﷺ دو جہان

صد لباس احمدی ﷺ نور احد — واسطہ شد خلق را بہر رشد

امر صلوا بہر این فرموده حق — مومنان را بلکہ خود دارد سبق

قدر حب خود درود بر رسول — بلغ اے غفار از عاجز خمول

بعد حمد ذات بے چون و چگون — پس درود و منظہر این جملہ چون

۴

اما بعد - التماس ہے کہ یہ کتاب مستطاب بہ مسمّےٰ مراۃ المحققین دو حصوں پر منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں تو خواجہ بزرگوار حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہٗ نے جو اپنے شیخ قطب الاقطاب غوث الاغیاث حاجی حرمین شریفین المکرمین حضرت شاہ حسین (المعروف بجوہر والے) قدس سرہٗ کے مختصر حالات سعادت انتساب میں تحریر فرمایا ہے۔ درج کیا گیا ہے۔ بعدہٗ مختصر کلمات متبرکہ من تصنیف حضرت حاجی الحرمین شریفین قدس سرہٗ مندرج ہیں امید ہے کہ صادقان ارادہ اور طالبان مولےٰ کو اس کے مطالعہ سے فایدہ کلی حاصل ہو۔ انشاء اللہ تعالےٰ العزیز +

آمین

آپ کا اجدادی وطن مالوفہ رنڑ جھپڑ المعروف مکان شریف ضلع گورداسپور ملک پنجاب ہے۔ اور زیارت مرقد مبارک بھی اسی جگہ ہیں +

- رحمۃ اللہ علیہم -

تمّت

رسالہ مراۃ المحققین صفحہ ۴ سے شروع ہوتا ہے صفحہ د سے شروع ہونیوالی عبارت نہ تو مراۃ المحققین کا جزو ہے اور نہ ہی حضرت امام علی قدس سرہٗ کی تحریر ہے۔ یہ تحریر مولانا سید احمد علی دھرم کوٹی کی ہے۔ مولانا احمد علی نے حالات مشائخ نقشبندیہ میں عموماً اور اپنے شیخ حضرت قیوم عالم سید امام علی رضی اللہ عنہم کے حالات میں خصوصاً ایک ضخیم کتاب آیات القیومیہ تصنیف کی تھی یہ عبارت بعینہٖ اسی آیات القیومیہ کی ہے آیات القیومیہ غیر مطبوعہ تھی۔ اگست ۱۹۴۷ء کے زمانہ پُر آشوب میں جبکہ ملک کے دو حصے ہوئے اس کتاب کا اصل نسخہ جو مصنف کے اپنے قلم کا تھا اور دوسرا جو حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نے سید نور الحسن مغفور سے لکھوا کر بھیجا تھا اور امرتسر میں قاضی قائم الدین مغفور کی تحویل میں تھا امرتسر میں تلف ہو گیا۔

Marfat.com

التقاط از کتاب آیات القیومیہ کہ از تصانیف
مولانا سید احمد علی است پیر موصوف ساکن جھرم کوٹ
اندکی دہ ضلع گورداسپور از خلفائے قیوم زمان سید امام علی ست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدوۃ الکرمین والاخیار زبدۃ المقربین والابرار۔ کاشف اسرار الشریعۃ والحقیقۃ اصفیٰ انوار الطریقۃ والمعرفۃ حجت المکملین برہان الکاملین منوط المحبوبین سید السادات شیخ السموات والارضین غوث الملائکۃ والناس اجمعین زائر القبلتین حاجی الحرمین الشریفین ابو المجد تعالیٰ حضرت **شاہ حسین** قدس سرہ سپہ سالار

بزرگوں اور نیکوں کے برگزیدہ نزدیکوں اور پاکوں کے خلاصہ۔ شریعت اور حقیقت کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے طریقت اور معرفت کے نوروں کے بیان کرنیوالے کمال والوں کیلئے حجت اور کاملوں کے لئے دلیل اور پیاروں کے لئے پسندیدہ سرداروں کے سردار نیکوں کی سند آسمانوں اور زمینوں کے شیخ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کے امداد کرنیوالے۔ دونوں قبلوں کی زیارت کرنیوالے مکہ و مدینہ کے حج کرنیوالے بزرگی اور بلندی کے باپ حضرت

Marfat.com

قائد محبوبان رہنماے وپیشواے
طالب و مطلوبان بالانشین مسند
اجتباء صدر گزین محافل اولیا۔ و
صاحب تمکین بزم ارتضاء صاحب
تصرفات۔ مظہر خوارق کرامات۔ صفوۃ
ارباب ذوق۔ قدوہ اصحاب شوق
صاحب تمکین۔ و مالک حالات عجیبہ و
جذبے قوی داشت و نظر مؤثر و تصرف
غالب۔ حاوے فضائل حسبی و
نسبی بود۔ از سادات حسینی
صحیح الاصل کہ سلسلہ نسب بہ رسول
اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مے
پیوندد جامع بود میان علم ولایت
و سیادت۔ و عالم بہ علوم صوری و
معنوی بودند۔ در مبادی حال برای

شاہ حسین قدس سرہ پیارون کی جماعت
کا پیشوا اور طالب اور مطلوبون کے رہنما
بزرگی کے تخت پر سرفراز بیٹھنے والے اور اولیا
اللہ کی محفلوں کے میر مجلس۔ اور خوشنودی
خدا کی مجلس کے صاحب درجہ تھے اور
تصرفات کے صاحب اور کرامتون کے
ظاہر ہونے کی جگہ اور صاحبان لذت کے
برگزیدہ اور صاحبان شوق سے چنے ہوئے
مرتبہ کے صاحب عجیب حالات کے مالک ہوئے
ہیں اور آپ کشش عظیم رکھتے تھے اور آپ کی
نظر اثر والی اور آپکی کشش غالب تھی اور حسب و
نسب کے بزرگیون کے جامع تھے اور سادات حسینی کی نسب کے
صحیح الاصل تھے آپکے خاندان کا سلسلہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک ملتا ہے آپ علم اور ولایت اور سیادت کے جامع
اور ظاہری اور باطنی علموں کے عالم تھے آپ اوائل عمر میں

Marfat.com

خریدن اسپان در شہر پشاور رسیدند
و در آن جا بہ تحصیل علوم اشتغال
ورزیدند و اسپ ہمت خود را در
میدان تحقیق علوم متداولہ برگماشتند
چنانچہ از بحث و تکرار شبانروزے
آنچنان ملکہ حاصل کردند۔ کہ بر تحریر
حواشی کتب متعلقہ و حل عبارات
مشکلہ استعداد تمام یافتند۔ اما تا
حال از مطالعہ اصول حقیقت ماندہ
کہ جذبات عنایت الٰہی ایشان را دریافت
یعنی قدم در طریق سلوک کہ مسلوک
اہل وصول است۔ نہاد۔ و آنچنان
بود۔ کہ روزے جوانے رنگریز را در
پشاور دیدند۔ کہ بیتے چند میخواند و
بسوز دلسوز و دلگداز میگریست۔

گھوڑوں کی تجارت کے ارادہ میں پشاور
پہنچے اور وہاں علم ظاہری کے پڑھنے میں مشغول
ہوگئے اور ارادہ کے گھوڑے کو مروجہ علموں
کے میدان میں جولان دیا اور ہر وقت
کے بحث و تکرار سے اتنی استعداد حاصل
کی کہ مشکل کتابوں پر حاشیہ لکھنے اور
مشکل عبارتوں کے حل کرنے میں پوری
لیاقت پیدا کی۔ مگر ابھی حقیقت کا مطالعہ باقی
تھا کہ کشش عنایت الٰہی نے آپ کو لے
لیا یعنی صفائی باطن کے راستہ میں جو
بندگان خدا کا طریقہ ہے قدم رکھ دیا۔
اور وہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے
ایک دن شہر پشاور میں ایک جوان
رنگریز کو دیکھا۔ کہ کچھ بیت پڑھتا ہوا نہایت
درد اور سوز سے رو رہا ہے۔ ۔ ۔

Marfat.com

چون اورا دید حال پریشان متغیر شد۔ وجذبہ محبت آلہی گریبان گیر حال ایشان شد و بہ مقتضائے آیہ کریمہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا۔ وجعلوا اعزۃ اھلہا اذلۃ۔ سلطان محبت حقیقی وجانبان خلت تحقیقی بر تخت دل مستولے شدہ مجموع رقوم الا باطل را از صحیفہ دل وا ز حظ آب و گل محو گردانید۔ و بلام عالم غیب ومعلم اسرار لاریب بر ورق خاطر خطیر الشان بقلم ارشاد این رقم کشید۔ کہ مثل این قسم سوز و گداز کہ نہایت تمنائے اولیاست بے اقتضائے تسلیم تصرفات کامل مکمل

جب آپ نے اُس کو اس حال میں دیکھا تو آپ پر بھی حالت طاری ہوگئی اور محبت آلہی کی کشش نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اِس آیہ کریمہ کے مصداق ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا۔ وجعلوا اعزۃ اھلہا اذلۃ۔ یعنی حقیقی محبت کے بادشاہ اور تحقیقی دوستی کے مالک نے آپ کے دل کے تخت پر قبضہ کرکے جھوٹے خداوں کے تمام نقشوں کو آپ کے دل کے ورقوں سے ملیامیٹ کر دیا اور عالم غیب کے خبر دینے والے اور بے شبہ بھیدوں کے اُستاد نے آپکے بزرگ دل کے ورقوں پر ہدایت کی قلم سے یہ لکھدیا کہ اس قسم کا سوز و گداز جسکے خواہشمند بڑے بڑے اولیا ہیں کسی کامل اور مکمل کی خدمت کے بغیر اور کسی اہل دل

وبے اقتدائے تعلیم و معلم و توجہات کمل
نیست۔ پس بداعیہ آنکہ از ہر جا کہ علاج
مطلوب بمشام در آید خود را بصحبت
باریافتگان محفل لی مع اللہ برسانند
بے زاد و راحلہ از مقام پشاور برآمدند
و در بلاد کابل و غزنی وغیرہا بدریافت
عزیزے کہ بر مسند ارشاد و اکمال باشند
بپائے طلب قطرہ زن گشتند القصہ
دران دیار از ہر خانقاہ کہ آوازہ
کمالات در گوش کردند۔ بقصد توبہ
و انابت رجوع نمودند۔ ملہم غیب
در سر ایشان ندائے انتباہ در میداد
کہ مقصد مرام تو نعمت خانہ دیگر یست
تا آنکہ قائد ہدایت ازلی و سائق
عنایت لم یزلی ایشان را از راہ

ے کی توجہ اور تعلیم کے بغیر حاصل نہیں
ہو سکتا۔ پھر تو آپ کا پختہ ارادہ ہوا کہ جہاں
سے مطلوب کے خوشبو کی ہوا جان کی دماغ پر
لگے وہاں اپنے آپ کو پہنچاویں اور لی مع اللہ
کی محفل میں رہنے والوں کی صحبت کے مزہ
اٹھاویں اسی دھن میں پاپیادہ بے زاد
پشاور سے چل پڑے غزنی اور کابل وغیرہ
شہروں میں کسی سند ارشاد اور پیارے
کی تلاش میں پھرتے رہے الغرض اس
علاقہ میں جس خانقاہ پر کسی صاحب کمال کا
ذکر سنتے توبہ اور رجوع کی خواہش میں وہاں
جا پہنچتے لیکن جہاں جاتے غیب سے یہ آواز
آتی کہ آپ کے ہاتھ کا مکان کسی دوسری
جگہ ہے حتاکہ خدائی ہدایت کے رہنما اور
الٰہی عنایت کے پیشوا نے آپ کو ولات

Marfat.com

اصل

قوات بر آستان ملایک آشیان
قطب الاقطاب غوث اعظم حالوالباب
معدن الیامن منور الباطن شیخ شیوخ
العالم حجۃ اللہ علے ابن آدم حافظ اوضاع
شریعت جامع انوار حقیقت حاجی الحرمین
حضرت احمد قدس سرہٗ اند
دراول دہلہ بفیوضات بلند و
مقامات ارجمند مالا عین رأت و
لا اذن سمعت ولا خطر علے
قلب بشر مستند گردانید۔
حضرت خواجہ امام علی رحمۃ اللہ علیہ
میفرمودند کہ پیش ازانکہ شیمناء
حضرت اعلے قدس سرہٗ بزیارت آستاد
ملایک آشیانہ خواجہ بزرگ حضرت
حاجی احمد قدس سرہٗ سرفراز شدند

ترجمہ

کے راستہ سے آستان فلک نشان قطبون
کے قطب غوث الاعظم صاحب مقصود ہر کیتون
کے کان اور باطن کے روشن کرنیوالے جہان
کے بزرگون کے بزرگ اولاد آدم کے واسطے
اللہ کی حجت کامل شریعت کے طریق کے نگہبان
اور حقیقت کے نورون کے جامع حاجی حرمین
شریفین حضرت احمد (خداوند کریم آپکا بھید پاک
کرے) کی خدمت میں شرفیاب ہوگئے۔ پہلی
ملاقات میں ہی مقامات عالی اور درجات بلند
پر جنکو نہ آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سنا اور
نہ انسان کے دل پر اسکا خیال ہی گذرا فایز ہوگئے
حضرت خواجہ امام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے
تھے کہ ابھی ہمارے شیخ آستان بلند نشان
حضرت حاجی احمد (خداوند کریم آپ کا بھید پاک
کرے) پر قدمبوس نہیں ہوئے تھے۔

Marfat.com

درمجمع اصحاب خود خواجہ بزرگ وام چند
روز پیشتر فرمودہ بودند۔ کہ طالبے
بلند استعداد ازین طرف مے رسد
کہ حق سبحانہ را بدو نظر عنایت ست
واشارات بسمت پنجاب نمودہ
بودند۔ پس چون حضرت اعلےٰ روح
روحہ بسجود بیعت و انابت بجذبات
بے نہایت مستسعد گشتہ اند حضرت
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمودند۔ کہ ما
منتظر او بودیم۔ واز قدوم او خبر
دادہ ایم۔ ہمین شخص ست۔ کہ
عنایت ازلی متکفل حال اوست
حضرت خواجہ امام علی علیہ الرحمۃ والغفران
میفرمودند کہ چون حضرت اعلےٰ را
قدس سرہٗ در مبادے حال جذبہ

کہ حضرت بزرگوار یاران مجلس میں فرماتے
تھے کہ ایک طالب بلند استعداد والا
ادھر سے آرہا ہے کہ اس پر خدا کی رحمت
کمال ہے اور ساتھ ہی پنجاب کی طرف اشارہ
کرتے تھے پس جب حضرت اعلےٰ آپ کا روح
خوش رہے بیعت اور رجوع کے واسطے
بے نہایت کششوں میں حاضر خدمت
ہوئے حضرت خواجہ حاجی احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم جسکے منتظر تھے
اور جس کے آنے کی ہم نے خبر دی تھی
یہ وہی شخص ہے جس کے حالات کا
ذمہ دار خدا کا فضل ہے حضرت خواجہ امام
علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب ہمارے
قبلہ کو ابتدائے حال میں کامل
کشش

Marfat.com

مردانہ حاصل شدہ و حضور اعلیٰ را از نعمت
عظمیٰ بہرہ کامل رسیدہ - در حضرت مہمان
موہبت اعنی حضرت خواجہ قدس سرہ
بہ سبب کمال تعلق و محبت و منقبت آن
درگاہ حضرت خواجہ بزرگ این غزل
انشا کردند ۔

ز جام احمدی گر باز یک جرعہ بکام افتد
ہمائے اوج لاہوتی ہمہ ساعت بدام افتد
شدم من مست و مدہوشی ز جرعہ جام او یا رب
الٰہی جرعہ جام او دمادم در بکام افتد
بیا اے ساقی وحدت بجامے سرفرازم کن
مہم دل محبوبم ازین در انصرام افتد
عجب سریست اے یاران شدہ مدہوش در عشقش
ہزاران کو مست شد زین مے بشرب مدام افتد

حاصل ہوگئی اور آپ کو بڑی نعمت سے
پورا حصہ مل گیا - تو نہایت محبت اور کمال
جوش میں آکر حضرت خواجہ بزرگ کی
تعریف میں یہ غزل لکھی - اُس غزل
کا ترجمہ یہ
ہے

جو ساغر احمدی سے ایک جرعہ کام میں ہووے
ہمائے اوج لاہوتی اُسی دم دام میں ہووے
ہوا ہوں مست میں اک قطرۂ جام محبت سے
کیا ہو گر دمادم جام اُسکا کام میں ہووے
جو مدت سے میرے دل میں تمنا ہے تیرے صدقے
میرا سب کام وہ ساقی فقط اک جام میں ہووے
شراب عشق سے جو ایک جرعہ نوش کرلیوے
عجب ہے راز وہ ہر دم اسی ہی کام میں ہووے

Marfat.com

ز وصف ساغر مستش بوہم کے رسد یارب
حدیث ذوق او از ما بہ گفتن کے تمام شد
بہ شرب مست وحدت او بیا شادی کن اے سرمست
درین عشرت مرا یارب ہمیشہ صبح و شام آمدہ

چون ایشان را جذبہ عظیم روی نمود و کیفیتے قوی دست داد۔ در غلبہ حالات و واردات از دیار سندہ مستانہ وار بے سر و پا دوبار تا بہ کنار دریای شور رسیدہ اند۔ آنجا ایشان را افاقتے دست دادہ بشعور ظاہری آمدند۔ و دغدغہ صحبت حضرت خواجہ بزرگ و شوق دیدار فائض الانوار حضرت خواجہ بزرگ بر ایشان غالب بودہ بے اختیار عنان عزیمت برتافتہ بملازمت حضرت شتافتہ اند۔ و ہر بار کہ در ہنگام افاقت

کسی سے وصف ساغر مست کی تو ہو نہیں سکتی
نہ اسکا ذوق کہنے سے کبھی اتمام ہی ہووے
شراب جام وحدت سے رہو سرمست شاد دائم
اسی عشرت میں دائم جبکہ صبح و شام ہی ہووے

جب آپ کو محبت عظیم پیدا ہوگئی اور کیفیت قوی نے جوش مارا۔ تو حالات اور واردات کے غلبہ میں یعنی اسی سرمستی میں سر اور پا سے برہنہ مستانہ وار ولایت سندھ سے دریائے شور یعنی سمندر کے کنارے پر پہنچے یہاں آکر آپ کو کچھ افاقہ ہوگیا۔ اور ظاہری ہوش و حواس قائم ہوئے۔ چونکہ خواجہ بزرگوار کی صحبت کا اثر اور حضرت ممدوح کے دیدار کا شوق آپ کی طبعیت پر غالب تھا۔ بے اختیار ہو کر پھر الٹے پاؤں حضرت بزرگوار کی خدمت میں جا پہنچے اور جب آپ کو کچھ

Marfat.com

بودہ۔ متوجہ قریہ فاخرہ مکانِ بزرگانِ
خود بودہ اند۔ وقت دیدن آثار
مکان شریف بے اختیار صیحہ ہائے
عظیم و نعرہ ہائے فخیم از نہاد ایشان
سر برزدہ۔ تاکہ پیش از ہمہ خواجہ بزرگ
در مجمع اصحاب گفتا اند۔ کہ شہباز
بلند پرواز سید حسین شاہ آمدہ
است۔ وبوقت رسیدن ایشان
وقتِ عجیب بر یاران روے
دادہ است چون ہمیشہ بواسطہ شمول
کیفیات بلند وحصولِ ارادات
ارجمند در دیار سندہ بہ حالت مستانہ
وبروش عاشقانہ صحراہا دویدہ اند
وگریبان چاک زدہ برخاک غلطیدہ
اند۔ مقامات ایشان درآن ولایت

ہوش آجاتا۔ تو پھر حضرت بزرگوار کے مکان
کی طرف چل پڑتے اور اس مکان شریف
پر نور کو دیکھتے ہی بے اختیار روتے
اور نعروں کا شور مچ جاتا۔ خواجہ بزرگوار
اصحاب کی مجلس میں بارہا فرماتے تھے
کہ بلند پرواز شہباز یعنے سید حسین شاہ
واپس آرہا ہے۔ اور آپ کی واپسی
کے وقت حاضرین مجلس عالی پر عجیب
کیفیت ظاہر ہوتی۔ اور آپ ہمیشہ
عجیب حالات کے ظاہر ہونے اور پوری
خواہش کے بارآور ہونے پر سندھ
کی ولایت میں مستانہ وار اور مجذوبانہ
حال سے صحرانوردی کرتے رہے۔ اور
اور کپڑے پھاڑ کر زمین پر لیٹ جاتے تھے
اس علاقے میں آپ کے حالات مشہور

Marfat.com

مشہور و ذکر کمالات و کرامات ایشان
بالسنۂ اقاصی و ادانی مذکور اند۔
کہ شرح عشر عشیر آنہا در بیان راست
نہ آید۔ کرت سوم از استیلا ئے
سکر و غلبہ محویت و استغراق بے
خودی از مکانِ بزرگان خود دویدہ
در شکارپور رسیدہ اند۔ در آن ایام
اسرار توحید بوجہ اتم برایشان منکشف
بودہ در حالت محویت وحدت و
مستئ احدیت و در راز حقیقت
بسیار از غزلہائے توحید آمیز و سخنان مستانہ
دلآویز گفتہ اند۔ حقا کہ در ہاسفتہ اند کہ
در سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ احدے اسرار
حقیقت را این چنین فاش نہ کردہ و
طشت از بام نہ انداختہ و کسے چنان

ہیں۔ اور آپ کے کرامات اور کمالات
چھوٹے بڑوں کی زبان پر مذکور ہیں۔
کہ ان کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی
ہم بیان نہیں کرسکتے۔ تیسری دفعہ جب
محبت کے غلبے اور بے خبری کے زور
اور بیخودی کے کمال میں آکر اپنے حضرات
بزرگوار کے مکان سے نکل کر شکارپور
میں پہنچے تو ان دنوں میں توحید کے بھید
پورے طور پر آپ پر کھلے ہوئے تھے اس بے
خبری اور مستی کے عالم اور حقانی بھیدوں میں
بہت سی توحید کی بھری غزلیں اور مستی
سے لبالب اشعار آپ کی زبان سے نکلکر
قلم کے حوالے ہوئے ہیں اور نظم کیا ہے
موتی پروئے ہوئے ہیں نقشبندی سلسلہ میں
کسی شخص نے حقیقت کے بھیدوں کو اس قسم سے ظاہر

Marfat.com

مستی نہ ورزیدہ کہ ایشان کردہ اند
اگرچہ در کمال سکر و بیخودی این اشعار
بے اختیار از ایشان سر بر زدہ اند
امّا طریق شاعری نامرعی نماندہ و
تخلص خود سرمست نہادہ اند چنانچہ
درین جا بطور تبرک و استشہاد
بچند غزل اکتفا کردہ آید۔

اے ز حسن بیحجابت در جہان افسانہ ہا
وے ز شمع روئے تو سوزیست در ہر خانہ ہا
صد ہزاران عاشقانت مست جام وحدت اند
سر بصحرا دادہ میرقصند چون مستانہ ہا
ہر کہ از میخانۂ مہر تو یک جرعہ چشید
مست و مجنون گشتہ دہا کردہ در ویرانہ ہا
ہر درد زخم دلہائے صنم مرہم توئی
نیست غیر از وصل تو مرہم دل دیوانہ ہا

نہیں کیا اور نہ ہی کھلم کھلا اس راز کو ظاہر کیا
اور کسی شخص نے مستی کا طریقہ ایسا اختیار نہیں
کیا اگرچہ نہایت مستی اور بیخودی کے عالم
میں یہ شعر بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے نکلتے
ہے مگر شاعری کے انداز کو بھی خوب نباہا۔ اور اپنا
تخلص سرمست رکھا ہے چنانچہ تبرک اور ارشاد کے
طور پر چند غزلیں یہاں لکھی جاتی ہیں۔

عالم میں ہیں فسانے دلبر ترے حسن کے
ہر دل میں سوز تیرا اے شمع انجمن کے
عاشق ترے ہزاران ہیں مست جام وحدت
صحرا میں پھر رہے ہیں واقف نہ مرد و زن کے
لذت پڑی ہے جنکو شربت ترے وصل کی
مدہوش و مست مجنوں بیخود بنے بچن کے
زخمی دلوں کی مرہم تو ہی تو ہے پیارے
تیرا وصل دوا ہے اے جان ہر بدن کے

Marfat.com

اصل

ما چو مرغانِ قفس در بندِ حیرت سوختیم
بال و پر فرسوده شد وریم ز آب و دانہ ہا
ہر کہ تیر از قوسِ عشقت خورد او بیہوش شد
کس نمے آید کہ پرسد خویش یا بیگانہ ہا
قصۂ دردِ فراقِ یار کس پایان نبرد
بس کن اے شیدا نداری طاقت افسانہا
منم شیدائے آن جانان کہ ہر دم یاد مے آید
چو از چشمم شود پنہان ز دل فریاد مے آید
شدم دیوانہ روئیت بیا اے دلربا اکنون
اگر یک جلوہ بنمائی ز تو بیدادت آید
چو نرگس انتظارم من ہمیشہ بہ سحرگاہان
ز سنبل زلف تو بوئے اگر از باد مے آید
من آنم پیش اے جانان گر از لبہائے شیرین خود
بفرمائی کنم کارے کہ از فرہاد مے آید
بہ درد و ہجر دلدارے بیا تو صبر کن ایدل

ترجمہ

ترے ہجر میں ہر دم جلتا ہے یہ مقید
جیسے قفس میں بلبل نے لالہ ہر چمن کے
تیری نگاہ کا خنجر جن کے لگا دلوں میں
اُن بیکسوں کے پرسان بنے نہیں وطن کے
دردِ ہجر کا شکوہ پورا نہ ہو کسی سے
بس کر تو نہ شیدا قصّے بہت سخن کے
میں اُس پیارے کا شیدا ہوں جو ہر دم یاد آتا ہے
اگر اک لحظ غائب ہو تو دل فریاد کرتا ہے
ترے رخ کا ہوں دیوانہ صنم آکر دکھا جلوہ
یہ تیرا ہجر ظالم کس طرح بیداد کرتا ہے
سحر کے وقت نرگس کی طرح ہوں منتظر تیرا
مگر خوشبوئے سنبل زلف سے دلشاد ہوتا ہے
مجھے بھی گر لب شیرین سے فرماوے پیارے کم
کروں وہ جان و دل سے کام جو فرہاد کرتا ہے
دلا کر صبر دردِ ہجرِ دلبر پہ کہ ہے ایسا

Marfat.com

که در شهر محبت این چنین افتاده می آید
به حیرت می طپم هر دم اگر یک لحظه فرمائی
بیائم پیش تو میرم اگر ارشاد می آید
بیا ای قمری شیدا بیاد یار کوکو کن
که هر دم قامت شاید کنون شمشاد می آید
چه باشد ای نگار من اگر یک جلوه بنمائی
کنم سر را فدای تو اگر یک لحظه بنمائی
ندیدم هیچ محبوبی چو تو ای دلستان من
چو شکلت کی شود پیدا عجائب شوخ رعنائی
همه خوبان این عالم بیک جلوه تو میسوزد
نقاب از روی خود جانان اگر از چهره بکشائی
مشوش گشته عشاقان تو مکشا کاکل مشکین
ندارد تاب زنجیری دل دیوانه شیدائی
ز عکس جلوه رویت بگلشنها چه افتاده است
همه گلشن شده رنگین عجب تو چهره زیبائی

یہ سلطانِ محبت جو رہا بنیاد کرتا ہے
تڑپتا ہوں میں اُس کے ہجر سے ہر روز و شب یارو
کروں میں اُس پہ جان قربان اگر ارشاد کرتا ہے
تو اے سرمست قمری کی طرح کر یاد دلبر کو
کبھی شاید قدم رنجہ او بر شمشاد کرتا ہے
صنما اگر دکھا دو جلوہ مجھے تو کیا ہے
جان و جگر یہ سر بھی تجھ پہ فدا ہے
تجھ سا کوئی نہ ہو گا محبوب دو جہاں میں
اے شوخ پر کرشمہ ایسا بھلا کہاں ہے
پردہ اُٹھا دو رُخ سے اے آفتاب عالم
نقش و نشانِ دوئی کا سینہ سے مٹانا ہے
تم نا رسے پیارے جب کھولے ہو گیسو
عشاق کے دلوں میں نازل عجب بلا ہے
دنیا کے اس چمن میں جو گل ہیں رنگ رنگ کے
سب عکس رخ تیرے کا جانے جو آشنا ہے

Marfat.com

اصل

ز حسن بے حجاب تو بمحفلہا ست افسانہ
نمے دانم چہ سر ست این عجب تو محفل آرائی
ز نرگس مست چشم تو چو یک جرعہ نگاہ خوردند
شدہ مدہوش آہوہا چو مجنون گشتہ صحرائی
حدیث حسن دلبر ناز کس پایان نشد سر ست
نمے گنجد بہ دفترہا اگر صد دفتر افزائی
بہر سوئے کہ رو آرم جمال یار مے بینم۔
بہر طرزے کہ اندیشم رخ دلدار مے بینم
ز عکس عارض مہوشش چنان جلوہ نمایان شد
ہزاران نازنین گل رو پری رخسار مے بینم
بصحن گلبن و گلشن ز حسن گلعذار او
چہ سرو لالہ و سنبل بنفشہ زار مے بینم
چو ذوق او بہ دل افتد ہمہ عالم برقص آید
چہ مرغ و مور و ماہی ہا در و دیوار مے بینم
ہزاران ہا چو مجنون شد ز عشق لیلی رویش

ترجمہ

کل محفلوں میں صنما تیرے ہی ہیں فسانے
تجھ سا نہ محفلوں میں کوئی بھی خوش لقا ہے
تیری نگاہ کے زخمی آہو ہیں جنگلوں کے
تیرے نظر کا زخمی اے یار لا دوا ہے
قصہ تیرے حسن کا آخر نہ ہو کسی سے
سر ست اگرچہ صد ہا دفتر بیان کیا ہے
جدھر دیکھوں ادھر مطلق جمال یار ہے ہر سو
جو سوچوں نگاہیں وہیں چہرۂ دلدار ہے ہر سو
ہزاران نازنین گلرو جو ہر جا دیکھتے ہو تم
ہے سب پرتو اسی مہتاب کے رخسار کا ہر سو
یہ سرو و سنبل و لالہ بنفشہ زار گلشن میں
یہ سب جلوہ حسن اس رونق گلزار ہے ہر سو
جب اس کا ذوق پڑتا ہے تو عالم رقص کرتا ہے
یہ مرغ و مور کا رنگ و در و دیوار ہے ہر سو
ترے رخسار لیلیٰ پر مجنون ہے یہ سب عالم

Marfat.com

جہان شد ست مدہوشی عجب اسرار مے بینم
چشیدم جرعہ وحدت ز نرگس چشم مستِ او
ز ساغر چشم مخمورش جہان خمار مے بینم
ز برق آتش عشقش درون خرمن مستان
شدہ صد شعلہ ہا بالا چون گلنار مے بینم
ز حسن قوس ابرویش ہلال عید تابان شد
ز دور چشم آہوش ہمہ سرشار مے بینم
بہ ذوقِ دل غزل گفتن لبوکا در تو ابیات
زبان دُر فشان تو چہ گوہر بار مے بینم
مے وحدت ز چشم مے پرستان تو می خیزد
جمال یوسف از چاہِ زنخدان تو می خیزد
برائے دل ستانیہا قدت شد سر بسر اعجاز
عصائے موسیٰ از سروِ گلستان تو می خیزد
چہ باشم من شود روح الامین پروانہ بیدل
جو شعلہ نور از شمعِ شبستان تو مے خیزد

تجلے حسن تیرے کا عجب اسرار ہے ہر سو
ترے اس مست نرگس سے پیا ہے جرعہ وحدت
جو ہوگا مست وہ تیری نگاہ خمار کا ہر سو
پڑے جب خرمن عشاق میں آتش محبت کی
نہیں شعلے جہاں کا رنگ سب گلنار ہے ہر سو
ہلال عید تابان ہے اسی کے قوس ابرو سے
جو شیدا ہے اسی کی دیدہ سرشار کا ہر سو
غزل کہنا ہے دل کے شوق سے مشتاق کا
زبان اسکی میں بیحد ذوق اس دلدار کا ہر سو
مئے وحدت ترے مستوں کی آنکھوں سے ہویدا ہے
جمال یوسفی تیرے زنخداں سے ہی پیدا ہے
ہے زیبا قد ترا اعجاز کافی دلستانی کا
عصائے موسوی سرو چمن تیرے سے نکلا ہے
تری شمع شبستان سے جو شعلہ نور کا نکلے
تو میں کیا ہوں کہ خود روح الامین بھی اس پہ شیدا ہے

Marfat.com

بہ خاک مژگان خود بیا سایہ فگن جانان
فغان محشر از خون شہیدان تو میخیزد
زعدم جاودان موجود شد عالم ہمہ یکدم
حدیث کن ز لب لعل بدخشان تو میخیزد
ز لمحہ حسن مہ رویت ہمہ عالم شدہ تابان
شعاع شمس از چاک گریبان تو میخیزد
ہزاران جان مشتاقان فدائے جلوہ‌ات گردد
صدائے بیخودی از عندلیبان تو مے خیزد
ز سوز شعلۂ عشقت جہان شد ہمچو مجنونے
ز حسن لیلی از غبغب زنخدان تو میخیزد
کشاوے کاکل مشکین شدہ مضطر ہمہ عالم
چہ ظلم بیدا از زلف پریشان تو میخیزد
بہ ذوق عشق آن جانان غزل گفتی تو مست اسیر
چہ گوہر بے بہا از کان سخندان تو میخیزد

نہ ہو سایہ فگن اپنے ہی مقتولوں کی تربت پر
کہ ان ترے شہیدوں کی فغاں سے حشر برپا ہے
ہمیشہ کے عدم سے ہو گیا موجود کل عالم۔
جو لفظ کن تیرے لعل بدخشانی سے نکلا ہے
ترے رخسار انور کی چمک سے ہے جہاں روشن
ترے چاک گریباں سے شعاع شمس پیدا ہے
اسی گلرو کے جلوہ سے ہزاراں جان نذر لجانے
صدائے شوق اسکی عندلیبوں سے ہویدا ہے
ترے ہی عشق کے شعلے سے عالم ہو گیا مجنوں
زنخداں کے ترے غبغب سے ظاہر حسن لیلیٰ ہے
ترے گیسو پریشاں سے ہوا آشفتہ ہے عالم
نگاہ کر کاکل مشکیں سے یہ بیداد کیسا ہے
صنم کے عشق میں سرمست لکھی ہے غزل تو نے
سخن عالی زبان گوہر فشان تیری سے نکلا ہے

مخمس از فقیر سرمست شیدا۔ بر غزل حافظ علیہ الرحمت ؎

Marfat.com

بہ عشقش پا چو بنہادی تحمل کن تو حاصلہا
کہ این بحر یست بے پایان ندارد ہیچ ساحلہا
چو وادی ساغر وحدت مشو از من تو غافلہا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا
کنم سر را فدائے او اگر یک جلوہ بنماید
برم این نقد جان پیشش اگر یک لحظہ مے آید
اگر بختم کند مدد بے با وصلش بدست آید
بہ بوئے نافۂ کاخر صبا زان طرہ بکشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا
بیا اے قمری شیدا اگر آن سرو روان گوید
ندائے عیش را در دہ اگر آن دلستان گوید
شراب وحدتش نوشان گر آن شاہ جہان گوید
بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

اگر چاہتا ہے عشق اُسکا تو حاصل کر تحمل کو
کسی نے ہے نہیں پایا جو اس دریا کے ساحل کو
پلا کر جام وحدت کا نہ مجھہ سے یار غافل ہو
خبردار اے سخی ساقی عطا کر جام سائل کو
سنا تہا عشق آسان ہے پڑا ہوں سخت مشکل کو
کروں میں سر فدا اُس پے اگر اک جلوہ دکھلاے
رکھوں میں جان قدموں پر اگر اکبار آجاوے
اگر ہو بخت یاور تب وصل دلبر کا ہاتھ آئے
اُسی گیسو کی خوشبو سے صبا جسکو اُدھر لاے
زلف کے پیچ نے کیسی بلا میں پا دیا دل کو
چلی آ قمری شیدا جو وہ سرو روان کہدے
خوشی کا دے ندا ہر دم اگر وہ دلستان کہدے
تو پی لے بادۂ وحدت اگر شاہ جہان کہدے
مصلے رنگ لے مے سے اگر پیر مغاں کہدے
جو سالک جانتا ہے خوب راہ و رسم منزل کو

86473

Marfat.com

اصل

زجام عشقت اے جانا شدم من مست ولا یعقل
کند ہر کس مرا طعنہ ہم از نادان و از عاقل
فتادم در چنین بحرے کہ معدوم ست زو ساحل
شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا
دلا در راہ دلارامے چو نیت در سفر کردم
ز سختی ہائے ترسم نہ دلا بہ پروردم
بمنزل گہ ہمہ رفتند من در راہ نہ پے بردم
مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا
ز اسرارات بر عالم ہمہ گشتہ پدید آخر
چہ گویم خویش و بیگانہ ہمہ وصفے بدید آخر
نصیبم در ازل این بود و در دستم رسید آخر
ہمہ کارم ز خودکامی بہ بدنامے کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ترجمہ

ترے جام محبت سے ہوا ہوں مست ولا یعقل
مجھے کرتے ملامت ہیں سبھی نادان یا عاقل
پڑا اُس بحر میں ہوں میں جو رکھتا ہے نہیں ساحل
اندھیری رات خوف امواج گھمنگیر وہ ہائل
بھلا ہو حال کیا معلوم سبکساران ساحل کو
ارادہ جب مرا اُس یار کے رہ میں سفر کا ہے
نہیں کچھ خوف سختی کا میں غم سے ملکو پالا ہے
گئے منزل میں سب میں نے قدم رہ میں نہ پایا ہے
امن کیا ہو مجھے اور عیش فکر ہر لحظہ آیا ہے
جرس فریاد کرتا ہے کہ باندھو جلد محمل کو
ترے اسرار سے ظاہر ہوا ہے کل جہاں پیارے
ہیں سب واصل وہاں یہ خویش و بیگانہ کہاں پیارے
ملا مجھکو نصیبہ جو ازل سے تھا نہاں پیارے
بہ خود غرضی سے بدنامی ملی مجھکو عیاں پیارے
رہے وہ راز کب مخفی بنائیں جس سے محفل کو

Marfat.com

اصل

وصال یار گر طلبی وگر جاے مرو حافظ
حریف مست وحدت شو بہ بیخانہ برو حافظ
تو شو سرمست و شیدائے ہمین سخنم شنو حافظ
حضوری گرہمے خواہی ازو غایب مشو حافظ
متے ما تلق من تہوے دع الدنیا و اہلہا
چون بار بملازمت حضرت خواجہ بزرگ مشرف
شدہ اند. حضرت خواجہ بزرگ فرمودند کہ
دولت ازلی و عنایت لم یزلی بہ بازآوردن
درین مقام شما را مساعدت کردہ - ورنہ
بسیارے منصور آسا درین بحر فنا مستغرق
گشتہ اند و جان سلامت نبردہ واز
انشا و غزلیات ممانعت فرمودند
کہ بواسطہ اشتغال بدان از مقصد
اعلیٰ باز خواہی ماند - بہ نظرات عنایت
حضرت خواجہ بزرگوار منظور نظر بودہ

ترجمہ

اگر چاہتا ہے وصل اُسکا تو در دست پھر حافظ
حریف مست وحدت بنکے میخانے رہو حافظ
بنو مجنو وہی میرا سخن آخر سنو حافظ
حضوری جبکہ چاہتا ہے تو پھر غائب نہ ہو حافظ
ملیگا یار جب چھوڑیگا تو دنیاے فضول کو
جب آپ پھر خواجہ بزرگوار علیہ الرحمۃ کی خدمت
بابرکت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا
کہ خدائی عنایتوں نے آپ کو اس مکان
میں آنے کی یاوری بخشی - نہیں تو بہت سے
منصور مشرب اس فنا کے دریا میں غرق
ہوگئے ہیں اور جان بچاکر نہیں نکلے اور
اس وقت حضور اعلیٰ نے آپ کو شعر
گوئی سے منع کیا - کہ اس کے شغل میں پڑ
کر مطلب اصلی گم ہوجاتا ہے حضرت خواجہ
بزرگوار کی نظر منظور ہو کر ۶ ۶ ۶

محض بہ عنایت از توحید وجودی بہ
مرتبہ توحید شہودی رسیدند و بمقامات
عالیہ و درجات متعالیہ فایز شدند۔ در
ساعتے کہ مشتری از وکسب نماید
حضرت اعلیٰ را خلعت اجازت کاملہ
پوشانیدہ بہ پنجاب کہ وطن مالوف
آن حضرت بود رخصت فرمودند۔

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانند کہ سالک مادام کہ فنائے جذبی[ع]
کہ معتبر بہ عدم ست سیرمے کند در راہ
است یحتمل کہ بہ عارضے بار بہ وجود
بشریہ عود کند۔ و این فنا جذبی و
عدم تا بہ نہایت سیر الی اللہ است
و سیر الی اللہ عبارت از قطع مقامے از

محض عنایت ربانی سے توحید وجودی سے
توحید شہودی میں پہنچ گئے اور اعلیٰ مقامات
کے مالک ہو گئے۔ جب کہ ستارہ مشتری
کا دور تھا۔ حضرت اعلیٰ کو اجازت نامہ
کاملہ کی خلعت سے ممتاز فرما کر پنجاب کی
طرف جہاں آپ کا آباؤ اجدادی وطن
تھا رخصت فرمایا

اجازت نامہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا
ہے اے عزیزو جانو۔ کہ سالک جب تک کشش
فنا میں جس کو ہم عدم کہتے ہیں سیر کرتا
ہے ابھی وہ راہ میں ہے۔ ممکن ہے کہ کسی
روکاوٹ سے پھر بشریہ وجود میں واپس
لوٹ آوے اور فنا جذبی کا انتہائے سیر الی اللہ
تک ہے اور سیر الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ مکان

[ع] دیکھو صفحہ ۸۰ مراۃ المحققین در بیان معنی فنائے جذبی و فنائے مطلق ۱۲

Marfat.com

مقامات دایرہ امکان ست۔ و
چون سالک تمام مراتب دایرۂ امکان
راطے کردہ بہ نقطہ نہایت آن رسید
پس سیر الی اللہ تمام شد و فناے مطلق
حاصل گردید۔ و بہ تحقق صحبت حق
سبحانہ تعالے پیدا کرد و رجوع بہ
بشریت ممتنع شد۔ ما رجع من رجع
الا من الطریق۔ و من وصل
لا یرجع۔ پس فضائل دستگاہ
سیادت پناہی سید حسین شاہ بفضل
حق سبحانہ تعالے بعد حصول جذبہ
احدیت تمامی دایرہ امکان راطے
نمودہ و سیر الی اللہ را باتمام رسانیدہ
فناے مطلق حاصل کردہ از حد مرید گذشتہ
مراد گردیدہ است و در سیر فی اللہ

کے دایرے کے مقامات سے ایک مقام کا
قطع کرنا ہے اور فقیر جب امکان کے تمام
مراتب کو طے کرکے نہایت کے نقطہ پر پہنچ
جاتا ہے وہاں سیر الی اللہ بھی ختم ہو
جاتا ہے اور فنا مطلق حاصل ہو جاتی ہے
اور اس مقام پر خدا تعالے کے ملنے کا موقع
آجاتا ہے پھر بشریت کی طرف واپس آنا
معدوم ہو جاتا ہے۔ جو پھرتا ہے راستہ سے
مڑ سکتا ہے اور جو مل گیا پھر وہ واپس نہیں آتا
پس بزرگوں کی پناہ والے اور سرداری کی طاقت
والے سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالے
کی مہربانی سے احدیت کی کشش کے حاصل
کرنے کے بعد امکان کے دایرہ کو پورا طے کیا
اور سیر الی اللہ کو بھی پورے طور پر ختم کرکے فنا مطلق
حاصل کی آپ مرید کے درجہ سے مراد کے درجہ پر پہنچ گئے اور اب

Marfat.com

داخل شدہ است واین سیرانہا یتے
نیست - ہر کس از عارفان علےٰ
تفاوت الدرجات بہ حسب استعداد
خود دریں سیر نہایت حاصل نمودہ
است - کہ فوق آن او متصور نیست
و سید حسین شاہ استعداد آن دارد
کہ اگر کسان بہ او بیعت نمودہ داخل طریقہ
علیہ نقشبندیہ شوند - بہ فیوضات عالیہ
مستفید خواہند گردید و سید حسین شاہ
اگر کسان را بہ شرط استخارہ و فتوے
دلی بشرط تبری از ریا و سمعہ و عجب
داخل طریقہ نمایند مجاز ست - اما لازم
ست کہ در حلقہ و اجتماعِ طالبان بقدر
احتیاج تعلیم و ترتیب نمودہ مدام در
بحر جیجو لی من بطن الی بطن و من بطن

اور سیر فی اللہ میں داخل ہو گئے ہیں اور اس
سیر آلہی کی نہایت نہیں ہے - ہر ایک عارف
نے اپنی استعداد کے مطابق مختلف درجوں
سے اس انتہائی سیر مین ملکہ پیدا کیا ہے
اس سے زیادہ بڑھکر اور کوئی درجہ نہیں
اور سید حسین شاہ صاحب اتنی استعداد
رکھتے ہیں کہ اگر بندگان خدا میں سے کوئی طالب
آپ کی بیعت کر کے طریقہ علیہ نقشبندیہ مین
داخل ہو - بڑے بڑے فیضوں میں مستفید
ہوگا اور اگر سید حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ بعض احباب
کو استخارہ اور دلی اجابت اور ریا و عجب
اور تکبر سے توبہ کرا کے طریقہ میں داخل کریں
تو مجاز ہیں لیکن یہ ضروری امر ہے کہ حلقہ اور
طالبوں کے اجتماع میں مناسب طور پر تعلیم اور
ترتیب کر کے آپ ہمیشہ خداوندی اوصاف کرتے رہا

اے بطن البطون مستغرق و فانی
باشند کہ اجتماع را بہ شرائط مذکورہ
در حصول مقصود تاثیریست عظیم۔
اللّٰھم لا تزغ قلوبنا بعد اذ
ھدیتنا والصلوٰۃ والسلام
علی اشرف الخلق محمد وآلہ
وسلم واصحابہ اجمعین

احمد

اجازت نامہ حاصل کردہ بہ
فراوان نعمتہاے بہ وطن بازگشتند
مقدم شریف ایشان راسکناے این
دیار مغتنم انگاشتہ بسیارے در سلک
ارادت حضرت خواجہ بزرگ در آمدند
وصحبت گرم شد۔ وحلقہ شغل ومراقبہ

میں بطن سے بطن دیگر اور اُس بطن سے
بطن البطون تک محو اور فانی رہیں
کیونکہ اجتماع کو شروط مذکورہ کے ساتھ مقصود
کے حاصل کرنے میں اثر عظیم ہے۔ اے مولا
ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ادہر اُدہر
نہ پھیر اور درود اور سلام خلقت کے برگزیدہ
محمد پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب
پر ہے۔

احمد

آپ یہ اجازت نامہ لے کر باطنی نعمتوں
کو حاصل کرکے اپنے وطن شریف میں تشریف
لائے آپ کی تشریف آوری کو ادھر کے رہنے
والوں نے غنیمت سمجھ کر حضرت صاحب کے
سلسلہ مریدوں میں داخل ہوئے اور صحبت
گرم ہوئی اور شغل اور مراقبہ کے حلقہ نے

Marfat.com

انتسابی پذیرفت ۔ ہنوز چندے نہ
برآمدہ بود ۔ کہ در اثنائے گرمئے صحبت
عشق زیارت حرمین شریفین غلبہ
نمود و محبت روضہ منورہ رسول اللہ
علیہ و علےٰ آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام
استیلا کرد ۔ چنانچہ یکبارگی بساط افاضہ
و استفادہ برچیدند ۔ در ایام غلبہ حالات
واردات کہ حضرت اعلے را در صحبت مزید
المفاخرت حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
رو نمودہ بود حضور حضرت سرور کائنات
علیہ التحیات والتسلیمات بتواتر شرف
افزا شدہ کہ در منامات و واقعات
باندک توجہ بحضور رسالت خاتمیت
علیہ و علے آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام
مشرف گشتہ ۔ و در ہر امر کہ مباشرت

ایک عجیب وسعت حاصل کی ۔ ابھی تھوڑے
ہی دن نہ گذرے تھے کہ آپ کے خیال شریف
میں زیارت حرمین شریفین کا ولولہ جوش
زن ہوا اور محبت و زیارت روضہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن پر ہزار
ہزار درود اور سلام ہو غلبہ کیا ۔ چنانچہ اس
جوش میں یکدم ہی فیض کا بستر الپیٹ
دیا ۔ غلبہ حالات واردہ کے دنوں میں جو
خواجہ بزرگوار سے آپ کو حاصل ہوئے تھے
حضور پرنور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی زیارت متواتر ہوتی تھی اور عالم خواب
اور بیداری میں تھوڑی سی توجہ سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور
میں آپ پر ہزار ہزار درود اور سلام ہو
شرف حاصل کرکے جس کام کی بابت

Marfat.com

بدان ہمکردند۔ اجازت حاصل
مے شد۔ باوجود آنکہ بہ سبب کثرت
شوق متوجہ بجانب کعبہ گشتند۔ از
حضرت رسالت پناہی علیہ وعلی آلہ
صلوۃ وسلام دراں باب اجازتے
وازخداوند قبلہ پیر و مرشد خود اشارتے
نیافتہ۔ ازلب دریائے شور دوبار
بازگشتند۔ پس ہرگہ کہ بعد بلوغ
بمرتبہ تکمیل باجازت تعلیم طریقت
سرفراز شدہ بہ وطن مالوفہ خود مراجعت
فرمودند وہنگامہ بزم طالبان گرم
کردند۔ بیک ناگاہ از حضرت سرور
کائنات علیہ وعلی آلہ صلوۃ وتسلیمات
درباب ادائے حج کہ فریضہ عمرست
اشارتے معلوم شد۔ چنانچہ سلسلہ

خواہش ہوتی تھی۔ عرض کر لیتے تھے اور
اجازت حاصل ہوجاتی تھی۔ حالانکہ آپ نے
نہایت شوق سے بیت اللہ شریف جانے
کا ارادہ کیا نہ تو حضور پُرنور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت حاصل
ہوئی اور نہ ہی حضور قبلہ پیر اور مرشد سے
بشارت ہوئی اس لئے آپ دو دفعہ سمندر
کے کنارہ پر پہنچکر واپس تشریف لائے۔
اسلئے کچھ مدت آپنے واپس آکر طالبان محبت کو
شربت وصل پلایا اور اسرار طریقت کو تعلیم کیا
یک دم ہی آپ کو حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارگاہ سے فریضہ
حج کے ادا کرنے کے واسطے حکم صادر
ہوا۔ آپ کے شوق اور اشتیاق کا
سلسلہ

Marfat.com

شوق و اشتیاق در جنبش آمد باوجود قلت استطاعت و کمی زاد و راحلہ و خوف سواری دریاے شور و مہالک دیگر قدم در راہ نہادند۔ چون در سندھ شریف بسعادت پاے بوس حضرت حجۃ الاولیا والاصدقا قدس سرہ مشرف شدند پیش ازانکہ ارادہ خود اظہار نمایند حضرت خواجہ بزرگ اذن در دادند۔ پس درین سفر وفور برکات و شمول عنایات اللہ جلت شانہ در خود دیدہ بعافیت از سواری جہاز عبور کردہ بمنزل مقصود رسیدند چون بہ شرف احرام مشرف شدند دیدہ اند کہ تمام دشت از نشیب و فراز از انوار کعبہ مملو است در ہنگام ظہور

حرکت میں آیا۔ گو طاقت نہ تھی۔ اور خرچ راہ بھی کم تھا۔ اور سواری کا سامان بھی کافی نہ تھا۔ اور دریائے شور کی موج زنی بھی حائل اور سوائے اس کے اور بھی خوفناک امور درپیش تھے سب کو طاق نسیاں میں رکھکر متوکلاً علی اللہ چل پڑے اور جب سندھ میں حضرت خواجہ بزرگوار کی خدمت شریف میں باریاب ہوئے تو اس سے پہلے کہ آپ اس معاملہ کا اظہار فرماویں حضرت خواجہ بزرگوار نے حج کی اجازت عنایت فرمائی پس اس سفر میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں اور بڑی مہربانیوں کے ساتھ خیر و خوبی او آرام اور سکون سے جہاز پر سوار ہو کر منزل مقصود پر پہنچ گئے جب آپ لباس احرام سے مشرف ہوئے دیکھا کہ تمام جنگل کعبے کے انوار سے بھر

Marfat.com

آثار بیت اللہ کیفیتے عظیم رونمودہ
است۔ و در طواف قدوم نعرہ ہائے
بے اختیار زدہ بیہوش افتادند
ہرگاہ بسبب کمال اشتیاق و الحاح
خواستہ اند۔ کہ چشمان خود را بمشاہدہ
جمال کعبۃ اللہ باز نمایند۔ انوار بہار
آن عالیمقام الشان را فرو گرفتہ
در وجد و التہاب بیخود افتادہ گریبان
چاک کردہ بر آن خاک پاک غلطیدند
چنانچہ زائران حرم محترم از ملاحظہ احوال
عدیم المثال ایشان شیفتہ اطوار مجذوبانہ
مجنونانہ ایشان گشتہ اند۔ علی الخصوص
مرزا سنگین بیگ ہندوستانی کہ در آن
ہنگام در سلک ملازمان شریف مکہ
زادہا اللہ شرفاً منسلک بودند از

اور جب آپ پر بیت اللہ شریف کے انوار چمک
پڑے تو آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری
ہوئی اور طواف قدوم میں بے اختیار نعرہ
مارا اور بیہوش گر پڑے اور جب آپ نے
کمال شتیاق اور محبت سے چاہا کہ اپنی
آنکھوں کو کعبہ شریف کے جمال کے واسطے
کھولیں تو اس عالی مقام کے انوار نے آپ کو
ایسا پکڑا۔ کہ وجد اور بیقراری میں آگئے
اور کپڑے پھاڑ کر اس خاک پاک پر لڑھکنیاں
کھانے لگے۔ یہان تک کہ حرم محترم کے زیارت
کرنیوالے آپ کے عجیب احوال دیکھنے سے
قربان ہو رہے تھے۔ خصوصاً مرزا سنگین بیگ
ہندوستانی کہ ان دنون مکہ معظمہ زادہا
اللہ شرفاً کے ملازموں میں ملازم
تھے

Marfat.com

دیدن حالات اجہند ونعرہ ہاے
بلند ایشان کہ شبلی آسا از ایشان
سر بر میزدند از دل وجان مشتاق
و والہ ایشان گشتند۔ و در ایام افاقت
در مکہ معظمہ بوظایف خدمات قیام مے
نمودند۔ فی الجملہ در مواضع متبرکہ ظہورات
عجیبہ واسرار غریبہ مشاہدہ کردہ از
فیوض ومواہب ہر جا بہرہ یاب گشتند
و بدریافت حقایق مسجودیت ومعبودیت
صرف حقیقت کعبہ حسنا مستفیض
گشتہ از مقام ابراہیم حظے وافر
گرفتند۔ و در وقوف بعرفات و
بنزول منزل منٰے انوار وبرکات مالا
ولا تحصٰے دیدہ چنان معلوم کردند کہ
بفضل الٰہی حج مقبول ومبرور گردید

اُن کے عجیب حالات اور نعرہ دردناک جو
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ سے ظاہر ہوتے
تھے دیکھنے سے جان ودل سے قربان
ہوگئے اور جب آپ کو کچھ افاقہ رونما ہوتا
تو خدمت ووظایف بیت اللہ میں قیام
فرماتے۔ الغرض تبرک مقامات میں
عجیب عجیب ظہور اور غریب مشاہدہ کرکے
ہر مقام پاک کی برکتوں سے حصہ لیتے
رہے اور مسجود اور معبود ہونے کے حقائق
کو معلوم کرکے اور کعبہ شریف کی حقیقت
سے بہرہ یاب ہوکر آپ نے مقام ابراہیم
سے پورا حصہ حاصل کیا۔ اور عرفات کے
ٹھہرنے اور منٰے میں اُترنے سے وہ انوار
وبرکات جنکو ہم نہ گن سکتے ہیں اور نہ شمار کرسکتے
ہیں حاصل کرکے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا

Marfat.com

اصل	ترجمہ
وبعد از ادائے مناسک حج اسلام وشرائط وآداب آن متوجہ مدینہ منورہ شدند. ودر اثنائے توجہ بزیارت حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم این مناجات انشاد کردند	حج مقبول ہوگیا ہے آپ فرائض حج کے ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے اور راستہ میں شوق حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مین یہ مناجات تحریر فرمائی ہے ۵
ہستم سگ جنابت یا سید المدینہ	سگ ہوں میں تیرا دربان یا سید المدینہ
جانم فدائے خاکت یا سید المدینہ	میری جان ہو تجھ پہ قربان یا سید المدینہ
مسکین و مستمندم محزون و دردمندم	عاجز ہوں بے نوا ہوں درد و غمیں مبتلا ہوں
سوزندہ چون سپندم یا سید المدینہ	ہرمل مثل ہوں سوزاں یا سید المدینہ
غرقم بہ بحر غفلت دربند حرص و شہوت	ڈوبا ہوں بحر غفلت حرص و ہوا کا قیدی
دارم ز جرم کسوت یا سید المدینہ	پر ہے جرم سے دامان یا سید المدینہ
از بار نفس ملعون جان و دلم شدہ خون	نفس لعین سے میرا دل خون ہو رہا ہے
مضطر شدست محزون یا سید المدینہ	مضطر ہوا ہوں نالان یا سید المدینہ
در مرض حرص جانم شد مبتلا چنانم	مرض حرص میں میری جان مبتلا ہے ایسی
چارہ از و ندانم یا سید المدینہ	درمان سے ہوں میں نادان یا سید المدینہ

Marfat.com

اصل

بے حد گناہ گارم جائے امان ندارم
شرمندہ شرمسارم یا سید المدینہ

بہر دوا دویدم در حضرت رسیدم
چارہ دگر ندیدم یا سید المدینہ

این بے عدد جرائم مرضیست لا دوائم
فریاد مے نمائیم یا سید المدینہ

یا ہادیئے ہدایت یا شاہ ذو العنایت
جان و دلم فدایت یا سید المدینہ

یا شاہ کون و امکان دست کرم بجنبان
از قید نفس برہان یا سید المدینہ

تو کس بیکسانی غمخوار عاجزانی
سرور انس و جانی یا سید المدینہ

این آہ و ہم فغان ہا بشنو ز حال ما ہا
اے شاہ دین پناہا یا سید المدینہ

یا شاہ ذو الوقارا بین بیکسے ما را

ترجمہ

مجرم ہوں سخت عاصی شرمندہ پر معاصی
بے زاد راہ سامان یا سید المدینہ

دوڑا ہوں میں دوا کو حضرت سے التجا کو
دارو ہے درمنداں یا سید المدینہ

بے حد جرم ہے میری یہ مرض لا دوا ہے
فریاد ہے یہ ارمان یا سید المدینہ

اے ہادیئے ہدایت لطف و کمال والے
دل و جان سے تجھ پہ قربان یا سید المدینہ

اے دو جہاں کے شاہا دست کرم سے کیجو
قید نفس سے شاداں یا سید المدینہ

اے بیکسوں کے والی اے عاجزوں کے حامی
سردار جن و انسان یا سید المدینہ

اے دو جہاں کے شاہا ہیہات حال میرا
آہ و فغان و نالاں یا سید المدینہ

اے بادشاہ عزت للہ نظر کرم کی

Marfat.com

اصل	ترجمہ
نظرے بکن خدارا یا سیدالمدینہ	بر حال ما غریبان یا سید المدینہ
ہستم سگ سگانت مشتاق آستانت	ہوں چاکروں کا چاکر مشتاق تیرے در کا
مسکین و مدح خوانت یا سید المدینہ	عاجز ہوں میں ثناخوان یا سید المدینہ
خواہم ز تو ہدایت ہر دم کنم ثنایت	صفت و ثنا میں تیرے ہر دم رہے یہ بندہ
سر افگنم بپایت یا سید المدینہ	قدموں پہ سر ہو قربان یا سید المدینہ
در ذوق شوق مولا کن مست بیخودیہا	در ذوق شوق مولا بے خود و مست کردو
باشم بنوائے ولا یا سید المدینہ	ہر دم ہو آہ و نالان یا سید المدینہ
دیگر سرم قدمت یابم شرف لقایت	قدموں میں ہو حضوری پاؤں شرف لقا سے
باشم حضور پایت یا سید المدینہ	سر ہو یہ میرا قربان یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین بپذیر یا شہ دین	عرض حسین مسکین کیجو نظر کرم کی
کن رحم حال ما ہیں یا سید المدینہ	بر حال ما غریبان اے سید المدینہ
چون بمدینہ منورہ رسیدہ اند بمجرد	جب آپ مدینہ منورہ میں پہنچے۔ روضہ
ملاحظہ آثار روضہ مطہرہ نعرہ ہا زدہ	پاک کے دیکھتے ہی نعرہ مارا اور بیہوش
بیہوش افتادہ و در آداب زیارت	ہو کر گر پڑے اور روضہ منورہ کی زیارت کے
روضہ مطہرہ و مسجد نبوی مبارک	آداب بجالانے اور مسجد نبوی مبارکہ

Marfat.com

زمان زمان ازخود رفتہ برزمین غلطیدند
باوجودیکہ انوار صحابہ واہلبیت نیز دران
مقام تابان بودند۔ ازغایت استغراق
التفات نمود در انوار نبوی بہ دیگرے
نتوانستند۔ اتفاقاً میرزا صاحب
سنہگین بیگ درآنوقت نیز بہ
مدینۂ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
رسیدہ حضرت اعلےٰ قدس سرہٗ را
بہمان حالت درلجہ وجد والتہاب
مستغرق دریافت والتماس نمود
کہ در سلک ارادات ایشان منسلک
گردد۔ حضرت اعلےٰ عریفہ محتوی بہا التماس
در باب قبول ایشان بہ جناب پیر
دستگیر خود بر نگاشتہ دلالت نمودتا
در سندھ شریف رسیدہ از

کے دیکھنے میں بار بار بیہوش ہوجاتے اور
پڑتے۔ گو اس مقام پاک میں اہلبیت اور
صحابہ کے نور بھی چمکتے تھے۔ مگر آپ بہاعث
استغراق سے انوار نبوی کے مقابلہ میں
اور کسی طرف دھیان نہ کرتے تھے اتفاق
اُن دنوں مرزا سہنگین بیگ بھی مدینہ
منورہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچا
تھا۔ حضرت اعلےٰ کو اللہ تعالے آپ کا بھید
پاک کرے تمام حالت اور وجد میں نہایت
محو پایا۔ عرض کی کہ اس خاکسار کو مریدوں کے
زمرہ میں شامل کردیں۔ آپ نے ایک عریضہ
جو نیازمندی سے پُر تھا اُن کی بیعت
کے واسطے اپنے پیر حضرت دستگیر کی خدمت
میں لکھا۔ اور مرزا صاحب کو کہا۔ کہ
سندھ شریف میں . . . .

حضرت خواجہ بزرگ دریافتند آنچہ دریافتند
پس چون در ایام اقامت بہ مدینہ
سکینہ حضرت اعلےٰ قدس اللہ سرہٗ
بہ توالی و تواتر عنایات عظیمہ و
عطایاے فخیمہ از آن حضرت صلے
اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دریافتہ التفات
و عنایات بے غایات بحال خود دیدند
عزم بالجزم نمودند کہ بقیۃ العمر در
مدینہ مقدس معتکف نشینند در یں
اثناے دیدند۔ کہ حضرت محبوب
رب العالمین علیہ و علے آلہ الف الف
صلوٰۃ و سلام تشریف فرماے شدند
در حالیکہ انوار عظیمہ بر آن حضرت
متلالی ست۔ فرمودند۔ کہ شمارا بہ
وطن مالوفہ باید رفت۔ تا اہالی آن

حضور اعلےٰ کی خدمت میں حاضر ہوجاویں
پس مرزا صاحب نے وہان پہنچ کر جو کچھ
پایا سو پایا۔ حضرت اعلےٰ نے مدینہ شریف
مین رہکر بڑی بڑی نعمتیں متواتر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کین۔
آپ نے ان عنایتون کو دیکھ کر پختہ ارادہ
کرلیا۔ کہ باقی عمر حضور صلے اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم کی خدمت میں گذارین۔ ابھی یہ
خیال دل میں گذرا ہی تھا۔ کہ حضور پرنور
نور رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ آپ
پر ہزار ہزار درود و سلام ہو تشریف
فرما ہوئے حالانکہ حضرت شاہ صاحب پر
کئی قسم کے نور چمک رہے تھے آن حضور
صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زبان درفشان
سے فرمایا کہ عزیز آپ کو اپنے وطن میں جانا لازم ہے

اصل

دیار بہ دولت برکت کثیر المنفعت تو
بہ فوائد مستفید گردند و اعالی و ادانی
روزگار بسعادت ملازمت تو بہ موائد
جدیدہ بہرہ مند گردند و زمرۂ گم گشتگان
بادیہ ضلالت از فروغ الطاف ہدایت
یابند۔ و تشنگان وادی جہالت
از زلال واسطۂ تو سیراب باشند
بدریا آب شیرین بہر آن ست
کہ از وے تشنگان سیراب گردند
نہ چون گوہر کہ در معدن نہفتہ
بجان در کشند تشنہ ناپایاب گردند
حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ بہ عرض
رسانیدند کہ مجاورت درگاہ جہان
پناہ۔ و ملازمت بارگاہ عالم آرام
گاہ مقصود دل و جان من ست

ترجمہ

تاکہ اس ولایت کے لوگ آپ کی برکت
اور نظر کیمیا اثر سے فائدہ حاصل کریں اور
زمانہ کے خورد اور بزرگ اور غریب اور دولتمند
آپ کی ملازمت حاصل کر کے بہرہ مند ہو
جاویں اور کئی گمراہ آپ کی ہدایت سے
راہ راست پر آجاویں۔ اور جہالت کے
جنگل کے پیاسے آپ کے میٹھے پانی سے
سیراب ہو جاویں۔ دریا میں میٹھا
پانی اس لئے ہے کہ پیاسوں کی پیاس اس
سے بجھے۔ موتی کی طرح کان میں ایسا نہ
چھپنا چاہئے کہ اس سے کمو۔ لے سے
تنگ ہو جاویں۔ آپ نے عرض کی کہ
میرے دل اور جان کا آرام آپ کے دربار
گوہر بار میں رہنے
سے ہے

Marfat.com

نمی خواہم کہ ازین در دولت مہجور
باشم باز فرمودند کہ درین حکمتے
ست عجیب کہ بر آن مطلع نۂ۔ البتہ
می باید کہ برین راضی شدن۔ و
در وطن خود سکونت پذیرفتن کہ
اکثر مردمان آن جا را از تو فیض
رسد۔ و از برکت دامن تو چنان
عزیزے سر بر زند۔ کہ ہمچون آفتاب
عالمتاب از انوار ہدایت او عالم
عالم روشن گردد می فرمودند کہ
در آن وقت حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ
را بخاطر آمد۔ کہ در دیار پنجاب
ہیچ عزیزے بمسند اکمال درین
روز ہا جلوہ افروز نیست کہ بوئے
صحبت ورزد۔ حضرت رسالت۔

اشارت بود از ظہور قیوم الامام سیدنا علی
نفعنا اللہ بسرہ الخفی والجلی

میرا دل نہیں چاہتا کہ یہاں سے دور جا
پڑوں۔ پھر حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اس میں عجیب حکمت ہے جس
کی آپ کو خبر نہیں۔ ضرور اس امر پر راضی
ہونا چاہئے اور وطن مالوف کو واپس جانا
چاہئے کیونکہ بہت سے لوگوں کو آپ سے
فیض ملے گا۔ اور آپ کے دامن کی برکت
سے ایک ایسا عزیز پیدا ہوگا۔ کہ سورج روشن
بھی اس کے نور سے حصہ لیگا پھر آپ کے
دل مبارک میں خیال پیدا ہوا کہ پنجاب کی
ولایت میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آتا
جس کی صحبت سے فیض حاصل ہو
حضور انور صلی اللہ
علیہ وآلہ
وسلم

Marfat.com

خاتمیت علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام
بنور نبوت مشرف شدہ فرمودند
وقتیکہ شمارا شوق وتعطش ملاقات
ارباب کمال دامنگیر گردد۔ در علاقہ
گڑھی کریالی موضع سہوال ست
درآن مقام جامع ومجمع افضال محامد اجلہ
مسمےٰ بہ حافظ محمود علیہ رحمت بالودہا
زیب سکونت دارند۔ رشحے از زلال
وصال او وبکام ہمال باید کرد ہمین
فرمودہ مرخص شدند ورخصت دادند
پس چون این مقولہ از حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در گوش رسید
ہمان وقت چشم گریان ودل بریان
از مدینہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام آمدند
وہنگام معاودت ثانیاً بسعادت طواف

ختم کرنیوالے رسالت کے اور برگزیدہ
نبیوں کے آپ پر درود اور سلام ہو
فرمایا۔ کہ جب آپ کو کسی خدارسیدہ
کے ملنے کا اشتیاق ہو۔ تو آپ گڑھی
گھریالی کے علاقہ میں جایا کریں۔ وہان
ایک موضع سہوال ہے اس جگہ سب
فضیلتوں کے جامع اور بزرگوں کے بزرگ
حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ سکونت رکھتے ہیں
اُن کے آب شیرین سے لذت اُٹھایا
کرین یہ فرما کر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تشریف لے گئے اور اجازت
دے گئے۔ جب آپ کو دربار نبوی سے یہ
پیغام ملا۔ تو آپ چشم گریان اور دل
بریان لے کر مدینہ منورہ سے نکل پڑے
اور واپسی پر دوسری دفعہ کعبہ شریف

Marfat.com

اصل

کعبہ و تقبیل حجر اسود شرف بودہ
وعنایات بزرگ از دیار و کعبہ گزشتہ آنہ
شدند۔ واز آن دیار سرا سر اسرار
براہ دریا گذشتہ در دیار مطلع انوار سندھ
شریف ملازمت خواجہ بزرگوار دریافت
واقتباس انوار عظیمہ نمودہ بوطن
مالوفہ روے نہادند۔ چون حدود پنجاب
را از قدوم فیض لزوم رونق بخشیدند
پس پرسان احوال با کمال حافظ
محمود علیہ الرحمۃ الودود روح اللہ
روحہ گردیدہ برلب دریاے جہلم کما
اشار النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حافظ
موصوف را متحلی بحلیہ کمال واکمال
دریافتند۔ کہ باوجود سرعت سیر زینت
مرادانہ از ہر مائدہ فایدہ تمام داز

ترجمہ

کعبہ کا طواف زیارت کیا۔ اور حجر اسود
کو چوما اور کعبہ شریف کی زیارت سے فارغ
ہو کر روانہ ہوئے اور جہاز پر سوار ہو کر ولایت
سندھ شریف مین حضرت خواجہ بزرگوار
کی خدمت بابرکت مین شرفیاب ہوئے
اور وہان سے فوائد عظیمہ حاصل کرکے
وطن مالوفہ کی طرف تشریف آور ہوئے جب
حدود پنجاب کو فیض بخش قدمون سے
مشرف فرمایا تو آپ حسب ارشاد نبوی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم دریاے جہلم کے کنارہ پر پوچھتے پوچھاتے
حافظ موصوف کو ملے۔ حافظ صاحب کمالیت
کے زیور سے آراستہ اور پیراستہ تھے
باوجودیکہ آپ کی سیر نہایت تیز تھی تاہم
مردانہ وار ہر مقام سے فائدہ تمام رکھتے
تھے اور . . .

Marfat.com

ہر مقامے نعمتے مالاکلام فرا گرفتہ بہ
منزل مقصود واصل شدہ اند و تقریباً
فرمودند۔ کہ در اواخر سلوک بہ تجلی
صمدی نیز متجلی گشتند۔ و آن مقامے
ست کہ در آن جا احتیاج اکل و شرب
از سالک برخیزد۔ چنانچہ در مقامات
قدوۃ الکاملین۔ حضرت بدیع الدین
ملقب بہ شاہ مدار مذکور ست۔ کہ در تجلی صمدی
تا دوازدہ سال طعام نخوردہ اند
لباسے کہ یکبارے پوشیدند دیگر
احتیاج شستن نے شد پس در غلبہ
آن حال حضرت حافظ محمد بہ
کلی از خوردن و آشامیدن باز ماندند
چندانکہ حضرت خواجہ سیدی مولائی در آن
حالت بہ خوردن و آشامیدن اشارت

منزل مقصود پر پہنچ چکے تھے اور یہ بھی
معلوم ہوا۔ کہ آپ مقام تجلی صمدی پر
فائز المرام ہو چکے ہیں یہ وہ مقام
ہے کہ جہاں عارف کو کھانے پینے
کی پرواہ نہیں رہتی۔ جیسا کہ حضرت شاہ
بدیع الدین صاحب شاہ مدار کے تذکرہ
میں آیا ہے۔ کہ آپ نے تجلی صمدی
میں بارہ سال تک کھانا نہیں کھایا
اور جو لباس وہ پہنتے تھے۔ وہ میلا
نہیں ہوتا تھا۔ صاحب موصوف۔
حافظ صاحب کھانے پینے کو
بالکل چھوڑ چکے تھے اور حضرت شاہ
صاحب ہر چند کھانے اور پینے کا
کا اشارہ کرتے تھے۔

Marfat.com

اصل

میکردند۔ فائدہ نمے داشت تاکہ
مدت مغلوبیت ایشان درآن سال
از ایام بمرور شہور انجامید آخر الامر
حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
سیدی ومولائی طعام آرد طلبیدہ فرمودند
کہ اقتدائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم۔ آن مے باید۔ کہ
رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ اند
وگرنہ پس ازیں در صحبت
نتوانم بود۔ و درآنوقت بدست مبارک
خود لقمہ در دہان مبارک ایشان نہادند
ویک لقمہ مقرر کردند کہ در یک روزے
بخورند و ہمت باطنی در کار کردند تا رفتہ
رفتہ میل بطعام پدید آمد۔ وزآن
مقام ترقی دست داد ومیفرمودند

ترجمہ

مگر آپ لاپرواہ تھے۔ یہاں تک کہ اُن
کی مدت مغلوبیت تجلی صمدی کی دنوں
سے گذر کر مہینوں تک جا پہنچی۔ آپ نے حافظ صاحب
کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضرت آپکو
اتباع رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لازم ہے۔ جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا ہے
ورنہ بندہ پھر خدمت
میں حاضر نہ ہوگا۔ پھر اپنے ہاتھ میں
ایک لقمہ اُٹھا کر آپ کے دہان مبارک
میں رکھا۔ اور ہر روز ایک لقمہ کھلانا
مقرر کردیا۔ اور ہمت باطنی سے بھی
توجہ کی۔ آہستہ آہستہ آپ کو کھانے
کی خواہش پیدا ہوگئی۔ اس کھانے
وجہ سے آپ کو مقامات پر زیادہ ترقی ہوئی

Marfat.com

که نهایت وصول سالک تا عین ثابته
و غایت حصول عارف تا بصور علمیه
مے باشد و این مقام کاملان اہل ولایت
ست و بعضے را باشد که ازیں مرتبه
عبور نموده به منزل مقصود رسند
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
تاریخ وفات از حضرت امام علی شاہ
قدس سره که در تاریخ وفات پیر
دستگیر خود تحریر فرموده اند۔

در ماه صفر چو حضرت مخدومی
بنمود سفر زین دائره موهومی
تاریخ وفات پیر کامل و اکمل
دل گفت بگو که مرشد مخدومی

۱۲۴۴ھ

آپ فرماتے تھے کہ سالک کی انتہا عین
ثابتہ تک ہوتی ہے اور عارف کی صور
علمیہ تک۔ اور یہ مقام عارفان کامل
اور اہل ولایت کے ہوتے ہیں اور بعض
ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس مرتبہ سے گذر کر
منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں یہ فضل اللہ
کا ہے دیتا ہے جسکو چاہے۔ تاریخ وفات
جو حضرت امام علی شاہ قدس سرہٗ نے اپنے پیر دستگیر
حضرت حاجی الحرمین الشریفین سید حسین شاہ صاحب
کی وفات شریف میں تحریر فرمائی۔

میرے حضرت مخدوم نے ماہ صفر میں
اس دائرہ موہوم سے سفر فرمایا جی نے
چاہا کہ تاریخ وفات پیر کامل و اکمل کی کہو۔

۱۲۴۴ھ

Marfat.com

Marfat.com

مرآۃ المحققین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علٰی نعمایہ الشاملۃ و علٰی آلائہ الکاملۃ والصلوۃ والسلام علٰی سید الدارین و رسول الثقلین و نبی الکونین و خاتم الانبیاء والمرسلین امام الاتقیاء والنجباء والاصدقاء الکاملین و شافع یوم الجزاء و مالک قاب قوسین او ادنٰی و صاحب اللواء اعنی محمد المصطفٰی ثانیاً علیہ من الصلوۃ افضلھا و من التحیات ازکہا

سب ثناء واسطے اللہ تعالےٰ کے ہے اُسکی اُن نعمتوں پر جو شامل ہونیوالی ہیں اور اُس کی اُن نوازشوں پر جو کامل ہیں اور تمام درود و سلام دوجہان کے سردار زمین اور آسمان کے نبی جن و انسان کے رسول جو ان اور رسولوں کے ختم کرنیوالے اتقیا نجبا اصدقا کاملین کے سردار روز قیامت کے شفیع مرتبہ اعلےٰ قاب قوسین[1] او ادنٰی کے مالک صاحب لواء الحمد یعنی سیدنا محمد المصطفٰی پر اسپر بہتر صلوات اور پاکیزہ تر تحایف

[1] قاب قوسین اور ادنے الفاظ ہیں دو کمانوں کے ملنے کو کہتے ہیں۔ مراد نہایت قرب ہی سے اور ادنے بمعنی بہت ہی نزدیک۔

Marfat.com

اصل

والتسلیمات اکملہا من البرکات
اتمہا و علے آلہ و اصحابہ الطیبین
و علے جمیع عباد اللہ الصالحین
الی یوم الدین۔
اما بعد این رسالہ ایست مسمّٰے
بہ مرآۃ المحققین۔ کہ جمع کردم چند
کلمات مختصر۔ این نسخہ را بجہت
سالکان راہ خدا و طالبان
طریق مولٰے۔ اگرچہ قال این
احقر العباد مطابق حال نیست
و منتفع شدن مردمان از خشک
قال امر یست محال۔ چرا کہ کلام
اولیا و اتقیاء ذی روح و پر مغز
باشد و کلام ما مردم عصاۃ سراسر
پوست بے مغز لیکن بہ فضل و

ترجمہ

اور کامل تر تسلیمات اور بہت بڑہنے والی
برکتین نازل ہون اور اُسکی آل پاک اور
صحابہ کرام اور اللہ کے تمام نیک بندون
پر قیامت تک
بعد حمد اور صلوۃ کے یہ رسالہ بنام مرآۃ المحققین
ہے۔ مین نے اس رسالہ کو سالکان راہ
خدا۔ اور طالبان راہ مولے کے واسطے
صرف چند کلمات مین جمع کیا ہے۔ اگرچہ
میرا کہنا احوال کے مطابق نہیں اور
خشک باتون سے لوگون کا بہرہ یاب ہونا
امر محال ہے۔ کیونکہ اولیا اللہ کی کلام
جاندار اور لطیف ہوتی ہے۔ اور ہم
گنہگارون کی کلام سراسر پوست بے
مغز ہے تاہم
بفضل و

اصل

کرم او سبحانہ تعالےٰ جل شانہٗ و
توجہات آن سرور کائنات علیہ التحیات
والبرکات و پیران طریقت عظام
امیدوار ہستم کہ بہ برکت این کلمات
محض بہ فضل او
سبحانہ شاید کسے طالبے
کامیاب شود - و این احقر نیز بہ
منزل مقصود کہ عبارت از اطمینان
نفس و مشرف شدن بہ اسلام
حقیقی ست - برسد ؎
از کریمان کارہا دشوار نیست
مِنَ الْکِرَامِ لِلْاَرْضِ نَصِیْبٌ
المقصود آنکہ طالب حق را بعد از
مشرف شدن بہ پیر طریقت خویش
لازم - بلکہ فرض عین ست کہ صحبت

ترجمہ

کرم حق سبحانہٗ و تعالےٰ جل شانہٗ اور
توجہات آن حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم و پیران طریقت امیدوار
ہوں - کہ ان کلمات کی برکت سے
اور اللہ کے فضل سے کوئی طالب
سعادت مند کامیاب ہو جاوے
اور اس عاجز کو بھی منزل مقصود
وصول ہو - اور منزل مقصود سے ہماری
مراد یہ ہے - کہ نفس کو اطمینان مل جاوے
اور اسلام حقیقی حاصل ہو جاوے - ؎
کریموں سے کوئی کام مشکل نہیں ہے
اور بزرگوں سے زمین کا بھی حصہ ہوتا
ہے الغرض طالب حق کو پیر کے ملنے کے
بعد لازم بلکہ فرض عین ہے کہ اس کی
خدمت میں رہے -

Marfat.com

اورا اختیار کند۔ و اگر دوام صحبت بحصول
نہ پیوندد۔ عمل کردن بر کلام اولیائے
سلف قدس اللہ اسرارہم و مطالعہ
او ہم کار صحبت پیر طریقت او مے
کند۔ کہ کلام این سادات ذی روح
ست۔ و این قلیل البضاعت از
خرمنہائے ایشان خوشہ چینی کردہ
این کلمات را بمنصۂ ظہور آوردہ
انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق را ثمرۂ
کمال و جمعیت خاطر۔ خاطر خواہ خواہد
بخشید بمنہ وکمال فضلہ۔
بدانکہ اول طالب را باید۔ کہ از
صحبت اہل تفرقہ یعنی از صحبت اہل
دنیا کہ داخل طریقت نہ باشند و محبت
خدا نہ داشتہ باشند و دل آنہا

اگر ہمیشہ نہ رہ سکے۔ تو اولیا کرام
کی کلام پر عمل کرے۔ کیونکہ اُن کا
کلام ہی پیر کی صحبت کا فائدہ دیتا
ہے۔ ان بزرگون کا کلام زندہ اور
جان دار ہوتا ہے اور یہ کم سرمایہ
اُن کے کھلیان سے خوشہ چینی
کر کے ان مختصر کلمات کو جمع کرتا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ یقین ہے کہ سچے
طالب کو دل کی جمعیت اور پائدار
زندگی حاصل ہوگی۔ فضل اور احسان
مولا کریم کے سے۔
اول طالب کو چاہئے۔ کہ اہل دنیا
کی صحبت سے یا اُن لوگون کی
صحبت سے جو کسی طریق میں داخل
نہوں اور محبت خدا تعالیٰ کی نہ رکھتے ہون

Marfat.com

محبت ماسوائے اللہ گرفتار باشد
و در اشیا و اسباب دنیوی و امور
لاطائل متفرق و پراگندہ باشد بگریزد
و عزلت اختیار کند و خاموشی گزیند
کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
إِنَّ لِلْعِبَادَةِ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ
تِسْعَةٌ مِنْهَا فِي الصَّمْتِ ۝
فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ برائے عبادت دہ حصہ است و
نہ از انہا در خاموشی ست و خاموشی
بے عزلت حاصل نہ شود پس
طالب را اہم مطالب عزلت ست
چون عزلت را اختیار کرد پس
خاموشی کہ مجمع نہ حصہ عبادت ست
این را حاصل مے شود پس ہمہ

اور اُن کا دل محبت ماسوائے اللہ میں
گرفتار ہو۔ اور دنیاوی اسباب اور
بیہودہ کاموں میں مصروف ہوں۔
دور رہے اور چپ اختیار کرے اور گوشہ
نشینی کرے جیساکہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عبادت
کے دس حصے ہیں۔ اُن میں سے نو حصے
خاموشی میں ہیں۔ اور خاموشی گوشہ
نشینی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔
پس طالب کو بڑا ضروری کام گوشہ
نشینی ہے۔ جب گوشہ نشینی اختیار
کی۔ تو خاموشی جس کو ہم نو حصہ سے
تعبیر کرتے ہیں۔ حاصل ہو گئی۔ پس تمام
دس حصہ
عبادت

Marfat.com

حصہ عبادت مع عزلت او را حاصل آمد
چنانچہ بزرگے در حق عزلت فرمودہ ست
ہ روئے در دیوار کن تنہا نشین
از وجود خویش ہم خلوت گزین
دیگرے باید کہ ہر ذکرے و فکرے کہ
از پیر طریقت خود اخذ نمودہ ست
بر خود لازم ۔ بلکہ فرض عین دانستہ
بر آن کار کند و ہیچ وقت از اوقات
از آن خالی نباشد ۔ تا ذکرے کہ
عبارت از یادداشت ست او را حاصل
شود ۔ و وصف ذاتی گردد ۔ چنانچہ
سمع و بصر گردد ۔ و او را ہیچ چیز زائل
نہ کند و مے باید کہ جمیع امور معیشت
خویش با و سبحانہ تعالے تسلیم کند
و متوکل باشد ۔ بشرطیکہ چشم طمع بر

گوشہ نشینی کے ساتھ اُس کو حاصل
ہو گئی ۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول ہے
اکیلا بیٹھ اور منہ اپنا دیوار کی طرف کر
اپنے وجود سے بھی علیحدگی اختیار کر
دوسرا یہ چاہیئے کہ جو ذکر اور فکر اپنے
پیر سے حاصل کیا ہے ۔ اُس کی مداومت
ضروری سمجھے ۔ بلکہ فرض عین سمجھ کر اُس
پر عمل کرے ۔ اور کوئی ساعت یا کوئی
دم اس سے فارغ نہ ہو ۔ یہاں تک
کہ وہ ذکر جس کی مراد یادداشت ہے
اُس کو حاصل ہو اور وصف ذاتی ہو
جاوے ۔ یعنی سمع اور بصر ہو جاوے
اور اُسکو کوئی چیز نہ ہٹا سکے اور اپنے تمام
کام اللہ کے سپرد کرے اور متوکل ہو
جاوے ۔ لوگوں کی مدد اور امداد کا

Marfat.com

مردمان و امداد ایشان ندارد۔ بلکہ
ہمہ امداد از سبحانہٗ و تعالےٰ دانستہ
باشد و خود فارغ البال شدہ شب و
روز در یاد او باشد۔ و ہیچ وسوسہ
نان و پارچہ را در دل خود راہ نہ دہد
چراکہ ہرچیز کہ روز ازل در قسمت این
معین ست نہ کم ست و نہ بیش اگر
کسب کند ہم میرسد و اگر نہ کند ہم
میرسد پس کوشش این بے فائدہ
است اگرچہ کسب و جہد در کار دنیا سنت
ست و خوردن از و حلال لیکن کسب
و کار دنیا براے سست اعتقادان
ست نہ براے طالبان مولا کہ ایشان
را وسیلہ کردن بے او ہمہ کفر و شرک
طریقت ست۔ مگر براے شخصے کہ صاحب

کا خیال نہ رکھے۔ بلکہ جو کچھ ہو۔ اُس کو
اللہ کی طرف سے سمجھے اور آپ فارغ
اور با فرصت ہو کر اُس کی یاد میں رہے
روٹی اور کپڑے کا خیال مطلق دل
میں نہ آنے دے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ
نے جو چیز روز ازل میں اس کی قسمت
کردی ہے وہ ضرور ملیگی نہ کم نہ زیادہ
اگر وہ کوئی کام کرے تو بھی اور اگر
نہ کرے تو بھی۔ کوشش بیفائدہ ہے
اگرچہ کسب اور کوشش کرنا سنت نبوی
ہے۔ اور اُس کے حاصل کا کھانا حلال
مگر کسب کرنا سست اعتقادون کا کام
ہے۔ مولا کے طالبون کا یہ کام نہیں۔
کیونکہ اُن کے نزدیک اللہ کے بغیر وسیلہ
پکڑنا طریقت کا کفر ہے۔ مگر اُس شخص کے

Marfat.com

اصل

عیال باشد۔ و عیال او متوکل نہ
باشد۔ بقدر قوتِ یومیہ ایشان او را
کسب باید کرد۔ زیادہ حرص کردن
حرام ست۔ و اگر کسے برادر یا محب
او ممد کار قوت عیال او باشد آن
را از امداد ربانی دانستہ شب و روز
در یاد او مشغول باشد۔
اے عزیز نمے دانی۔ کہ جملہ انبیاء و
اولیاء علیہم السلام عبادت و یاد
حق را کسب خود دانستہ و جمیع ہم خود
در راہ او مصروف کردند۔ نہ در راہ
دنیا و معیشت او۔ و نیز بعضے اولیاء اللہ
کسب را بمعنے کسب در عبادت او
تعالی و جہد در راہ او مقرر کردہ اند
چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین رومی

ترجمہ

واسطے کہ عیالدار ہو۔ اور اُس کا عیال متوکل
نہ ہو۔ روزانہ خرچ کے واسطے کام کر لینا
چاہیئے۔ زیادہ طمع کرنا حرام ہے اگر کوئی
اور شخص مثلاً بھائی یا دوست اُس کے
عیال کے خرچ کا ذمہ وار ہو تو اُس کو
امداد ربانی خیال کر کے آپ خدا کی
یاد میں دن رات مشغول رہے۔
اے عزیز تو نہیں جانتا۔ کہ تمام انبیاء
اور اولیاء علیہم السلام نے خدا کی
یاد کو ہی اپنا کسب سمجھا ہے اور اپنی تمام
ہمتوں اور کوششوں کو اُسی کی راہ
میں خرچ کیا ہے۔ نہ کہ دنیا اور دنیا کے
گذارہ کی طرف۔ بعض اولیاء اللہ تو کسب
کے معنے عبادت کرنا ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ
حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ

Marfat.com

قدس اللہ سرہ العزیز در مثنوی شریف
در حکایت شتر و خرگوش کسب و جہد را
بر توکل ترجیح دادہ اند۔ مراد شان از
کسب عبادت و جہد در راہ خداست
چنانچہ فرمودہ اند۔ ؎

فکرہا در کسبِ دنیا بار دست۔
فکرہا در ترک دنیا وارد ست۔

پس مے باید کہ در جمیع امورات دینی
و دنیاوی خویش حق تعالیٰ را جل شانہٗ
وسیلہ خود سازد و بر قسمت او راضی باشد
تا در زمرۂ مردانِ میدانِ رضا
داخل باشد و ثمرۂ عبادات کہ عبارت
از عبودیت ست این را حاصل گردد
و نیز لازم ست کہ دل خود را از جمیع
مراوات دینی و دنیوی خالی و پاک

قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب
مثنوی شریف میں اونٹ اور خرگوش
کی حکایت لکھی ہے اور کسب اور جہد
کو توکل پر ترجیح دی ہے آپ کی مراد
کسب اور جہد سے خدا کے راہ میں عبادت
ہی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے ؎

حاصل کر یا میں فکر اُن کے سرد ہیں
اور ترک دنیا میں فکر اُن کے وارد ہیں

پس چاہیئے کہ دنیوی دینی تمام کاموں
میں اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا وسیلہ ٹھہراوے
اور جو کچھ اُس نے کر دیا ہے اُس پر راضی
ہو۔ اگر ایسا کریگا تو رضا کے میدان کا مرد
بنجاویگا۔ اور عبادت کا پھل جس سے مراد عبودیت
ہے حاصل ہو جاویگا۔ اور یہی ہے کہ اپنے
دل کو تمام خواہشات دینی اور دنیوی سے

Marfat.com

سازد و مراد و مقصود او جز جناب
حق سبحانہٗ و تعالے و رضاے او
دیگر نہ باشد۔ اگر بخورد بہ نیت قوت عبادت
بخورد۔ و اگر بپوشد بہ ستر عورت
و دفع ضرر سرما و گرما بپوشد نہ برائے
زینت کہ در وے نیت فخر بزرگی باشد
اگر خواب کند بہ نیت استراحت
و تندرستی باید کرد۔ نہ بہ نیت لذت
کہ آن مورث غفلت ست و از
دوام بیداری نیز آدمی مریض میشود
پس مے باید کہ بہ نیت آرام باشد
کہ از و تندرستی حاصل شود تا داخل
عبادت گردد۔ کہ در تندرستی عبادت
بوجہ احسن حاصل آید سبحان اللہ
خواب کہ محض غفلت ست این ہم

پاک رکھے اور اپنی مراد اور اپنا مقصود
اللہ تعالےٰ اور اُس کی رضا کے بغیر اور
کچھہ نہ رکھے۔ اگر کھاوے تو عبادت کے
واسطے قُوت کا دھیان رکھے اگر کپڑا پہنے
تو ستر عورت اور سردی اور گرمی کے بچاؤ
کیلئے پہنے۔ نہ زینت کیلئے۔ کہ اس میں نیت
فخر اور بزرگی کی ہو۔ اگر سووے تو آرام
اور تندرستی کو مدنظر رکھے لذت کا خیال نہ
ہو کیونکہ اس سے غفلت پیدا ہوتی ہے
اور زیادہ جاگنے سے بچے۔ کیونکہ آدمی زیادہ
جاگنے سے بیمار ہوجاتا ہے پس چاہیے۔ کہ
نیت آرام کی ہو۔ کہ اس سے تندرستی حاصل ہووے
تاکہ عبادت میں داخل ہو۔ اور تندرستی میں
عبادت اچھی طرح سے ادا ہوسکتی ہے سبحان اللہ
کہ نیند محض غفلت ہے۔ یہ بھی

Marfat.com

بہ نیک نیت داخل عبادت باشد
پس چون ہمہ کار موقوف بہ نیت شدند
لازم ست کہ بے نیت رضاے حق
ہیچ کار نباید کرد۔ تا ہمہ کارہا داخل
عبادت شوند۔ بدانکہ اصل و بنائے
ہمہ چیز نیت ست۔ اگر نیت نیک
ست آن عمل ہم نیک۔ ورنہ بد
کما روے عن عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ قال النبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بالنیات الی آخرہ فرمود آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہ نیست ہیچ
عملے مگر بہ نیّت۔ لازم ست کہ ہیچ
دلے از دست و پائے و زبان و سمع
و بصر این شخص آزردہ نگردد۔ کہ اہل

نیک نیتی سے عبادت ہو جاتی ہے جب سب کام
نیت پر موقوف ہیں تو ضرور ہے کہ جو کام
کیا جاوے اُس مین خدا کی رضامندی
کو مدنظر رکھا جاوے تاکہ تمام کام عبادت
میں داخل ہو جاوین۔ جاننا چاہیے کہ تمام
چیزون کی بنا نیت پر ہے اگر نیت نیک
ہے تو عمل بھی نیک ہے ورنہ بُرا۔ حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روائت
ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے۔ کہ عمل کا دار مدار
نیت پر ہے۔ ضروری ہے۔ کہ اس کے
ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور آنکھ سے
کوئی دل
آزردہ
نہو

Marfat.com

شریعت و طریقت این را از گناہان
کبیرہ شمردہ اند۔ پس جنگ و جدال
کردن با مردم و غیبت و دشنام
دادن و دروغ گفتن این ہمہ باعث
آزردگی خاطر ہاست و موجب نافرمانی
و آزردگی و بعد مولے ست جل شانہ
و او سبحانہ تعالے را برین سنت
جاری ست کسے کہ او را یاد کند
او ہم او را یاد کند۔ اگر با وجود نافرمانی
کسے او را یاد کند حق تعالیٰ او را
بالعنت یاد کند۔ پس باید ترسید۔ کہ
از دست ہمچنین کارے نشود۔ کہ
باعث آزار خلق و آزردگی خالق باشد
نشنیدۂ کہ فعل خلق اضطراریست
و فاعل حقیقی اوست جل شانہ، پس

اہل شریعت اور طریقت نے اس آزردگی
کو گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے پس لوگوں
کے ساتھہ لڑائی اور جھگڑا کرنا اور گالی
گلوچ دینا یا گلہ اور جھوٹ بکنا یہ سب
دلوں کی ناراضگی کا باعث ہے اور
خداوند کریم جل شانہ، کی دوری اور نافرمانی
کا موجب ہوتا ہے اور اُس مولا پاک
کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ جب کوئی
اُسکو یاد کرتا ہے تو مولا کریم بھی اسکو
یاد کرتے ہیں۔ اگر نافرمانی میں کوئی
شخص اسکو یاد کرتا ہے تو حق تعالے
اُسکو لعنت سے یاد کرتے ہیں پس ڈرنا
چاہیئے کہ ہاتھوں سے ایسا کام نہو جس سے خلقت کی
تکلیف اور خالق کی ناراضگی ہو کیا تو نے نہیں سنا کہ
خلقت کے کام مجبوری ہیں انکا حقیقی فاعل اللہ تعالے ہی ہے

Marfat.com

شکوہ و جنگ باخلق و نفع و ضرر
از ایشان فہمیدن در طریقت شرک
ست۔ چنانچہ فرمودہ اند۔
گر گزندت رسد زخلق مرنج
کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج
از خدادان خلاف دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمے گذرد۔
از کمان دار بیند اہل خرد
چون خدا را بہ یقین فاعل حقیقی دانستی
خلاف دشمن و راحت از دوست
از میان برخیزد و از دست ہیچ مخلوق
برخاطر تو غبارے نہ رسد و نادہندہ
و عطا کنندہ پیش تو برابر باشد پس
مے باید کہ افعال و صفات ہمہ باخدا

پس شکوہ و جنگ لوگون کے ساتھہ کرنا
اور اُن کی طرف تکلیف اور آرام کو منسوب
کرنا طریقت میں شرک ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ سعدی
نے فرمایا ہے کہ اگر خلقت سے تجھے تکلیف پہنچے
تو رنج نہ کر۔ کہ خلقت سے نہ تجھے خوشی ہے
اور نہ رنج۔ دشمن اور دوست کا خلاف اللہ تعالے
کی طرف سے سمجھ۔ کیونکہ دونون کا دل
اُس کے قبضہ میں ہے۔ اگرچہ تیر کمان سے نکلتا
ہے مگر عقلمند کمان والے سے دیکھتے ہین
واقعی جب اللہ تعالے کو فاعل حقیقی سمجھا
جاوے تو دوست اور دشمن کا خلاف درمیان
سے اُٹھ جاتا ہے اور کسی مخلوق کے ہاتھ
سے دل پر ناراضگی نہیں ہوتی اور دینے
والا اور نہ دینے والا اُسکے روبرو برابر ہوتا ہے
پس چاہیے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

Marfat.com

سپاری۔ کہ امانت اوست وخود
را بحس و حرکت مثل جماد بینی تا از
ادا کردن امانت فارغ آئی۔
اِنَّ اللّٰہَ یَأمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ
اِلٰی اَھْلِھَا ۔ حاصل شود کہ مراد
از ادائے ہمین امانت ست وقتے
کہ چنین شدی کار تو تمام شد۔
اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ یعنی وقتیکہ
فقر تمام شد پس باقی ماندن ذات
حق ست جل شانہ۔ چرا کہ دعوی
انانیت بندہ سبب غفلت اوست
چون حجاب غفلت از دیدہ بصیرت
او رفت پس بیقین مے پندارد
کہ ہستی از حق ست جل شانہ نہ از
من۔ چون اینچنین فنا حاصل شود

کر دے کیونکہ یہ اسکی امانت ہے اور اپنے
آپ کو پتھر کی طرح بے حس اور بیحرکت سمجھے
تاکہ وہ امانت ادا کرنیسے فارغ ہووے۔ ترجمہ آیت
شریف تحقیق اللہ تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ
تم امانتوں کو اُن کے اہل کیطرف ادا کرو
اس سے یہی امانت مراد ہے۔ جب تو
ایسا ہو جاوے تو کام تیرا تمام ہوا
یعنے جب فقر تمام ہوا پھر خدا جل شانہٗ
کی ذات باقی رہ جاتی ہے کیونکہ جب بندہ
لفظ میں کہتا ہے تو اُسکی غفلت ہوتی
ہے اور جب غفلت کا پردہ اُس کی آنکھوں
سے اُٹھ جاتا ہے اور یقین سے جانتا
ہے کہ ہستی تو خدا جل شانہٗ کی ہے نہ کہ
مجھہ سے جب یہ فنا حاصل
ہو جاتی ہے

Marfat.com

فقر این تمام شود چنانچہ فرمودہ اند
تو مباش اصلاً کمال این ست وبس
تو درو گم شو وصال اینست وبس
پس کوشش باید کرد کہ فنائے حقیقی
حاصل شود کہ مراد ازین فنائے
افعال وصفات ست ووصل ہم
این را گفتہ آید۔ ودیگر آن کہ ادائے
نماز فریضہ در اول اوقات از اہم
مطالب ست۔ میباید کہ بہ احتیاط
تمام ادا کردہ شود۔ وبہ عجز وانکسار
تمام دل خود را حاضر سازد وہیچ وسوسہ
را در خاطر آمدن ندہد وقرأت بطریق
مستحب وسنت بخواند۔ چنانچہ در نماز
فجر وظہر از سورہ ہائے طوال مفصل
کہ ابتدائے آن از سورۂ حجرات

تب فقر تمام ہو جاتا ہے
تو ہرگز نہ ہو۔ بس یہی کمال ہے۔
تو اُس مین گم ہو بس یہی وصال ہے
پس کوشش کرنی چاہئے کہ فنا حقیقی
حاصل ہو جاوے فنا حقیقی سے مراد افعال
اور صفات کی فنا ہے اور اسی کو وصل
کہتے ہین + دوسرا یہ کہ نماز فریضہ کا ادا
کرنا اول وقت میں بڑا مطالب اور مقصود
ہے۔ چاہئے کہ نماز کو پوری احتیاط سے
ادا کرے اور پورے عجز اور انکسار سے
اپنے دل کو حاضر کرے اور کوئی وسوسہ
دل میں نہ آنے دے اور قرأت سنت
اور مستحب کے انداز پر پڑھے چنانچہ فجر اور ظہر
کی نماز مین سورہ طوال مفصل پڑھے یعنی
سورۂ حجرات سے

Marfat.com

وانتہاے ایشان تا سورۃ والسماء
ذات البروج ست ودر نماز عصر و
عشاء از سورتہاے اوساط مفصل
کہ ابتداے ایشان از سورت
بروج ست وانتہاے ایشان تا
لم یکن، ودر نماز شام قصار مفصل
کہ ابتداے ایشان از سور لم یکن
وانتہاے ایشان تا آخر قرآن مجید
ست مقرر باید کرد۔ ودر رکوع و
سجود و قومہ وجلسہ را بوجہ احسن
باطمینان دل باید ساخت وابتداے
وقت شروع نماز فجر بعد از دمیدن
صبح صادق تا طلوع آفتاب ست
مے باید کہ اول وقت کہ عبارت
از روشنائی ست ادا سازد۔ وتا

لے کر والسماء ذات البروج تک اور
عصر اور عشا کی نمازین اوساط مفصل
سورتین پڑھے جو سورۃ بروج سے
لے کر لم یکن تک ہین۔ اور شام کی نماز
مین قصار مفصل پڑھے۔ جو سورہ لم یکن
سے لے کر والناس تک ہے۔ ان
سورتون کو مقرر کرنا چاہئے۔ اور رکوع
اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ دل کے
اطمینان سے اچھی طرح ادا کرے۔
اور نماز فجر کا وقت صبح صادق کے
ہونے سے لیکر آفتاب کے نکلنے تک
ہے اور چاہئے۔ کہ اول وقت میں
جس سے مراد
روشنائی ہے
ادا کرے

Marfat.com

تنگ شدن وقت نگذارد چراکہ
مکروہ ست۔ مگر بہ ضرورت تمام کہ
ناچار ست۔ فقہا گفتہ اند کہ نماز فجر
درچنان وقت باید خواند کہ اگر در نصف
نماز وضوئیش بشکست باز وضو ساختہ
بہ فراغت تمام بہ قرأت مسنونہ چنانچہ
بالا گذشت نماز ادا سازد و ہنوز
وقت باقی باشد و وقت شروع نماز
ظہر از گشتن آفتاب از ستاد و چند
شدن سایہ ہر شے غیر از سایہ اصلی
ست و حساب سایہ اصلی بموجب تجربہ
بعض فقہائے ملک پنجاب باین طور
ست کہ در ماہ ہاڑ یک و نیم قدم
باشد۔ و در ماہ جیٹھ و ساون دو
و نیم قدم ست در ماہ بیساکھ و بھادوں

اور وقت کو تنگ نہ ہونے دے کیونکہ
پھر نماز مکروہ ہو جاتی ہے اگر ناچاری
ہو تو جایز ہے۔ فقہاء علیہم الرحمتہ نے
فرمایا ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھنا
چاہئے کہ اگر آدھی نماز میں نمازی کا وضو
ٹوٹ جاوے۔ تو پھر وضو کرکے فراغت
سے مسنونہ قرات کے ساتھ نماز ادا کرے
اور ابھی وقت باقی ہو اور ظہر کی نماز کا
ابتداے وقت سورج کے ڈھلنے سے
لیکر ہر چیز کے دوچند سایہ ہوجانے تک
مگر اسمیں سایہ اصلی نہیں اور سایہ اصلی
کا حساب ملک پنجاب کے بعض فقہا کے
نزدیک اس طرح پر ہے کہ ماہ ہاڑ میں ڈیڑھ
قدم ہوتا ہے اور ماہ جیٹھ اور ساون میں
اڑھائی قدم اور ماہ بیساکھ اور بھادون

Marfat.com

سه ونیم قدم - ودر ماه چیت واسوج
چار ونیم قدم ست وبعده در بهره
هر دو جانب دو دو قدم زیاده میشود
چنانچه در ماه پهاگن و در ماه کاتک
شش ونیم قدم ست - و در ماه
ماگهه و مگهر هشت ونیم قدم ست
و در ماه پوه ده ونیم قدم ست -
این ست حساب سایه اصلی که شارح
فرائض بالو در شرح او بزبان هندی
بیت ها نوشته و این احقر درینجا
ترجمه آن بیتها در فارسی نوشته ست
اگر کسے را شک باشد در شرح فرائض
بالو مذکور باید دید - و اینکه دوچند شدن
سایه هر شے غیر از سایه اصلی گفته
مذهب امام ماست یعنی امام اعظم

میں ساڑھے تین قدم اور ماہ چیت اور
اسوج میں ساڑھے چار قدم ہوتا ہے اور
اس کے سوا ہر مہینے میں دونوں طرف دو
دو قدم زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ پھاگن
اور کاتک کے مہینے میں ساڑھے چھ قدم
ہو جاتا ہے اور ماگھ اور مگھر کے مہینے میں
ساڑھے آٹھ قدم ہوتا ہے اور پوہ کے
مہینے میں ساڑھے دس قدم ہو جاتا ہے
یہ حساب سایہ اصلی کا ہے کہ فرائض بالو
کے شارح نے ہندی زبان میں لکھا ہے اور
اس عاجز نے اُن بیتوں کا ترجمہ اس جگہ
فارسی میں لکھا ہے اگر کسی کو شبہ ہو - تو
فرائض بالو کی شرح میں دیکھ لے اور ہر چیز کا سایہ
دو چند ہونا سوائے سایہ اصلی کے ہمارے
امام کا مذہب ہے یعنی امام اعظم

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کوفی ست ونزد صاحبین
یعنی امام محمد و ابی یوسف رحمۃ اللہ
علیہما ونزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین۔ تا یکچند شدن سایہ ہر شے
پس مستحب و افضل ہمین ست کہ در
اول مثل نماز ظہر ادا کند۔ تا نماز این
شخص نزد جمہور درست شود واز
اختلاف علما بیرون آید و ادا
کردن نماز در مثل دوم نزد امام خود
درست است اما ترک استحباب و عزیمت
و نزدیک علماے ثلثہ فساد ست۔
و نادرست و شروع وقت نماز
عصر از گذشتن سایہ ہر شے از دو
مثل کہ عبارت از قضا شدن وقت
نماز ظہر ست و انتہاے او تا غروب

رحمۃ اللہ علیہ کوفی کا۔ اور صاحبین یعنی
امام محمد اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہما اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک
ہر چیز کے برابر سایہ ہونے تک ہے پس
مستحب اور افضل طریقہ یہی ہے کہ ظہر کی نماز
اول مثل میں ادا کرے تاکہ اُس کی نماز
جملہ علما کے نزدیک درست ہو جاوے
اور علما کے اختلاف سے بچ جاوے اور
ہمارے امام کے نزدیک دوسری مثل میں
نماز کا ادا کرنا بھی درست ہے اور باقی
تینوں علماء کے نزدیک مستحب کی ترک ادا کا
باعث فساد اور ناجایز ہے اور نماز عصر
کا ابتدا اُس وقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ
دو چند سے بڑھ جاوے کہ مراد قضا ہونے
وقت ظہر کے سے ہے۔ اور اُس کا اخیری وقت

Marfat.com

آفتاب وشروع وقت نماز مغرب از
غروب آفتاب وانتہاے او تا دور
شدن شفق ست کہ آن عبارت از
دفع سپیدی ست کہ بعد از سرخی پیدا
مے شود واین مذہب امام ماست
رضی اللہ عنہ - وشروع وقت نماز عشاءٔ
و وتر بعد از دور شدن شفق ست - کہ
عبارت از سفیدی ست کہ در کرانہٴ
آسمان میدود - وبعد او سیاہی شود
ومستحب ست تاخیر نماز فجر در زمستان
وتابستان بطریقیکہ بالا مذکور شدہ
وتاخیر نماز عشا تا ثلث شب ست و
تاخیر نماز وتر کسے اگر اعتماد بر بیداری خود
باشد تا آخر شب مستحب ست - وتاخیر
تاخیر نماز ظہر تا

سورج کے غروب ہونے تک ہے اور نماز
مغرب کا ابتدا سورج کے ڈوبنے کے بعد
ہے اور اُس کا اخیری وقت شفق کے
ہٹ جانے تک ہے کہ مراد دور ہونا
سپیدی کا ہے - یعنی وہ سفیدی جو شفق
کے بعد پیدا ہوتی ہے اور یہ مذہب ہمارے
امام رضی اللہ عنہ کا ہے اور عشا کی نماز اور
وتروں کا وقت اُس شفق کے دور ہونے
کے بعد شروع ہوتا ہے جس سے مراد وہ سفیدی
ہے جو آسمان کے کناروں میں پیدا ہوتی ہے
اور پھر سیاہی آتی اور فجر کی نماز کی
تاخیر سردی اور گرمی میں جیسا کہ اوپر مذکور
ہو کرنی چاہیے اور عشا کی نماز کی تاخیر رات کا
تیسرا حصہ گذرنے تک ہے اور نماز وتر کی تاخیر جسکو اپنے
جاگنے کا یقین ہو اخیر رات تک مستحب ہے اور ظہر کی نماز کو

Marfat.com

مثل اول در تابستان مستحب ست
و تعجیل او در زمستان ضروری و تعجیل عصر و عشا
در روز ابر مستحب است و تاخیر نماز ظہر و مغرب در
روز ابر ضروری ست۔
دیگر آنکہ نماز تہجد بر آن سرور کائنات علیہ
افضل التحیات فرض بود پس بر ہر طالب خدا
جل شانہٗ لازم ست کہ نماز تہجد را بوسع امکان
ترک نکند۔ بلکہ مثل دیگر فرائض و واجبات و سنن
موکدہ بر خود لازم گیرد و قضا نکند و دو رکعت
تحیۃ الوضوء و نماز اشراق و چاشت را کہ
مختار ہمہ صوفیہ است دوام باید کرد۔ و درین
نماز فواید بسیار ست باید کہ اول شب
بعد از نماز عشا خواب کند و باشتغال امور
لاطائل بیدار نباشد و استغفار و توبہ و
التجا و تضرع و تذکر معاصی و ذنوب

گرمی میں پہلی مثل تک تاخیر کرنا مستحب ہے
اور جاڑے میں جلدی کرنا ضروری ہے اور بادل
کے دن عصر و عشا کی نماز میں جلدی کرنا مستحب
ہے اور ظہر و مغرب کی نماز کی تاخیر بادل کے دن ضروری ہے
دوسرا یہ کہ نماز تہجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پر فرض تھی ہر طالب خدا جل شانہ کو ضروری
ہے کہ جہاں تک ہو سکے نماز تہجد کے ادا کرنے
میں غفلت نکرے بلکہ فرضوں اور واجبوں اور
موکدہ سنتوں کی طرح اپنے آپ پر لازم رکھے اور
قضا نکرے اور تحیۃ الوضو اور اشراق اور چاشت
کی نماز کو ہمیشہ ادا کرے کیونکہ صوفیہ کرام کا یہ معمول
رہا ہے ان نمازوں میں بہت فائدے ہیں اور
یہ بھی چاہیے کہ عشا کی نماز کے بعد اول رات سو رہے
اور بیہودہ باتوں میں وقت نہ گذارے اور استغفار
اور توبہ و التجا اور زاری اور گناہوں کی یاد اور

ے از اینجا ابتدائے عبارت
مکتوب ہفتد ہم جلد ثالث
از مکاتیب مجدد الف ثانی
ایراد فرمودہ اند
حصہ ہشتم صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱

Marfat.com

سے رواہ ابن ماجة من حدیث
عبد اللہ بسر

و تفکر نقائص و عیوب و خوف
عذاب آخروی. و ترس الم دائمی
و آن وقت غنیمت دانند و عفو و
مغفرت از حضرت حق سبحانہ تعالے خواہند
صد بار این کلمہ استغفار بتوجہ قلب
بر زبان آرند استغفر اللہ الذی
لا الٰہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہ
و نیز بعد از نماز دیگر این کلمہ استغفار صد بار
بخوانند و با طہارت و بغیر طہارت ترک
ورد این کلمہ استغفار نمایند. و در خبر آمدہ است
طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفار
کثیرا. و ایضا در صباح یکبار بگویند
اللہم ما اصبح بی من نعمة
او باحد من خلقک فمنک وحدک
لا شریک لک فلک الحمد و لک
الشکر

اپنے نقصوں کا فکر اور عذاب آخرت
کا خوف اور ڈر اور دائمی رنج کو رات
کے وقت یاد کرے اور معافی مانگے۔
اور سو دفعہ یہ کلمہ دلی توجہ سے پڑھے
استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
القیوم و اتوب الیہ سبحانہ۔
اور دوسری نمازوں کے بعد یہ کلمہ سو
بار پڑھے۔ با وضو ہو یا بے وضو ضرور
پڑھے اس ورد مذکور کی ترک نہ کرے
حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وہ
شخص نہایت خوش ہے جسکے صحیفہ میں
استغفار بہت ہو اور صبح کیوقت یہ دعا ایک
دفعہ پڑھے اللہم ما اصبح بی من نعمة او
باحد من خلقک فمنک وحدک لا
شریک لک فلک الحمد و لک الشکر

٤ و نماز چاشت ہم اگر ادا نمودہ شود
دولتے ست عظیم سعی نمایند کہ لا اقل
دو رکعت بر دوام از چاشت ادا کردہ شود
و اکثر رکعات نماز چاشت در رنگ نماز تہجد
دوازدہ است و مقتضاے وقت و حال
ہر چہ گذاردہ شود مغتنم است و کوشش
نمایند کہ بعد از اداے ہر نماز فرض
خواندہ شود کہ در خبر آمدہ است کہ
بعد از ہر نماز فرض ہر کہ آیة الکرسی بخواند
مانع نباشد اورا
از دخول بہشت کہ مرگ نیز بعد از
اداے ہر نمازے از نمازہاے پنجگانہ
باید کرسی و سہ بار کلمہ تنزیہ
سبحان اللہ بگویند و سی و سہ بار کلمہ تحمید
الحمد للہ و سی و سہ بار کلمہ تکبیر اللہ اکبر
و یکبار بگویند لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ. لہ الملک و لہ الحمد
یحیی و یمیت و ہو علی کل شیء قدیر
تا عدد صد پورہ شود. و نیز در ہر روز و شب
صد بار سبحان اللہ و بحمدہ بگویند کہ ثواب
بسیار دارد۔

Marfat.com

در وقت شام اَللّٰھُمَّ مَا اَمْسٰی بِیْ
مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ
فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ
فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ۰
در شام بجائے اللھم ما اصبح
اللھم ما امسی بگویند و تمام کنند
در حدیث نبوی آمدہ است کہ ہر کہ این دعا را در
روز بخواند۔ شکر آن روز بجا آوردہ
باشد و ہر کہ در شب بخواند شکر آن شب
بجا آوردہ باشد۔

نقل از مکتوبات مجدد الف ثانی
جلد ثالث مکتوب ہفتدہم، ۱۷

دیگر باید دانست۔ کہ اکابران این
سلسلہ نقشبندیہ علیہ اصل و بنائے
کار این طریقہ علیہ بر این یازدہ کلمات
کہ مصطلح و متعارف ایشان ست۔

اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ مَا
اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ
فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ
الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ۰ شام کو بجائے اصبح
کے امسیٰ کہے
حمد اور شکر ہے۔ حدیث نبوی میں آیا ہے
کہ جو شخص اس دعا کو دن میں پڑھے اس
دن کا شکر بجا لاتا ہے اور جو شخص اس
دعا کو رات کو پڑھتا ہے۔ اس رات کا شکر
ادا کرتا ہے۔

جاننا چاہیے۔ کہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے
بزرگوں نے اس طریقہ پسندیدہ کی بنیاد
ان گیارہ کلمات پر کہ عام مقرر اور
مشہور ہیں۔

Marfat.com

اصل

گذاشته اند۔ پس مدد ویشے که داخل
این طریقه است اورا عمل کردن بر
کلمات مذکوره مثمر فنائے اتم و بقائے
اکمل است و حصول مقصود وابستهٔ
اوست و تفصیل آن کلمات این ست
که از کتاب ارشاد السالکین نقل کرده
درین نسخه درج ساختم۔

اول سفر در وطن

عبارت ست از سیر انفسی۔ که آن را
جذبه گویند۔ معامله ابتدائی این بزرگواران
ازین سیر ست و سیر آفاقی۔ که عبارت
ازان سلوک ست یعنی اوانیست
که حق تعالے جل شانه را بیرون
از وجود خود در هر شئے اثبات کردن
و جستن چنانچه طریقه دیگر صوفیائے

ترجمہ

رکھی ہے۔ پس جو درویش اس طریقہ میں
داخل ہے۔ اُس کو ان پر عمل کرنا ثمرہ دینے
والی پوری فنا اور کامل بقا حاصل کر دیتا
ہے اور مطلب کا حاصل ہونا ان کے متعلق
ہے اور اُن کلمات کی تفصیل یہ ہے۔
کتاب ارشاد السالکین سے نقل کر کے اس
نسخہ میں درج کر دی ہے۔

اول سفر در وطن

اس سے مراد سیر انفسی ہے جسکو جذبہ
کہتے ہیں۔ اس خاندان کے بزرگوں
کا پہلا ابتداء اس سیر سے شروع ہوتا
ہے اور سیر آفاقی کہ جس سے مراد سلوک ہے
مطلب اُس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے
وجود سے بیرونی چیزوں میں ثابت کرنا
اور ڈھونڈنا۔ اس سیر کے ضمن میں دوسرے

Marfat.com

کرامت ست۔ در ضمن این سیر قطع میباید
و شروع کار ایشان یعنی دیگر سلاسل
از سیر آفاقی و انتہا بسیر انفسی بود
و شروع از سیر انفسی خاصہ این طریقہ علیہ
نقشبندیہ است و اندراج النہایت
فی البدایت نیز ہمین معنی ست۔
سیر آفاقی مطلوب را از بیرون جستن
است و سیر انفسی گرد دل خود دویدن

بیان معنی اندراج النہایت فی البدایت

معنی سیر آفاقی

دوم خلوت در انجمن

آنست کہ چون انجمن محل تفرقہ است
باید کہ از راہ باطن با مطلوب خود
خلوت داشتہ باشد تا تفرقہ بیرونی
بحجرہ اندرونی راہ نیابد۔
از برون در میان بازارم
و از درون خلوتیست بایارم

خاندانوں کے راستے ختم ہو جاتے ہیں
دوسرے سلسلوں کا شروع سیر آفاقی
سے سیر انفسی تک ہے اور طریقہ نقشبندیہ
کا شروع انفسی سے ہے اور نہایت کا
اندراج ابتدا میں اسی طریقہ کا خاصہ ہے
دراصل سیر آفاقی کا یہ مطلب ہے کہ مطلوب
کو باہر سے ڈھونڈنا اور سیر انفسی کا یہ مطلب
ہے کہ اپنے دل سے ڈھونڈنا۔

دوم خلوت در انجمن

جب مجلس میں تفرقہ کا اندیشہ ہوتا ہے
اس مقام کا رستہ دل اختیار کرے اور
عام مجلس میں بیٹھا ہو مگر خلق اندرونی
خیال پر کچھ اثر نہ کرے کسی کا قول ہے
بظاہر درمیان بازار کے ہو
اور اندر سے یار کے ساتھ ہو۔

Marfat.com

در ابتدا این معنی بتکلف دست دہد
و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقہ
چون مدا ابتدا دست میدہد۔
این چنیں راہے۔ برائے حصول حق
جل شانہ وضع کردند اند
خصایص این طریقہ علیہ شمردہ اند
و منتہیان طریق دیگر را نیز دست
مے دہد۔ و اندرین معنی گفتہ اند ؎
از درون شو آشنا و ز برون بیگانہ وش
اینچنین زیبا روش کم مے بود اندر جہاں
سوم نظر بر قدم۔
آن عبارت ازان ست کہ در راہ
رفتن نظر بر قدم خود دارد۔ خواہ راہ
رفتن مراد این جہان باشد کہ دل را
در دیدن محسوسات متلونہ پراگندہ

بظاہر کہ در انجمن نشستہ۔ باطن
بیار خود در خلوت نشستہ باشد
سید منظور احمد

کیفیت دلی معبر است بیاد کرد
و ثانیہ بیاد داشت ۱۲ فافہم

اس مقام کا ابتدا مشکل ہوتا ہے۔ مگر
انتہا پر پہنچ کر نہایت آسان ہو جاتا ہے
اس طریقہ علیہ نقشبندیہ میں پہلا سبق
یہی ہوتا ہے۔ سب لئے مبتدیوں کا پہلا
شغل بھی ہوتا ہے۔ اور دوسرے طریقوں
میں منتہیوں کو یہ حاصل ہوتا ہے۔
چنانچہ خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
کا قول ہے ؎
باطن میں آشنا ہو ظاہر میں ہو بیگانہ
ایسا عجب طریقہ دیکھا نہیں جہاں میں
سوم نظر بر قدم
اس سے یہ مطلب ہے کہ راستہ چلتے وقت
اپنے قدم پر نظر رکھے خواہ اس جہان کا
راستہ سمجھو۔ کیونکہ اس دنیا میں نظر کے
وسیلہ سے دل کو نظر فریب باتوں سے پراگندہ

Marfat.com

اصل

نہ سازد۔ تا بہ جمعیت اقرب باشد چرا کہ
در ابتدا دل تابع نظر است۔ و
پریشانیٔ نظر، دل تاثیر مے کند
یا مراد از راہ رفتن راہ حقیقی باشد
کہ عبارت از سلوکِ سالک است
از ایشاں بعض را بسیرِ منازل ایں
طریق بصرِ دل کہ بصیرت است
مشرف سازند و دراں ہنگام تنویرات
رنگا رنگ کہ راہ زنان سالک اند و
نفس را دراں لذّت بے شمار
باشد ہم پیدا می شود۔ و از مقصد
حقیقی او را باز دارند۔ چنانچہ بزرگے
فرمودہ است سی سال نور روح را خدا را
پرستیدم۔ چون انچنین لغزش افتاد
از مقصد حقیقی ایں ہا باز میدارد۔

ترجمہ

نہ کرے تاکہ جمعیت قائم رہے۔ کیونکہ
ابتدائی حالات میں دل نظر کے تابع
ہوتا ہے اور نظر کی پریشانی دل پر اثر ڈالتی
ہے۔ یا راہ چلنے سے مراد راہ حقیقی ہے
اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو سیر مقامات
راہ طریق سے بصیرت دل کے ساتھ مشرف
فرماتے ہیں۔ جب یہ سیر شروع ہوتا ہے
تو اس وقت میں انوار رنگا رنگ کے اور
راہزن بے شمار کہ نفس کو اُن میں لذت
ہوتی ہے سالک کے واسطے ظاہر ہوتے
ہیں جو سالک کو مقصود حقیقی سے باز
رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول
ہے کہ خدا کی قسم میں نے روح کے نور
کی تیس سال تک پرستش کی۔ جب اس
قسم کی رکاوٹیں سد راہ ہو جاویں

Marfat.com

...س مے باید کہ نظر بر قدم دارد
اینجا معنی او گشتن دل اوست بسوی
مطلوب حقیقی کہ بصیرت دل خود
از مقصد خود باز نگرداند۔ و بغیر مقصد
خود بزیغ البصر مبتلا نشود تا واصل
مطلوب گردد۔

چہارم ہوش در دم

و آن عبارت از آن ست کہ سالک
ہمیشہ واقف نفس و دم خود باشد تا بغفلت
نبرآید و این شغل واقع النفس ست

پنجم یاد کرد

عبارت از آنست کہ تا وقتیکہ سالک
را ملکہ ذکر حاصل نشده است باید کہ
بر آن بتصنع و تکلف خود را مشغول
دارد۔

تو ہی چاہئے کہ قدموں پر نظر رکھے
یعنی دل کو مضبوط کرکے دل کی بصیرت
کو مطلوب حقیقی سے دور نہ رکھے اس جگہ
پختگی دل سے یہی مراد ہے۔ اور اپنے
مقصد کے بغیر ادہر اُدھر دیکھنے میں
مبتلا نہ ہو۔ تاکہ اپنے مطلوب کو پہنچے۔

چہارم ہوش در دم

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک اپنے نفس
و سانس کا ہمیشہ محافظ رہے تاکہ غافل
نہ ہو۔ اس شغل کا نام۔

پنجم یاد کرد۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک
کو ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہو۔ تو کسب اور
تکلف سے اپنے آپ کو ذکر میں مشغول
رکھے۔

ششم یاد داشت۔
وآن آنست کہ چون ذکر از تصنع
گذشت۔ و بمرتبہ حضوری رسید
مسمّے بہ یاد داشت میگردد۔

ہفتم وقوف قلبی
وآن آنست۔ کہ ذاکر را باید کہ ہمیشہ
نگران دل باشد و توجہے و نظرے
باآن داشتہ باشد قطع نظر از ذکر
تا تفرقہ بہ آن راہ نیابد و کسے راکہ
از ذکر تاثیر نہ شود۔ شیخ را باید۔ کہ
اورا از ذکر باز داشتہ امر بوقوف
قلبی فرماید و توجہے فرماید تا او از ذکر گزرد

ہشتم وقوف عددی
از آن عبارت ست کہ عدد ذکر نفی
واثبات بر آنچہ کہ دریں طریق معمول

ششم یاد داشت
اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ذکر کرنیوالا
کسب سے نکل جاوے اور مرتبہ حضوری
میں پہنچے تو مراتب یادداشت کو پالیتا ہے

ہفتم وقوف قلبی
اس کا مطلب یہ ہے کہ ذکر کرنیوالا ہمیشہ
دل کا حافظ رہے اور ہمیشہ دل کا دھیان
رکھے۔ تاکہ اسمیں پراگندہ خیال پیدا نہ ہو
خدانخواستہ اگر کسی کو ذکر کرنے سے
تاثیر پیدا نہ ہو۔ تو شیخ کو چاہیئے کہ اس
کو ذکر کرنے سے منع کرے اور خاص
توجہ دے کر وقوف قلبی پر لگاوے تاکہ اسکو فائدہ
ہو۔ ہشتم وقوف عددی
اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات کا
ذکر جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ میں معمول ہے

Marfat.com

ست. واقف و مطلع باشد تا
در ہر نفس طاق گوید نہ جفت۔

نہم بازگشت۔

عبارت از آں است کہ بعد ذکر نفی
و اثبات بطریق مذکور بہ زبان قلب
گوید۔ کہ خداوندا مقصود من توئی
و رضائے تو۔

دہم رابطہ۔

عبارت از آنست کہ بعضے مشائخ
این طریقہ مرید را بہ حفظِ صورت
خویش امر میفرمایند کہ در مراقبہ صورت
ایشان را تصور کردہ بیند۔ مادامیکہ
سالک در تصور صورتِ شیخ خود
خود را فنا نہ کند و صورت خود را در
صورتِ شیخ گم نکند ہیچ فائدہ بیند

کرتا رہے اور ہر سانس میں طاق کا
خیال رکھے مثلاً ۳ یا ۵ یا ۷ علیٰ ہذا القیاس

نہم بازگشت۔

اس سے مراد یہ ہے۔ کہ نفی اور اثبات
کے ذکر کے بعد زبان دل سے یہ کہے۔ کہ
خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور
تیری رضا ہی میرا مطلب ہے۔

دہم رابطہ۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض مشائخ
اس طریقہ کے اپنے مرید کو اپنی صورت
کے حاضر کرنے کا امر دیتے ہیں کہ مراقبہ
میں شیخ کی صورت کا تصور باندھیں۔ جب
تک مرید شیخ کے تصور میں اپنے آپ کو
فنا نہ کرے اور اپنی صورت کو شیخ کی صورت
میں گم نہ کرے کوئی فائدہ نہیں دیکھ سکتا

Marfat.com

پس صورت مرید بصورت شیخ متبدل
شود بچشم او یعنی مرید صورتِ خود
رابعینہ صورت شیخ بیند و بہ ہیچ وضع
واطوار و لباس فرق نداند این
فنارا فنا فی الشیخ مے گویند۔ چنانچہ
مجنون بکمال عشق صورت خودرا در
صورت لیلی گم کردہ بود و خود را لیلی
میگفت لیکن پیران کامل مکمل این طریقہ
بجز ذات حق تعالیٰ جل شانہٗ
مریدان را ہیچ دیدن ندہند و در اول
توجہ الواح دل ایشانرا از نقوش کونین
وماسوائے پاک مے سازند و در ذات
پاک احدیت او را مستغرق و مستہلک
مے کنند۔

یازدہم وقوف زمانی۔ این را محاسبہ

اس عمل کرنے سے مرید اپنے آپ کو شیخ
کی صورت میں دیکھتا ہے اور کسی قسم
وضع اور لباس اور طرز میں فرق نہیں
دیکھتا۔ اس کو فنا فی الشیخ کہتے
ہیں۔ جیسا کہ مجنون نے اپنے آپ کو عشق
لیلی میں ایسا محو کیا کہ اپنے آپ کو لیلی
کہا کرتا تھا۔ لیکن پیران مکمل اس طریقہ
کے مرید کو یک ۔ خدا کی ذات مین
گم کردیتے ہیں اور ماسوائے اللہ
جل شانہٗ کے نقوش اُن کی دل کی
تختی سے دھو ڈالتے ہین اور ذات
احدیت مین اُن کو غرق کردیتے
ہین۔

یازدہم وقوف زمانی

اس کو محاسبہ

Marfat.com

ہم مے گویند۔ سالک را میباید کہ
در وقت شب اول از خواب کردن
با نفس خود از اعمال یومیہ حساب
کند۔ کہ چند ساعت بحضور و عبادت
گذشتہ و چند بہ غفلت۔ پس از ساعات
حضورِ عبادت شکر حق سبحانہ تعالیٰ
بجا آرد۔ و توفیق از و داند۔ و از
ساعات غفلت توبہ و استغفار کند
و نفس خود را تنبیہ و ملامت کند۔
کہ غفلت موجبِ شامت اوست
دیگر آنکہ طالب حق را لازم ست
کہ این جملہ امور را بر خود لازم گیرد
تا بہ مقصود حقیقی واصل شود۔ و از
عہدۂ امرِ موتوا قبل ان تموتوا۔
بیرون آید۔ و در زمرۂ

بھی کہتے ہیں۔ سالک کو چاہئے۔ کہ
رات کو سونے سے پہلے گزرے ہوئے
دن کی بابت اپنے نفس سے حساب لے
کہ کتنا وقت عبادت اور حضور میں
گذرا اور کتنا غفلت میں۔ اور جتنا وقت
حضور میں گذرا ہو اُس کا شکر بجالاوے
اور اُسکی توفیق خداوند کریم کی طرف
سے سمجھے اور غفلت کے اوقات سے
توبہ کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ کرے
کہ یہ تیری ہی غفلت کی شامت ہے
دوسرا یہ کہ طالب حق کو لازم ہے۔ کہ
ان تمام امور مذکورہ بالا پر عمل کرے
تاکہ اصلی مقصود پر پہنچ جاوے اور
(مرنے سے پہلے مرجاؤ) کی ذمہ داری
سے عہدہ برآ ہو جاوے۔ اور

Marfat.com

لَاخَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَاھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ
داخل شود۔ بدانکہ اوّل فانی شدن
از خلق ست۔ و دیگر از ہوائے خود
سوم از ارادہ خویش۔ و مراد ازین
فنا ہاے مذکور ترکِ دنیاست و
و اسباب و اشیائے او کہ باہم مربوط
شدہ۔ تا سالک در شک نماند فنا
از خلق اینست۔ کہ ازیشان بالکل
قطع کند و ہیچ تردّد ایشاں را بسوے
خود راہ ندہد۔ نہ بر عطا ہائے
ایشان امیدوار۔ نہ از جفا ہائے
ایشان ترسگار۔ ہرچہ باو می رسد
از خداوند و بر خلاقی و رزاقی و عطاء
و رحمت و خیر و برکت و فضل و کرم
او دائم امیدوار بود و از جباری و

(اُن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین
ہوتے ہیں) کے گروہ میں داخل ہوجائے
جاننا چاہیے کہ پہلا درجہ خلقت سے علیحدگی
ہے اور دوسرا اپنی خواہشوں کو چھوڑنا
اور تیسرا اپنے ارادے کو چھوڑنا ہے۔ اور
ان فناؤں کا اصل مطلب دنیا کی ترک ہے
اور اسکے اسباب اور اشیا سے منہ موڑنا ہے
جو آپس میں ملے جلے ہیں خلقت کے
چھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ ان سے بالکل
تعلق قطع کرے اور اپنے کسی کام کو اُنکے
سپرد نہ کرے نہ اُنکی مہربانی کا امیدوار ہو
نہ اُنکے ظلم کا شاکی ہو جو کچھ اُسے پہنچا رہا ہو
خدا کیطرف سے سمجھے پیدا کرنا رزق
دینا اور عطا و رحمت۔ خیر اور برکت۔
فضل و کرم اُس کے کا ہمیشہ امیدوار رہے

Marfat.com

قہاری وعقوبت او ہمیشہ خوفناک
وترسان باشد وبراو توکل کند
وعلامت تنا از ہواے خود ترک
کسب و علاقہ و اسباب و اشیاء است
وتوکل کردن بر مسبب حقیقی وفانی
شدن از ارادہ خویش آنکہ ہیچ
ارادتے وخواہشے ومقصدے
در دل باقی نماند خلاصہ این کہ
جملہ مرادات ومقاصد او باستیہاء
او ذات حق باشد جل شانہ و
رضامندی او این چنین احوال
درین طریقہ نقشبندیہ بعضے طالبان
را در اول صحبت پیر طریقت خویش
حاصل شود ودر طرق دیگر در
انتہا۔ پس در مبتدی ومنتہی فرق

اور اسکی جباری اور قہاری اور عذاب
سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اسی پر توکل
کرے اپنی خواہشوں کے چھوڑنے
سے یہ مطلب ہے کہ کسب کو چھوڑے اور
علاقہ اسباب اور شیاسے منہ موڑے
صرف اللہ کی ذات پر ہی آسرا رکھے
اپنے ارادہ کو چھوڑنا اس سے یہ مراد ہے
کہ اپنا کوئی ارادہ اور خواہش اور مطلب
دل میں باقی نہ رہے حاصل مطلب
یہ ہے کہ سالک کے تمام ارادے اور اسکی تمام
حاجتیں اور مقصود صرف اللہ کی ذات ہی ہو
اور اسکی رضامندی کا ہمیشہ خواہشمند ہو یہ حالات
جنکا ہمنے بیان کیا ہے۔ اپنے پیر کی پہلی صحبت
میں اس خاندان میں بعض کو حاصل ہو جاتے ہیں اور
دوسرے خاندانوں میں اخیر۔ اس لئے مبتدی اور منتہی

Marfat.com

حاصل نمے شود۔ لہذا بموجب
سند کتب معتبرہ علامت فنائے
جذبی۔ فنائے حقیقی نوشتہ شود
تا راہ روندۂ حق در غلط نیفتند۔ و
نقص را کمال نہ انگارد۔ پس فرق
درمیان فنائے حقیقی و عدم
کہ معبر بفنائے جذبی ہم مے گویند
آنست کہ در ابتدائے احوال
چوں بعضی را از مبتدیان ایں طریقہ
از توجہات پیرانِ کامل مکمل حصول
جذبہ میسر می شود۔ جذب و سکر
و انقطاع از خلق۔ و فانی شدن
از افعال وصفات و ہوا ہائے
نفسانی و با ایستہائے خود ہا ایشاں را نیز حاصل
آید۔ لیکن ایں فنائے جذبی معتبر نیست

کا فرق اس موقعہ پر معلوم نہیں ہوتا۔
اسی لئے اس فقیر نے کتب معتبرہ کی سند
سے فنائے جذبی اور فنائے حقیقی کے
علامات لکھے ہیں تاکہ حق کے راستہ پر
چلنے والا دھوکے میں نہ پڑ جاوے اور
نقص کو کمال نہ سمجھ لے۔ العزیز۔ فنائے
جذبی اور فنائے حقیقی میں فرق یہ ہے
کہ اس طریقہ کے بعض مبتدیوں کو جب
پیران کامل مکمل کی توجہ سے یہ جذبہ حاصل
ہوتا ہے۔ تو ابتدائی حال میں اُن کو
جذب اور مستی اور خلقت سے دور
رہنا اور افعال اور صفات سے فانی ہو
جانا اور خواہشات لاحاصل سے بچنا
حاصل ہو جاتا ہے مگر یہ فناء جذبی
قابل اعتبار

Marfat.com

نیست چرا کہ مادام در جذب و سکر
باشند ہمچنین احوال ایشانرا
حاصل ست. چون بہوش آیند
باز بحالت اصلی میگرایند۔ پس
اصل معتبر آن ست کہ در حالت
جذب و غیر جذب برابر باشند
مادام کہ ہمچنین نیستند فناے جذبی
ست کہ از خوف عود ایمن نیست و
اصل شناخت و معرفت این معاملہ
آنست۔ کہ حضرت خواجہ محمد معصوم
قدس اللہ سرہ کہ بہ یکے نوشتہ ست
در جواب مکتوب او کہ استفسار ازین
معاملہ کردہ است یعنی مادام کہ
سالک بفناے حقیقی نہ پیوستہ
حال او این طور ست کہ خود را نہ بیند

نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم مستی
میں رہتے ہیں تو اُن کا یہ حال رہتا ہے
مگر جب ہوش میں آجاتے ہیں تو پہلی
اصلی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ اسلئے
قابل اعتبار وہ حال ہے کہ جذبی حالت
ہو یا نہ ہو وہ ایک حالت پر رہیں۔
جب تک یہ صورت حاصل نہیں تب تک
فنا جذبی ہے جسمیں عود کا اندیشہ ہے
اس معاملہ کی اصل پہچان یہ ہے۔ کہ
حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک مرید کے خط کے جواب میں تحریر
فرمایا ہے جس نے اس بارہ میں عرض
کی تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ سالک
جب تک فنائے حقیقی میں نہ پہنچے اس
کا اس طرح حال ہوتا ہے کہ اپنے آپکو نہیں دیکھتا

Marfat.com

ومعدوم داند۔ اما افعال وصفات
را بہ یقین دل بخدا نہ سپارد و این
حال او معبر بفنائے جذبی است
وچون خود را ہم معدوم داند و افعال
وصفات را نیز بہ یقین دل بہ اصل
سپارد معبر بہ فنائے حقیقی ست
کہ از عود ایمن ست۔ وعود بمعنی
گردیدن و باز آمدن بہ طبیعت اصلی
کہ محبت دنیا و اشیاء و اسباب ست
بدانکہ جذبہ ہم دو معنی دارد یکی آنکہ عبارت است
از سیر انفسی کہ مقابل سیر آفاقی ست و سیر آفاقی
نیز معبّر بسلوک است و ابتدائے این سیر از لطیفہ قلب است
و دیگر سیر آفاقی بمعنی آنکہ حق را جل شانہٗ
در جملہ اشیا طلب کردن و مشاہدہ نمودن کہ مراد از
سلوک است۔ و سیر آفاقی در ضمن او طے میگردد

بلکہ معدوم جانتا ہے۔ لیکن افعال اور
صفات کو یقیناً خدا کے سپرد نہیں کرتا
اسکے اس حال کو فنائے جذبی سے تعبیر
کرتے ہیں اور جب سالک اپنے آپ کو بالکل
معدوم جانتا ہے اور افعال اور صفات
کو یقین دل سے خدا کے سپرد کرتا ہے
اُسکو فنائے حقیقی کہتے ہیں جسکا واپس
ہونا مشکل ہے۔ اور عود سے مراد اپنے
دنیا کی محبت اور اُسکے اشیا کی الفت
کیطرف پھر آنا ہے۔ جاننا چاہئے۔ کہ
جذبہ کے بھی دو معنے ہیں ایک سیر انفسی
ہے جو مقابل سلوک کے ہوتا ہے اور سالک کا ابتدائی
سیر لطیفہ قلب سے شروع ہوتا ہے اور سیر آفاقی سے
یہ مراد ہے کہ ہر چیز سے اللہ جل شانہٗ کی ذات
کو مشاہدہ اور طلب کرنا

Marfat.com

اصل

وسیرِ آفاقی در ضمنِ او طے می گردد
. و این خاصہ
طریقۂ علیہ نقشبندیہ است کہ سالک را
در ابتدائے حال این چنین عنایت
از صحبت این بز. گواران حاصل
آید. و در طرقِ دیگر کہ جذبہ دیگر
کہ بمعنے کشش و محبت دل ست
بجناب او سبحانہ تعالے. این
چنین جذبہ ہم کسرا از طلاب ازین
اکابران حاصل میشود و برائے
این چنین جذبہ صحبتِ پیر طریقت
شرط ست. مادام کہ در صحبت بباشد
او را حاصل ست و بر تقدیر ترک
صحبت قبل از فنائے حقیقی خوف
عود ست. نعوذ باللہ منہا.

ترجمہ

ہوتا ہے اور سلوک سے یہی مراد ہے۔ جو
اس کے ضمن میں طے ہوتا ہے
اور یہ خاصہ خاندان نقشبندیہ کا ہی ہے
کہ سالک کو ابتدائے حال میں اس قسم
کی عنایات بزرگون کی صحبت سے حاصل
ہوتی ہیں جو دوسرے سلسلون کے انتہا میں
اور یہ جذبہ جس سے مراد کشش اور محبت
حق سبحانہ و تعالےٰ کی تہ دل سے ہے
اور اس قسم کا جذبہ ان بزرگان عالیہ
سے ہی حاصل ہوتا ہے اور ایسے جذبات
کے حاصل کرنے کیواسطے پیر طریقت کی
صحبت شرط ہے۔ جب تک کہ صحبت میں
ہوگا۔ اُس کو حاصل ہوگا اور صحبت چھوڑنے
سے فنائے حقیقی سے پہلے عود کا خوف
ہے اللہ تعالےٰ پناہ دیوے ہم کو

قسم دوم جذبہ الیست۔ کہ مراد
از عشق و ذوق الہی ست کہ در فیض
اوّل حقیقت شخص را مستعد این نعمت
عظمیٰ کردہ باشند جذبہ باعث
این تجلی ذاتی ست کہ بر دل بندہ
محض بفضل و عنایات او سبحانہ تعالیٰ
مے تابد۔ و او را از وے وا ستانند
چنانچہ حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ
احرار قدس سرہ در فقرات آوردہ و
این فقیر از انجا نقل کردہ نوشتہ است
و نیز برائے حصول این چنین دولت
عظمیٰ شرط است کہ پیر طریقت آن
شخص صاحب جذبہ باشد۔ بلکہ سلوک
او بہ ایچنین جذبات تمام شدہ باشد
و نیز صاحب جذبہ ثانی باشد۔ کہ

۔ فقرات (خواجہ عبید اللہ احرارؒ)

دوسرے قسم کا جذبہ جس سے عشق
اور ذوق الہی مراد ہے جو کہ پیر کی پہلی
نظر ہی طالب کو اس نعمت کا سزاوار
بنا دے اور ایسی نعمت کا باعث تجلّی
ذاتی ہے۔ جو اللہ کے فضل سے طالب
کے دل پر چمک پڑتی ہے اور اس کو
اپنے آپ سے بے خبر کر دیتی ہے چنانچہ
حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ
علیہ نے اپنی کتاب فقرات میں تحریر فرمایا ہے
اور اس فقیر نے وہاں سے نقل کرکے
اسجگہ لکھدیا ہے اور اس نعمت عظیم کے
حاصل ہونے کی یہ شرط ضروری ہے کہ
اس شخص کا پیر جذبہ کافی رکھتا ہو بلکہ
پیر طریقت کا سلوک ان مقامات سے گذر
چکا ہو اور جذبہ ثانی مذکورہ اسکو حاصل ہو

Marfat.com

ارشاد و تکمیل ناقصان موقوف بر آن
ست وارشاد خلق اللہ موقوف و
مشروط است بہ جذبہ ثانی کہ بے
مشرف شدن بچنین دولت عظمے
ارشاد کردن مشکل ست وجذبہء
اول را شرط گفتہ اند بجہت تحصیل
جذبہ ثانی۔ کسے را کہ سلوک او بجذبہ
اول مے شود۔ البتہ جذبہ ثانی ہم
امید ست کہ شاید او را حاصل شود
بموجب رضامندی مولا۔
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ لیکن
فرض نیست۔ کہ خواہ نخواہ بہ جذبہ
ثانی مشرف شود اگر خدا خواہد بدہد
وگرنہ نہ۔ اما این قدر ضروری

ناقصوں کو کامل کرنے اور اُن کے
ارشاد کیواسطے یہ امر نہایت ضروری
ہے اور اللہ کی مخلوق کی ہدایت
جذبہ ثانی پر موقوف اور مشروط ہے
کیونکہ جب پیر آپ اس درجہ دسترس رکھتا
ہو تو مرید کو ارشاد نہیں کرسکتا اور پہلے جذبہ
کا ہونا دوسرے جذبہ کیواسطے ضروری ہے
اور جس کا سلوک اول جذبہ کے ساتھ
تمام ہوا امید ہے کہ اللہ کے فضل سے
دوسرا جذبہ بھی اُسکو حاصل ہو جاوے
یہ اللہ کا فضل ہے اللہ تعالے جسکو چاہتا
ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے مگر یہ ضروری
نہیں کہ خواہ مخواہ جذبہ ثانی پر پہنچ جاوے
اگر خداوند کریم چاہتے ہیں تو عنایت
کر دیتے ہیں ورنہ خیر۔ مگر یہ امر ضروری

مقام ارشاد

Marfat.com

اما این قدر ضروری ست کہ جذبہ اول او را
ناقص می گذارد مادامیکہ در مبدا التعین او
نرساند۔ و مبدا التعین اسمی
ست از اسمائے الٰہی کہ رب این شخص
است۔ پس چون اینچنین سعادت
در ابتدا حصہ کسے را حاصل شود
در اول صحبت پیر ہمچنان بہ جذبات
بے نہایت او را مشرف سازند
کہ در بحر عشق مودت الٰہی مستغرق
و مستہلک میگردد۔ و زبان حال
او بہ این ترانہ مترنم میشود

عشق آن شعلہ ست کو چون بر فروخت
ہر چہ جز محبوب باقی جملہ سوخت۔
تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد لا چہ ماند

ہے کہ پہلا جذبہ بھی اسکو ناتمام نہیں رہنے
دیتا۔ تاوقتیکہ اُس کو عہدہ مقررہ تک
نہ پہنچاوے۔ اور عہدہ معین اللہ کے
ناموں سے ایک نام ہے جو اس شخص کا
رب ہوتا ہے۔ جب کسی شخص کو اس قسم کی
سعادت حاصل ہو جاوے تو پیر کی پہلی
صحبت میں اُسکو بے نہایت جذبات
حاصل ہو جاتے ہیں۔ حتا کہ وہ عشق
الٰہی کے دریا میں مستغرق اور محو ہو جاتا
ہے اور اس کے حال کی زبان یہ ترانہ
ادا کرتی ہے۔

عشق وہ شعلہ ہے کہ جب روشن ہوتا ہے
جو کچھ پیارے کے سوا ہو جلا دیتا ہے
لا کی تلوار غیر کے قتل کرنے کیلئے چلاتا ہے
پس دیکھ کہ بعد لا کے کیا رہتا ہے

Marfat.com

مانند الا اللہ باقی جملہ رفت۔
شاد باش اے عشقِ شرکت سوز زفت
و بمجرد رسیدن دیوانہ و سراسیمہ
میسازند۔ پس جمیع مرادات و
مقاصد او
ذات حق مے شود جلّ شانہٗ واز
جمیع ماسوے بیزار و دست بردار
واز لذات آجلہ و عاجلہ بحیثیت
استغناء اورا حاصل آید مثلاً
اگر اورا عمر حضرت خضر علے نبینا و
علیہ السلام سیدہند۔ گاہے محبت
ماسوے اللہ اورا حجاب راہ
محبوب حقیقی نمے شود۔ ہرجا کہ برود
ہمان جذبہ عشق در براوست کہ
بہ ہیچ جانب اورا دیدن و گردیدن

الا اللہ رہا اور باقی تمام گیا
خوش ہوا ے عشق اور رقیبونکو جلاوے
پس مقام پر پہنچتے ہی اسکو دیوانہ بیہوش
وحواس اور بیقرار کردیتے ہین اور اُسکی تمام
مرادین اور سب مطلب خدا کی ذات ہی
ہو جاتے ہیں اور سب ماسوے سے بیزار
اور دست بردار ہوجاتا ہے اور موجودہ
اور آیندہ کی لذات سے بالکل بے پروا
ہو جاتا ہے مثلاً اگر اس کو حضرت خضر
علیہ السلام کی عمر دی جاوے تاہم اس
کو ماسوے اللہ کی محبت محبوب حقیقی کا
حجاب نہیں ہوسکتی۔ جہان جاتا ہے اسی جذبہ
مین جاتا ہے جو اسکو حاصل ہے
اور یہ جذبہ اس کو ادہر
ادہر دیکھنے

Marfat.com

نمے دہد و این مجذوب از غم عود
ایمن ست۔ چراکہ این عطا ازلی
ست۔ کسے را مقبول میکند او را
باز مردود نمے کند و این چنین قسم
شخصے از مُرادان ست۔ کہ سبحانہ تعالیٰ
بفضل و کرم خویش حقیقی او را خواسته
است و از خواصان جناب خود
گردانیده تحت کنف حمایت حقیقی
او را محفوظ و مصئون میدارد۔ و صحبت
پیر کہ حکم کبریت احمر دارد۔ و دوام حضور
او برائے مرید گویا فرض عین ست
و تمام شدن سلوک بے صحبت پیر
او را بسیار متعذر ست لیکن اینچنین
مجذوب را دوام صحبت پیر شرط نیست
اگر تقدیراً او را مہجوری واقع شود

نہیں دیتا اور اس قسم کا مجذوب واپسی
اور عود کے اندیشہ سے بالکل بے فکر ہے
کیونکہ یہ ازلی عنایت ہوتی ہے اس کا
یہ کام ہے کہ جسکو اپنا بنا لیتی ہے پھر بیگانہ
نہیں ہونے دیتی۔ اس قسم کا بندہ مرادوں
سے ہوتا ہے۔ اور اُسکو اللہ تعالےٰ نے
اپنے فضل و کرم سے اپنا بندہ بنا لیا ہے
اور اپنے خاصان کے گروہ میں لاکر
اپنے سایہ اور اپنی حمایت میں اُسکو محفوظ
رکھا ہے اور پیر کی صحبت مرید کے حق
میں کیمیا کا اثر رکھتی ہے اور مرید کا مرشد کی
خدمت میں رہنا فرض ہے اور فقر کے مقامات
کا طے ہونا پیر کی صحبت کے بغیر نہایت مشکل ہے
مگر ایسے مجذوب کو ہمیشہ پیر کی صحبت میں
رہنا ضروری نہیں اگر بالفرض اُسکو جدائی ہوجاتی

پیر کی صحبت کبریت احمر کا حکم رکھتی ہے

از غم عود ایمن است چرا کہ بے حصول
این دولت عظمیٰ شرط است کہ پیر
طریقت قطب ارشاد و از مردان و
محبوبان حق باشد و سلوکِ او
بر این چنین جذبہ کہ بالا مذکور شدہ
محقق باشد و بمرتبہ فنافی اللہ و
بقا باللہ مشرف گردیدہ باشد این
چنین سادات عظام کہ وجود شریف
ایشان باعث مدا جہان و جہانیان
و فیض عام باشد۔ در حق عالم و
عالمیان توجہ ایشان حکم کبریت احمر
یا خاصیتِ اکسیر اعظم دارد۔ اگر بر
سعادتمندے بموجب عنایت الٰہی
یک توجہے کند فی الفور حقیقت او

تاہم کسی قسم کا اندیشہ نہیں ۔ کیونکہ اس
عظیم نعمت کے حاصل کرنیکے لئے یہ شرط ہے کہ طریقت
کے پیر اور قطب ارشاد خدا کے بندوں
اور پیاروں سے ہوتے ہیں اور ان کا سلوک
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نہایت پختہ ہوتا
ہے اور مدارج فنافی اللہ اور بقا باللہ
پر کامیاب ہوتے ہیں اس قسم کے بزرگوار
جنکا وجود پاک جہان اور جہان کے
رہنے والوں کے واسطے قیام کا باعث
ہوتا ہے اور ان کا عام فیض ہوتا ہے
ان بزرگوں کی توجہ لوگوں کے حق میں
کبریت احمر اور کیمیا کا اثر رکھتی ہے اگر وہ
کسی نیک نصیب پر خدا کے فضل سے
توجہ کریں تو فوراً اس طالب کی حقیقت کو

حقیقت کو

مقام ولدیت

Marfat.com

را از مس خودی وخود پرستی پاک مے
کنند - و مثل طلاء سرخ میسازند و
بہ محبت حقیقی چنان مالا مال کنند
کہ بار دیگر او را حاجت نمے ماند
پس اگر بالتقدیر ہجرت واقع شود
مضائقہ ندارد - کہ اصل معنی اندراج
النہائیت فی البدائیت را نیز ہمچنین
معنی کردہ اند - این سادات عظام
بیک توجہ انتہا را در ابتداء درج
میکنند - لیکن این قدر ہست کہ در
صحبت پیر کار او زود تمام میشود
بر تقدیر مہجوری بہ دیر و تعطل
اما از غم عود بے غم باشد و
این چنین مقدمہ برین احقر العباد
ہم واقع است - چنانچہ قدرے

مس خودی اور خود پرستی سے پاک
کر کے خالص سونا بنا دیتے ہیں اور اس
کو حقیقی محبت سے ایسا بھر پور کر دیتے
ہیں کہ پھر اسکو کوئی حاجت باقی نہیں
رہتی - اگر وہ نظر یافتہ آدمی صحبت سے
دور ہو جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے
اور ابتدائی توجہ سے انتہا پہنچا دینا اسی
کو کہتے ہیں اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوار
ایک نظر سے انتہائی درجہ پر ابتدا میں پہنچا
دیتے ہیں - لیکن اتنا ضروری ہے کہ پیر
کی صحبت میں مدارج جلد طے ہو جاتے
ہیں اور اگر دوری واقع ہو جاوے تو ذرا
دیر سے اسکو تعطیل کہتے ہین مگر واپسی کا غم
نہیں - چنانچہ ایسا احوال اس کمترین
پر بھی واقع ہے جیسا کہ کچھ تھوڑا سا

Marfat.com

بیان کردہ مے شود - اگرچہ این
قلیل البضاعت ذرہ بمیقدار کہ
سراسر ناقص و نالایق ست جائے
آن نداشت کو شبہ خود را در سلک
جوہریان منتظم گرداند - یا حال خود
را در حالات خاصان مذکور کند -
لیکن بحکم آنکہ ؎
چو شہ برداشت مارا از تہ خاک
سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
و نیز بحکم آیت کریمہ - فَاَمَّا
بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ط
از عنایات ازلی و توجہات لم یزلی
او سبحانہ و تعالیٰ جل شانہ و برکت
تراب الاقدام آن غوث الاغیاث
و قطب الارشاد مدار جہان و جہانیان

بیان کیا جاتا ہے - اگرچہ یہ کوڑی ناچیز
اور ذرہ بمقدار جو سراسر ناقص اور نالایق
ہے یہ جرات نہیں رکھتا - کہ اپنے آپ
کو شاہوار موتیوں کی لڑی میں پروئے
اور عارفوں کے روبرو پیش کرے یا اپنے
حال کو درگاہ کے خاصوں کے ذکر میں
لکھے مگر بہ امر مجبوری بمصداق اس شعر کے
؎ جب ہمکو تہ خاک سے بادشاہ اٹھاوے
تو مجھے آسمان سے سربلند کرنا لائق ہے
اور بحکم آیت شریفہ - بس ساتھ نعمت
رب اپنے کے آگاہ کر -
اس بندہ ناچیز پہ اللہ تعالیٰ کی عنایت
اور مہربانی سے اور اس غوث پاک
اور قطب الاقطاب
مدار جہان و جہانبان

Marfat.com

اصل

والئے ہند و سندھ یعنی پیر و مرشد
این احقر آنچہ بیک توجہ برین
مسکین عطا گردید چہ بیان کنم۔ بیت
اگر ہر موئے من گردد زبانے۔
ز وصفش نقطۂ کے آرم بیانے۔
بالفرض اگر کسے تمام عمر مشقتہا
ریاضات و مجاہدات بکشد اینچنین
دولت عظمےٰ کے حاصل کند کہ این
احقر را در اوّل صحبت بیک لمحہ از
گوشۂ چشم آن غوث الاغیاث حاصل
گردید علاوہ دوازدہ روز در خدمت
فیضدرجت آن قبلۂ کونین شرف اندوز
صحبت شدہ طلب رخصت نمودم۔
فرمودند کہ ہر چہ امانت تو نزد ما بود
بتو رسیدہ ست حالا مختار ہستی۔

ترجمہ

والئے ہندِ و سندھ کی خاکِ پا کی برکت
سے ایک ایسی نظر پڑی جس کا بیان
میں کیا کروں۔ بیت
اگر میرا ہر بال زبان بن جاوے
تو اسکی تعریف کا ایک نقطہ بھی بیان نہیں
کرسکتا۔ بالفرض اگر کوئی شخص عمر بھر عبادت
اور ریاضت اور مجاہدہ کرے اسکو یہ نعمت
حاصل نہیں ہوسکتی۔ جو اس ناچیز کو حضور
اقدس غوث الاغیاث کی ایک نسبت
بھری توجہ سے حاصل ہوئی دس بارہ
دن کے بعد حضور کی خدمت میں فیض
حاصل کرکے نیازمند نے رخصت طلب
کی آپ نے زبان درفشان سے فرمایا
کہ العزیز جو تمہاری امانت ہمارے پاس
تھی وہ ہم نے دیدی اب تمہارا اختیار ہے

یعنی یہ مرکز دائرۂ ولایت حضرت
حاجی احمد متقی سندھی کہ
مزارشاں در موضع گوٹھ قاضی احمد
کہ از توابع ضلع نوابشاہ ست
موجب نزول فیض و برکات
ست نیز او و تبرک اکال رٹیوے
اسٹیشن است۔

پس معلوم شد کہ در کرت اوّل
کہ از ملازمتش صحبت شیخ خود
فایدہا اندوختند و مدت
بسیر کہ زیادہ از دہ دوازدہ
روز نجود خلعت خلافت
نیز از ان قطب زمان در بر
کردند۔
فقیر منظور احمد

Marfat.com

اصل

ہر جا کہ مے روی رو۔ غم نیست پس
رخصت شدم۔ ابدہ تا چند گاہ قریب
نہ یا دہ ماہ مہجور بودم و در حال خود
ہیچگونہ تفاوتے ملحوظ نکردم بلکہ
نجم سعادت این فقیر روز بروز بر
اوج عشق و محبت الٰہی عروج بود
چون باز بہ خدمت والا مو ہمش ہیستم
مدت سہ یا چار ماہ بجد مشرف بودم
فوائدہا عظیم و بیشمار کہ در قید قلم نمے
گنجد۔ حاصل نمودم چون باز مرخص
شدم مدت سہ یا چہار سال در سفر
منقضی کردم۔ اما در محبت و ذوق
مولے و احوالات و وجد و مواجید
خویش ہیچ تفاوتے نبود ہمچنین
بارہا تجربہ کردہ ام ہنوز کار این

گردانیدند

کرت دوم مدت
حضور

ترجمہ

جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ کوئی غم
نہیں۔ کوئی فکر نہیں۔ پس آپ کی اجازت
کے بعد میں رخصت ہوا اس سے پیچھے
نو یا دس مہینے آپ سے جدا۔ ہا مگر اپنے حالات
میں کسی قسم کا فرق نہ دیکھا بلکہ اس فقیر
کی سعادت کا ستارہ دن بدن عروج
پر تھا اور محبت الٰہی کا۔ یا ہوجین ادر ہا تھا پھر
حضور قدس کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔
و تین چار مہینے حاضر رہا میں نے ان دنوں
میں وہ فائدے دیکھے جو تحریر میں نہیں
آسکتے پھر بندہ جب آپ سے رخصت ہوا تین
یا چار سال سفر میں گذار دئے مگر الٰہی محبت
اور ذوق شوق اور وجد مواجید میں سرِ
فرق نہ پایا۔ ایسا ہی کئی دفعہ تجربہ کیا
اب تک اس عاجز کا حال

مسکین بفضل الٰہی و توجہ آن مرشد
کامل الحمد للہ والمنۃ در ترقی و تزاید
ست۔ انشاءاللہ بہ برکت تراب الاقدام
آن ہادی سبل سلمہ ربہ با تمام
خواہد رسید۔ لیکن اینچنین جذبہ مذکور
کہ از قسم دوم ست۔ بسیار قلیل و عنقا
انگاشتہ اند از ہزار کس بر کسے کہ سعادت
ازلی باشد حاصل میشود۔ و
از قسم اول کہ بالا مذکور شدہ اگرچہ
تحصیل او ہم موقوف و مشروط بر
سعادت ازلی و انعام لم یزلی ست
لیکن بہ برکت اولیائے کرام کہ
خاصان و مقبولان جناب الٰہی اند
جل شانہ۔ باکثر مردم طلاب کہ مریدان
حق باشند فی الفور حاصل میشود

خدا کے فضل سے اور مرشد پاک کی توجہ
سے روز افزوں ہے الحمد للہ والمنۃ۔
اور امید ہے کہ حضور انور کی توجہ سے اس
عاجز کا کام بخیریت سر انجام ہوگا۔ یہ
دوسری قسم کا جذبہ جس کا ذکر ہو چکا ہے
بہت کم یاب اور عنقا کے ہے اکابر بزرگان
فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی قسمت یا[illegible]
ہو اور سعادت ازلی ہو تو [illegible] نصیب
ہے۔ اور جذبہ کا پہلا قسم جس کا [illegible]
ذکر کیا ہے اگرچہ اس کا حاصل ہونا بھی سعادت
ازلی اور انعام الٰہی پر موقوف ہے [illegible]
اولیائے کرام کی برکت سے جو اللہ کی
جناب میں خاص اور مقبول ہیں کہ طالبوں
کو فوراً حاصل ہو
جاتا ہے۔

Marfat.com

اما دوام او قبل از فنائے حقیقی موقوف
بر صحبت ست واز غم عود ایمن نیست
وآن کس کہ از کسب خود دوام ذکر
در ریاضات و مجاہدات چیزے حاصل
کردہ باشد از عود محفوظ ست
پس بر طلاب مولے تعالے واجب
ولازم کہ در دوام ذکر و وظائف کہ
از پیران طریقت خویش اخذ نمودہ
اند شب و روز مشغول باشند و
حتے المقدور اوقات را معمور دارند
کہ این چنین دولت عظمے کہ لازوال
باشد حاصل آید یعنے از ورزشہا
کہ از ضروریات اند۔ و در ابتدائے
احوال برائے مبتدیان این راہ
مقرر شدہ اند اول اسناد افعال

مگر اُس کا قیام صحبت مرشد کا محتاج رہتا
ہے۔ اور اُسکے پیچھے واپسی یا کمی کا غم
دامنگیر رہتا ہے اور جو شخص مجاہدہ اور
ریاضت اور اپنی محنت سے کچھ حاصل
کرتا ہے اُسکو واپسی کا فکر نہیں ہوتا۔
پس طالبان راہ مولے پر ضروری ہے
کہ ہمیشگی ذکر اور اُن اوراد اور وظائف
پر جو اُسکے پیران طریقت نے ارشاد فرمائے
ہیں دن رات مشغول رہیں اور ناغہ نہ کریں
اور جہانتک ہو سکے اپنے اوقات کو ترو
تازہ رکھیں تاکہ یہ دولت عظیم کہ بیزوال
ہے حاصل ہو اور بعض طریقے ضروری ہیں
کہ بزرگان طریقت نے مبتدیوں کے
واسطے مقرر کئے ہیں اِن میں سے پہلا
(۱) اسناد افعال ہے

Marfat.com

ست۔ باو سبحانہ تعالیٰ۔ میباید کہ
ہمہ افعال خود را و جمیع مخلوقات
را بخدا سپارد و بہ این طور کہ ہر فعل
کہ از من یا از کس دیگر صادر میشود
خدا مے کند۔ اگرچہ دل این شخص
گواہی نے دہد چرا کہ مادامے کہ این کس را
فنا در تجلیٔ افعال حاصل نہ شد
بیقین دل نمی داند کہ این کارہا خدا می
کند شانہٗ و بعد از فنا دل این شخص
خود بخود بناچار باضطرار تمام گواہی
مے دہد کہ این کارہا ہمہ از خداست
و باقرار زبان ہیچ موقوف نیست۔
اگرچہ زبان بطرف این شخص بسناد
کارہا میکند۔ اما حقیقت دل بر صدق
معاملہ خود قایم ست

خدا تعالیٰ کی طرف۔ پس چاہیے کہ اپنے
تمام کاموں کو اور تمام مخلوقات کو خدا
کے سپرد کرے اور یہ جانے کہ جو کام
مین کر رہا ہون۔ یا لوگ کر رہے ہیں
وہ خدا ہی کرتا ہے۔ خواہ اُس کا دل
گواہی نہ دیتا ہو جب تک تجلی افعال میں
فنا حاصل نہ ہو جاوے اور دل سے یقیناً
نہ جان لے۔ کہ یہ کام خدا ہی کرتا ہے۔
انسان دل سے گواہی نہیں دیتا اور فنا
کے بعد خواہ مخواہ مجبوراً گواہی دینی پڑتی
ہے کہ یہ سب کام خدا کی طرف سے ہیں۔
اس حالت مین زبانی اقرار کی ضرورت نہیں
رہتی۔ اگرچہ اُس شخص کی زبان افعال
کی نسبت مخلوق کیطرف کرتی ہے مگر دل
کی حقیقت اپنے معاملہ کی سچائی پر قائم

Marfat.com

اصل

بدانکہ اسنادِ افعال بحق سبحانہٗ در ابتدائے احوال کسب و استعمال
تاثیر عظیم دارد۔ پس برا ذکیا
لازم است کہ در جمیع احیان و اوقات
چہ در نشستن و برخاستن و چہ
در خفتن و بیدار شدن و چہ
در خوردن و آشامیدن جملہ افعال را
اصل سپارند و خود را خالی شل
جماد بے حس و حرکت دانند۔ تا بہ
حقیقت برسند۔ وقتیکہ بصدق و
یقین دل دانست کہ افعال از
حق ست و خود را خالی دید و درین
دید او را شکے و شبہے نماند پس فناء
تجلی فعلی او را حاصل شود و فنائے
لطیفۂ قلب را ہم در فنائے تجلی افعال
شمردہ اند و اصل الاصل این لطیفہ

ترجمہ

رہتی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ ابتدائی حالت
میں حالات کا حاصل کرنا اور اُن کا استعمال
بڑی تاثیر رکھتا ہے پس عقلمندوں کو ضروری
ہے۔ کہ سونے جاگنے بیٹھنے اُٹھنے کھانے
پینے میں کسب کا استعمال کریں۔ تاکہ
تمام کام اصل کے سپرد ہو جاویں۔
اور اپنے آپ کو وہ پتھر کی طرح بے حس
اور بے حرکت سمجھیں پھر حقیقت کا مزہ
ملتا ہے۔ جب صدق دل سے یقیناً
سمجھ لیا۔ کہ تمام کام خدا کی جانب سے
ہیں اور اس کا اپنا کوئی دخل نہیں اور
اور اس خیال میں اسکو کسی قسم کا شک
اور شبہ نہ ہو۔ معلوم ہوا کہ اب اسکو فناء
تجلی فعلی حاصل ہو گئی اور بعضوں نے
دل کے لطیفہ کے فنا کو فنائے تجلی کہا ہے اور اصل

عــہ از رسالہ کحل الجواہر کہ
از رشحات قلم حضرت
خواجہ عبداللہ احرار ست
نقل فرمودہ اند۔ بہ تصریح
وصل این مقامات ایراد
عبارات آن رسالہ من اولہا
الی آخرہا بالضروریات این
راہ راست فرمودہ اند
سید منظور احمد

Marfat.com

کحل الجواہر (حضرت خواجہ عبدالاحدؒ)

صفتِ اضافیہ حق ست جلشانہٗ کہ
عبارت از فعل تکوین ست کمال
این لطیفہ آنست کہ در فعل حق جلّ و علا
فانی و مستہلک گردد و بہمان فعل
بقا یابد - درین زمان سالک خود
را مسلوب الفعل خواہد یافت و افعال
خود درست منسوب بحق جلّ و علا خواہد
کرد و فنائے قلب و تجلی فعلی کنایت
از ہمین ست واصل و نشان او
آنست کہ تعلق علمی و حُبّی بغیر حق
نماند یعنی قلب ماسوائے اللہ را
مطلقاً وراساً فراموش سازد بحدیکہ
اگر سالہا تکلیف نماید یک لحظہ
ماسوا نتواند کرد و درین ہنگام
چنانچہ علم اشیاء از وے زایل شد

اس لطیفہ کا خدا کی طرف صفت اضافی ہے
اس کو تکوین بھی کہتے ہیں۔ اس لطیفہ کا
کمال یہ ہے کہ اللہ کے افعال میں فانی
اور مستغرق اور محو ہو جاتا ہے۔ اور اسی
فعل سے اس کو بقا حاصل ہوئی ہے اور بقا کا درجہ
حاصل کرتا ہے اسوقت سالک اپنے آپ
کو عقل سے فارغ پائیگا۔ اور اپنے کاموں
کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کریگا۔ اسحالت
کو فنا قلب اور تجلی فعلی کہتے ہیں اور اسکی
علامت یہ ہے کہ تعلق علمی و حبی کا تعلق اللہ تعالیٰ
کے سوا نہیں رہتا۔ یعنے دل ماسوائے
اللہ کو بالکل بھول جاتا ہے یہاں تک
کہ اگر وہ کئی سال کوشش کرے تاہم ایک
لحظہ بھی غیر اللہ کیطرف مائل نہیں ہو سکتا۔
اُسوقت میں جسطرح اشیاء کا علم اس سے دور ہو جاتا ہے

Marfat.com

محبت اشیاء بطریق اولیٰ از وے
رخت بربستہ باشد۔ و چون سالک
بفنائے قلب مشرف شد داخل
جماعت اولیا گشت و یک درجہ ولایت
او را حاصل شد۔ و این فنائے قلب بے قطع
تمامی دائرہ امکان کہ عبارت از مرکز
فرش، عرش و از عرش تا تمامی
عالم امر باشد و بے قطع مراتب
عشرہ کہ مقامات عشرہ ہم او شان را
گویند۔ کہ مراد از توبہ و انابت و ورع مقامات عشرہ
و صبر و شکر۔ و توکل و رجا و فقر و
زہد و رضا کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودہ
اند۔ صورت نہ بندد۔ و نور این لطیفہ
را نور زرد فرمودہ اند۔ و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام

اسیطرح اشیاء کی محبت بھی بستر باندھ
جاتی ہے اور جب سالک قلب کے فنا
میں پہنچتا ہے تو اولیاء اللہ کی جماعت میں
داخل ہو جاتا ہے اور ولایت کا ایک
درجہ اسکو حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ فنائے
قلبی جب تک فرش سے عرش تک اور
عرش سے تمام عالم تک اور مراتب عشرہ
جس سے مراد۔ توبہ۔ واپسی۔ پرہیز۔
صبر۔ شکر۔ توکل۔ رجا۔ فقر۔ زہد۔ رضا
ہے۔ جن کو صوفیائے کرام نے بیان
کیا ہے۔ توڑ تاڑ نہ کرلے۔ حاصل
نہیں ہوتا اور اس لطیفہ کا رنگ زرد
رنگ کا نور ہوتا ہے اور اس
نور کی ولایت حضرت آدم
علیہ السلام کے قدم پر

Marfat.com

است۔ صلوۃ اللہ علیہ و علے نبینا و علیہ السلام
وصاحب لطیفہ قلب را کہ استعداد ہمین
درجہ دارد زیادہ نہ۔ پس وصول او
بجناب قدس از راہ ہمین لطیفہ است
از لطائف پنجگانہ۔ و این را آدمی المشرب
میگویند۔ بعد ازین دوم استعمال
یعنی دیدن و شنیدن و قدرت و
ارادہ کردن و معلوم کردن یعنی ہمہ
اوصاف مذکورہ را نسبت بخدا کند
تا کہ این دید غالب آید و کار این
تمام شود و کسب کردن این شخص
در نفی صفات ست کہ ہمہ صفات را
کہ مراد از سمع و بصر و قدرت و حیات
و ارادت و علم باشد۔ در جمیع اوقات
از خود نفی کند و باصل حوالہ سازد

ہے صلوۃ اللہ علیہ و علی نبینا و علیہ السلام
ہوتی ہے صاحب اس لطیفہ قلب کی استعداد
اسی قدر ہوتی ہے نہ کہ زیادہ۔ پس اس
شخص کا درگاہ الٰہی میں داخل ہونا لطائف
پنجگانہ میں سے اسی لطیفہ کے راستہ سے
ہے اور اسکو آدمی المشرب کہتے ہیں اس سے
پیچھے وہ اپنا دیکھنا اور سننا اور قدرت
اور ارادہ اور معلوم کرنا ان تمام صفتوں
کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے یہانتک
کہ یہ بصیرت اسکی غالب ہو جاوے پھر اُس
کا کام پورا ہو جاتا ہے اور اس شخص کا
نفی صفات کو حاصل کرنا ہوتا ہے یعنی
سننا دیکھنا۔ قدرت۔ حیات۔ ارادہ علم
کو بالکل نفی کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ
کے حوالے کر دیتا ہے

Marfat.com

اصل

وچون بیقین از دل خود نفی ساخت
وبہ اصل تفویض کرد وخود را مثل
جماد بےحس وحرکت یافت وہیچ شکے
وشبہے این را نماند پس فنا د تجلی
صفات این را حاصل گردید وفنائے
لطیفہ روح کہ بازبستہ بفنائے تجلی
صفات ست نیز این را حاصل آید
واصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیہ
حق ست جل شانہ بمعنی آنکہ وذات
حق تعالے جل شانہ آن صفات ہا
را ثابت کردہ مے شود۔ ویک گام
بحضرت ذات احدیت از فعل نزدیک
تر ست۔ واصل علامت فناء این
لطیفہ آنست کہ سالک خود را از
خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب

ترجمہ

جب اس نے اپنے دل سے ان چیزوں
کی یقیناً نفی کر دی اور اللہ تعالے کے
سپرد کر دیا اور اپنے آپ کو پتھر کی طرح بے
حس وحرکت جانا اور کوئی شک اور شبہ
ولمیں رہا تو اسکو صفات کی تجلی میں فناء
حاصل ہوگئی اور لطیفہ روح کی فنا جو اسی
فناء کے متعلق ہے مہیا ہوگئی واصل بھی
لطیفہ خدا تعالے کی صفات ثبوتیہ کا ہوتا
ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام صفتیں
اللہ تعالے کی ذات میں ثابت کرتا ہے
اور یہ فعل ایک قدم بڑھکر اللہ تعالے
کے قرب میں ہوتا ہے اور اس لطیفہ کے
فناء کی اصل علامت یہ ہے کہ سالک اپنے
آپ کو اپنے آپ سے علیحدہ
پائیگا بلکہ

Marfat.com

بجناب قدس خواہد دانست ۔ و نور
این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم
ست ۔ صلوۃ علی نبینا و علیہ السلام
وہر کہ ابراہیمی المشرب ست وصول
وے بجناب قدس ازہمین لطیفہ خواہد
بود ۔ و از قطع مراتب قلب و
صاحب این مشرب را استعداد
درجہ دوم ولایت پنجگانہ ست و
لطیفہ سر کہ اصل آن صرف شیونات
ذاتیہ است ۔ کہ گاہے از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول
فنائے این لطیفہ بتجلی شیونات
ذاتیہ خواہد بود ۔ و نور این لطیفہ را
نور سفید نشان دادہ اند ۔ ولایت این

جناب اقدس اللہ تعالے کے ساتھ
منسوب جانیگا ۔ اس لطیفہ کا نور سرخ
ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم
صلوۃ علے نبینا و علیہ السلام کے قدموں
پر ہے جس شخص کا مشرب ابراہیمی ہے
اس کا داخل ہونا اس لطیفہ کے راہ سے
ہوگا ۔ اور قلب کے مراتب قطع کرنے سے
پنجگانہ ولایت سے دوسری ولایت
کا درجہ ملجاتا ہے اور سر کا لطیفہ جس کا
اصل ذاتیہ انوار ہیں ۔ اور یہ لطائف سے
کی نسبت میں بہت نزدیک ہیں اور اس
لطیفہ کی فنا ذاتیہ تجلی سے انوار سے
ہوتی ہے اس لطیفہ کا رنگ سفید
ہے اس لطیفہ
کی ولایت

Marfat.com

اصل

لطیفہ زیر قدم حضرت موسےٰ ست
صلوٰۃ اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام و
صاحب این مشرب را استعداد
سہ درجہ است از مراتب پنجگانہ۔ بعد
ازین لطیفہ خفی ست و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ حق ست
جلشانہ، کہ فوق شیونات ذاتیہ
اند و حصولِ فنائے این نیز بہمان
صفات ست و نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرتِ عیسےٰ ست
علے نبینا و علیہ السلام و صاحب این
مشرب را استعداد درجہ چہارم
ولایت ست از مراتب پنجگانہ۔ بعدہ
لطیفہ اخفیٰ ست و اصل الاصل این

ترجمہ

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کا مالک ولایت کے تیسرے درجہ
پر ہوتا ہے اس سے پیچھے ایک لطیفہ خفی
ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا حق تعالیٰ
کے صفات سلبیہ ہیں۔ اس کا درجہ
ذاتیہ انوار سے زیادہ ہے اور اس فنا
کا حصول بھی ان ہی صفات سلبیہ سے ہے اور
اس لطیفہ کا نور سیاہ ہوتا ہے اس
کی ولایت حضرت عیسےٰ علے نبینا و
علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کے مالک کو درجہ چہارم کی ولایت
مراتب پنج گانہ سے حاصل ہو جاتی
ہے۔ اس کے بعد لطیفہ اخفیٰ ہے
اور یہ پانچواں
لطیفہ ہے

Marfat.com

لطیفہ پنجم مراتب صفات سلبیہ است
کہ کالبرزخ ست۔ درمیان مرتبہ نفی
کلی و درمیان احدیت مجردہ و فنائے
این لطیفہ مربوط بہ تجلی ہمان مرتبہ
مقدسہ است۔ و نور این لطیفہ نفیسہ
را نور سبز بیان فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت
پناہ است۔ صلے اللہ علیہ و علےٰ آلہٖ
و اصحبہ وسلم۔ و صاحب این مشرب
عالی را بالذات استعداد و حصول
تمام مراتب پنج گانہ ولایت ست و
صاحب اینمقام عالی را محمدی المشرب
گویند۔ این چنین صاحب دولتے
جامع جمیع کمالات ولایت ست ۔
رزقنا اللہ تعالےٰ بمنہ و کرمہ و کمال فضلہ

یہ درمیان نفی کلی اور احدیت مجردہ کے
برزخ ہے اور اس لطیفہ کی فنا اس
مقدس مرتبہ کی فناء سے ملی ہوئی ہے
اور اس لطیفہ کا نور سبز ہے اور اس
لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
کے قدموں پر ہے۔ اس لطیفہ کا
مالک ولایت کے پانچویں درجہ کا
مالک ہوتا ہے۔ اس مقام کے صاحب
کو محمدی مشرب کہتے ہیں۔ یہ
شخص فنا فی اللہ کے
مقام سے صاحب
دولت اور تمام
کمالات کا
جامع

Marfat.com

اصل

رسائل المومنین - ؟

بدانکہ فنائے لطائف خمسہ کہ جامع

جمیع فنائے افعال و صفات و ذات

است و فی الحقیقت ہمہ مدارج و مراتب

ولایت صغرے و کبرے و علیا ر

موقوف علیہ بر فنائے لطائف مذکورہ

است چون قدرے بیان و تفصیل

و احوال این لطائف مذکورہ از

ضروریات طریقہ و اہم مطالب بود

لہذا این نسخہ مختصر نوشتہ شد - از آن

جاکہ تفصیل کل نمے توانست شد

لہذا قدرے بطور اجمال از رسائل معتبرہ

کہ از مصنفات مکمل این طریقہ علیہ

بود نوشتہ بر منصہ ظہور آوردہ شد

کہ طالبان این راہ را بکار آید - و

ترجمہ

ہوتا ہے -

جاننا چاہیے کہ لطائف پنج گانہ کی

فنا جو تمام افعال اور صفات و ذات

کے فنا کی جامع ہے اور درحقیقت تمام

مدارج ولایت صغرےٰ اور کبرےٰ اور

علیا کی فنا انہی کے مدارج پر موقوف

ہے جبکہ ان لطائف مذکورہ کا بیان

اور تفصیل کرنا نہایت ضروری تھا اسلئے

یہ رسالہ مختصر لکھا ہے - چونکہ اس کی

پوری تفصیل نہایت مشکل تھی اسلئے

مجمل طور پر ان رسالون سے جو اس

طریقہ علیہ کے تحریر ہو چکے ہیں لکھا

گیا ہے طالبون

کے کام آویگا

اور اگرچہ

Marfat.com

اصل

این قلیل البضاعت ہنوز بہ کمالات
مذکورہ کامیاب نشدہ۔ شاید کسے
دیگرے بمطالعہ این اوراق منتفع
گردد۔ و این مسکین را نیز او سبحانہٗ
تعالےٰ بہ برکت آن بمنزل مقصود
رساند بمنّہ و بکمال فضلہٖ +
اللّٰھم ارزقنا کمال معرفتک
و سائر المریدین ببرکت حبیبہٖ
محمد و آلہٖ و صحبہٖ و
ازواجہٖ واہل بیتہ الطیبین
الطاہرین اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین ۝
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ترجمہ

یہ ذرہ بمقدار تاحال مذکورہ مقامات
پر کامیاب نہیں ہوا۔ امید ہے کہ
کوئی دوسرا ان اوراق سے فائدہ
اُٹھاوے اور اس کارخیر کی برکت
سے اللہ تعالےٰ اس عاجز کو منزل
مقصود پر فضل سے پہنچاوے +
یا اللہ اپنے کمال معرفت ہم کو اور تمام
مسلمانوں کے نصیب فرما بحرمت برکت اپنے
حبیب اکرم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم اور انکی آل و اصحاب و ازواج و اہل بیت
طیبین طاہرین تمام کے ساتھ رحمت اپنی کے
اے تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان اور اللہ
بہت جانتا ہے ساتھ درستی کے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب قدس اللہ تعالے سرہ العزیز آپ اپنے زمانہ کے بڑے مشائخوں میں سے ہوئے ہیں آپکا اسم مبارک
محمد بن محمد بن محمود حافظی بخاری ہے آپ پر زیادہ سے زیادہ رحمت اللہ تعالے عنایت کی ہو آپ دوسرے خلیفہ
حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ کے ہیں آپ کی وفات شریف مدینہ عالیہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما میں ہوئی اور
آپکا مزار مبارک جنت البقیع نزد قبہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ
میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعضے از کلمات قدسیہ حضرت خواجہ محمد پارسا
قدس اللہ تعالے سرہ الاقدس فرمودہ
اند کہ حجاب میان بندہ وحق سبحانہ وتعالے
جل شانہٗ ہمین انتقاش صور کونیست
در دل واین انتقاش صور کونیہ
بسبب صحبتہائے پراگندہ وسیرہائے
دیدن الوان واشکال گوناگون

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ تعالے
سرہ الاقدس بعض کلمات قدسیہ سے ارشاد
فرماتے ہیں۔ کہ حق سبحانہٗ تعالی جل شانہٗ
اور بندہ کے درمیان یہی موجودات کی صورتین
جو دل میں نقش ہیں۔ حجاب ہے اور
اور یہ نقش ہونا پراگندہ صحبتوں اور مختلف
سیرون اور طرح طرح کے رنگوں اور

Marfat.com

زیادہ میشود و در دل خانہ میکند۔ و
بمحنت و مشقت تمام ترنفی میباید کرد
و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن
سخنان رسمی و کلمات نتیجی آن نقوش
مے افزاید و از مشاہدہ و صور جمیلہ و
سماع و نغمات و سازہائے طرب انگیز
آن نقوش در حرکت و تموج مے آید
و این جملہ موجبات بعد و غفلت است
از حق سبحانہ و تعالیٰ و طالب را نفی
وے واجب ست پس میباید کہ ہرچہ
خیال را افزاید۔ بوجہی اجتناب نماید
با دل صاف توجہ بجناب حق سبحانہ
تعالیٰ کند سنت آلہی برین جاری
شدہ۔ کہ بے محنت و مشقت ترک
لذت و شہوات جسمی این معنی دست

کئی قسموں کی شکلوں کے دیکھنے کے سبب سے
زیادہ ہوتا ہے اور دل میں گھر کر لیتا ہے
پوری محنت اور مشقت سے اسکی نفی کرلی
چاہئے دوسرا باعث ان نقشوں کے بڑھنے کا دیکھنا
کتابوں کا اور کہنا سننا رسمی باتوں اور بیہودہ
کلمات کا ہے خوبصورتوں کا دیکھنا اور راگ
رنگ کا سننا ان سب سے نقش حرکت اور موج
میں آتے ہیں۔ اور یہ سب حق سبحانہ تعالیٰ
سے دوری اور غفلت کا باعث ہیں۔ طالب
کو اس کی نفی کرنی ضروری اور واجب ہے
پس چاہئے کہ جو چیزیں ایسے خیالات کو
بڑھائیں اُنسے پرہیز کرے اور صفائی دل
کے ساتھ خداوند تعالیٰ کیطرف رجوع کرے
سنت آلہی اسیطرح جاری ہے کہ بغیر محنت اور
مشقت اور ترک لذت اور تمام شہوتوں کے یہ مراد

Marfat.com

نے دید راحتے کہ مے جوئید در آخرت
ست دو سہ روز درین سرائے فانی
رنج کشیدی - ویگر ابد الآبدین
آسودی این عالم را ہیچ نسبت بہ
آن عالم نیست گویا در بیابان بے
نہایت خشخاش دانہ افتادہ است -
فرمودہ اند کہ وصیت میکنم ترا اے
پسر من بعلم و ادب و تقوے در
جمیع احوال برو کہ تتبع آثار سلف
کنی و لازم سنت و جماعت باشی
و فقہ و حدیث آموزی و از صوفیان
جاہل بپرہیزی ہمیشہ نماز با جماعت
گذاری - بشرطیکہ امام و موذن نہ
باشی شہرت مکن کہ شہرت آفت
ست و بمنصب مقید مشو دائم گم نام

حاصل نہیں ہوتی العزیز آرام تو آخرت میں
ہے دو تین دن اس سرائے فانی میں رنج
اُٹھا تاکہ تجھے ہمیشہ کا آرام ہو اس عالم کو
اُس عالم سے کچھ نسبت نہیں مگر جیسا کہ
بے نہایت جنگل میں خشخاش کا دانہ پڑا ہو
فرماتے ہیں کہ میرے فرزند میں تجھکو وصیت
کرتا ہوں کہ علم اور ادب اور تقوے کے
ساتھ تمام احوال میں بزرگان قدیم کی
پیروی کر اور طریقہ اہلسنت و الجماعت کو لازم
پکڑ - فقہ اور حدیث کا علم حاصل کر اور
جاہل صوفیوں سے پرہیز کر ہمیشہ با جماعت
نماز ادا کر - مگر امام اور موذن نہ ہو شہرت
نہ کر کہ شہرت آفت ہے اور مرتبہ کا مقید
نہ ہو ہمیشہ گمنام
ہو

Marfat.com

باش۔ و در قبالہائے نام خود منویس
و بحکمہ قضا حاضر مشو۔ ضمان کسے مباش
و لوصایائے مردم در میا بملوک و
ابنائے ایشان صحبت مدار و خانقاہ
بنا مکن۔ و در خانقاہ منشین و سماع
بسیار مکن کہ بسیار نفاق پدید آرد
و رقت و بسیاری سماع دل را بمیرد
و بر سماع انکار مکن کہ بعض اصحاب سماع بسیار
اند کم گو و کم خور و کم خسپ و از خلق
بگریز ہمچنانکہ از شیر بگریزد و ملازمت
خلوت خود باش و با امردان
و زنان و مبتدعان و توانگران و
عامیان را صحبت مدار حلال خور و
از شبہ پرہیز و تا توانی زن مخواہ
کہ طالب دنیا شوی۔ و در طلب دنیا

اور بیع ناموں میں اپنا نام نہ لکھ اور محکمہ
عدالتوں میں حاضر نہ ہو کسی کا ضامن
نہ بن اور وصیتوں میں نہ آ۔ بادشاہ اور
اُسکے لڑکوں کے ساتھ صحبت نہ رکھ
خانقاہ نہ بنا اور اُس میں نہ بیٹھ اور سماع
بہت نہ کر کہ اس کی زیادتی نفاق پیدا
کرتی ہے۔ اور رقت اور زیادتی سماع کی
دل کو مردہ کرتی ہے اور سماع پر انکار نہ
کر کہ اسکے سننے والے بہت ہیں۔ کھانا اور
سونا اور بولنا تھوڑا اختیار کر خلقت سے
شیر کی مثل بھاگ تنہائی کو لازم پکڑ نابالغوں
اور عورتوں اور بدعتیوں اور دولتمندوں
اور عام لوگوں سے صحبت نہ رکھ حلال کھا
اور شبہ سے پرہیز کر جہاں تک ہو سکے عورت
کی خواہش نہ کر کہ تو طالب دنیا ہو جاویگا اور دنیا

Marfat.com

اصل

دین بباد دہی بسیار مخند۔ و از
خندہ قہقہ اجتناب کن کہ خندہ بسیار
دل را بمیراند۔ و باید کہ در ہمہ کس
بچشم شفقت نگری و ہیچ فرد را
حقیر نشمری۔ ظاہر خود را میارا
کہ آرائش ظاہر از خواری باطن
ست۔ مجادلہ مکن و از کسے چیزے
مخواہ و کسے را خدمت مفرما و مشائخ
را بمال و تن و جان خدمت کن
و در افعال ایشان انکار مکن۔ کہ
منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد
با دنیا و بر اہل دنیا مغرور مشو۔ باید
کہ دل تو ہمیشہ اندوگین بود و بدن
تو بیمار و چشم تو گریان و عمل تو
خالص و دعا تو بتضرع و جامہ تو

ترجمہ

کی طلب میں دین کو چھوڑ دیگا بہت ہنسی
اور قہقہہ سے پرہیز کر کہ اس سے دل مردہ
ہوتا ہے۔ چاہئے کہ تمام آدمیوں کو شفقت
کی نظر سے دیکھے۔ اور کسی کو حقیر نہ سمجھے
اپنے ظاہر کو نہ سنوار کہ ظاہری آرائش
باطن کی خواری ہے جھگڑا نہ کر۔ اور
کسی سے کچھ طلب نہ کر اور کسی سے
خدمت نہ لے اپنے مشائخ کی جان و
دل اور مال سے خدمت کر اور اُن کے
کسی کام پر انکار نہ کر۔ کہ منکر اُن کا
ہرگز چھٹکارا نہ پائیگا۔ دنیا اور اہل دنیا
پر مغرور نہ ہو۔ چاہئے کہ تیرا دل ہمیشہ
فکر اور غم میں ہو ظاہر تیرا بیماروں سا
اور چشم تیری تر اور عمل تیرا خالص اور
دعا عجز انکسار سے اور کپڑا تیرا پرانا

Marfat.com

اصل	ترجمہ
کہنہ و زنیق تو درویش و مایہ تو	اور زنیق تیرا درویش اور پونجی
فقہ و خانہ تو مسجد و مونس تو	تیری فقہ اور گھر تیرا مسجد اور دوست
حق سبحانہٗ تعالےٰ۔ انتہٰی +	تیرا اللہ عزوجل ہو + انتہٰی ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد خداوندی فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ خدائے تعالےٰ کا ذکر کرو رات دن خشکی تری سفر حضر تونگری فقر تندرستی مرض خفیہ علانیہ اور بعض صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہر فرض عبادت کی حق تعالےٰ نے کوئی حد اور انتہا مقرر و مقرر فرمائی ہے اور عذر کے وقت معذور بھی قرار دیا ہے مگر ذکر کی کوئی بھی حد نہیں جہاں پہنچکر ختم ہو جاوے اور کوئی عذر بھی قابل سماعت نہیں سوا مجبور مجنون کے اس میں کوئی معذور نہیں اور اگر کسی کو معذور قرار دیتے تو وہ حضرت زکریا علیہ السلام ہوتے۔ کہ باوجود بڑھاپے اور اسقدر ضعف کے کہ بات تک کرنیکی طاقت نہ تھی اس طرح حکم ہوا۔ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ۝ کہ تمہارے لڑکا پیدا ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تین دن کسی آدمی سے کلام نکرو مگر اشارہ کے ساتھ اور خدا تعالےٰ کا ذکر بکثرت کرتے رہنا" اگر اور کسی کیلئے

ذکر کے ترک میں کوئی عذر قابل لحاظ ہوتا تو غازی و مجاہدہ کا شغل ہوتا۔ مگر
اُن کو بھی باوجود مشقت اور مشغولی کے یوں حکم ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ کہ اے
ایمان والو جب کافروں کے ساتھ جنگ کیا کرو تو پاؤں جمائے رکھو اور اللہ کا ذکر
بہت کرو تاکہ فلاح پاؤ "۔ نیز قیامت کے دن ساری عبادتیں نماز روزہ وغیرہ
ساقط ہو جاونگی اسلئے کہ عالم آخرت میں ہم سے تکلف نہ ہونگے۔ مگر ذکر آخرت
میں بھی زائل نہ ہوگا۔ نیز حق تعالےٰ دوسری جگہ سورۃ جمعہ میں ارشاد فرماتے
ہیں وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ "اور اللہ کا کثرت
سے ذکر کرو تاکہ فلاح پاؤ"۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اللہ کا ذکر جہاد
اور صدقات اور خیرات سب سے افضل ہے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ذکر
سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔ ذکر الٰہی کیلئے ایک مغز اور تین پوست ہیں اور
مغز تو مقصود بالذات ہے مگر پوست اسلئے مقصود اور محبوب ہیں کہ وہ مغز
تک پہنچنے کے ذرائع اور اسباب ہیں پہلا پوست صرف زبان سے ذکر کرنا
ہے اور دوسرا پوست قلب سے ذکر کرنا اور جبراً بتکلف اسکا خوگر ہونا۔
یاد رکھو کہ قلب کو اپنی حالت پر نہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ اُسکو تفکرات و تخیلات

Marfat.com

میں پڑنے سے پریشانی ہوتی ہے لہٰذا مناسب ہے کہ اسکی مرغوب شئے یعنے ذکر الٰہی اُس کے حوالے کردیجاے تاکہ اُس کو اطمینان حاصل ہوجاوے تیسرا پوست یہ ہے کہ ذکر الٰہی قلب میں جگہ کرلے اور ایسا گڑجاے کہ اس کا چھڑانا دشوار ہوجاوے اسکا مطلب یہ ہے کہ دوسرے درجہ میں جسطرح قلب کو ذکر کی عادت ڈالنے میں دقت پیش آئی تھی اس تیسرے درجے میں قلب سے ذکر اللہ کی عادت چھڑانا اس سے زیادہ دشوار ہو۔ چوتھا درجہ جو مغز اور مقصود بالذات ہے وہ یہ ہے کہ قلب میں ذکر کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے بلکہ مذکور یعنے حق تعالےٰ کی ذات ہی ذات باقی رہجاے کہ نہ قلب کی طرف توجہ رہے نہ ذکر کی جانب التفات اور نہ اپنی خبر ہو نہ کسی دوسرے کی غرض ذات بحت میں استغراق ہوجاوے اسی حالت کا نام فنا ہے اور اس حالت پر پہنچ کر بندہ کو نہ اپنے ظاہری حس وحرکت کا علم ہوتا ہے اور نہ باطنی عوارض کا یہانتک کہ اپنے فنا ہوجانیکا بھی علم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ فنا ہوجانا بھی تو خدا کے علاوہ دوسری ہی چیز ہے اور غیر اللہ کا خیال میل کچیل اور کدورت ہے پس فنا کا علم بھی اس درجہ میں ہوچکا کدورت اور بعد ہوا یہی وہ حالت ہے جسمیں اپنے وجود کے فنا کے ساتھہ خود فنا سے بھی فنائیت ہوتی ہے +

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے دل بگو بیان ز کمال محمدی
رمز خدا عیان ز خصال محمدی

آن جلوۂ کہ طور بہ موسیٰ کلیم تافت
شعلہ یکے نشان ز جمال محمدی

یوسف کہ نیک سیرت و صورت کمال داشت
شد محو بے گمان ز خیال محمدی

شمس و قمر کواکب اہل ضیا ہمہ
پر نور فور بہ شان ز ہلال محمدی

صدیق یار غار و عمر صاحب وقار
یک خلق و دیگران ز جلال محمدی

عثمان با حیا ز حیائے عظیم شان
رمزے علی جوان ز مجال محمدی

زاہد حسن رضا رضائے محمدی
ے کشتہ دشمنان ز نہال محمدی

و آن غوث نامدار کہ گیلان ز اوشان
حرفے جلی بیان ز مقال محمدی

یارب عطا کنی تو بعادل[1] گدائے خویش
یک جام ارغوان ز زلال محمدی

[1] عادل ۔ نام مولا بخش برادر میران بخش جوگی لاہوری +

Marfat.com

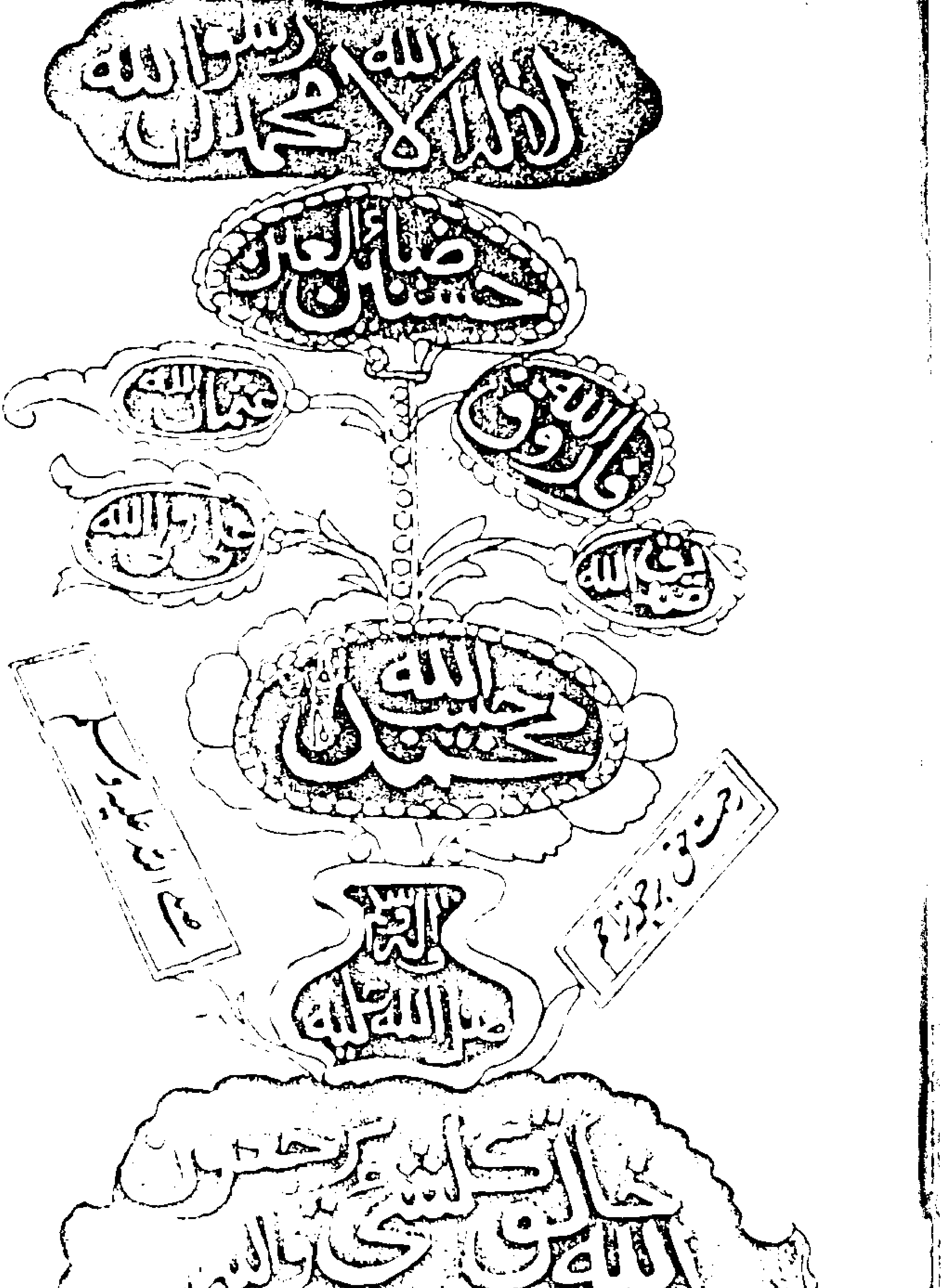

ٹائیٹل مراۃ المحققین طبع اوّل مرقومہ
شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ

Marfat.com

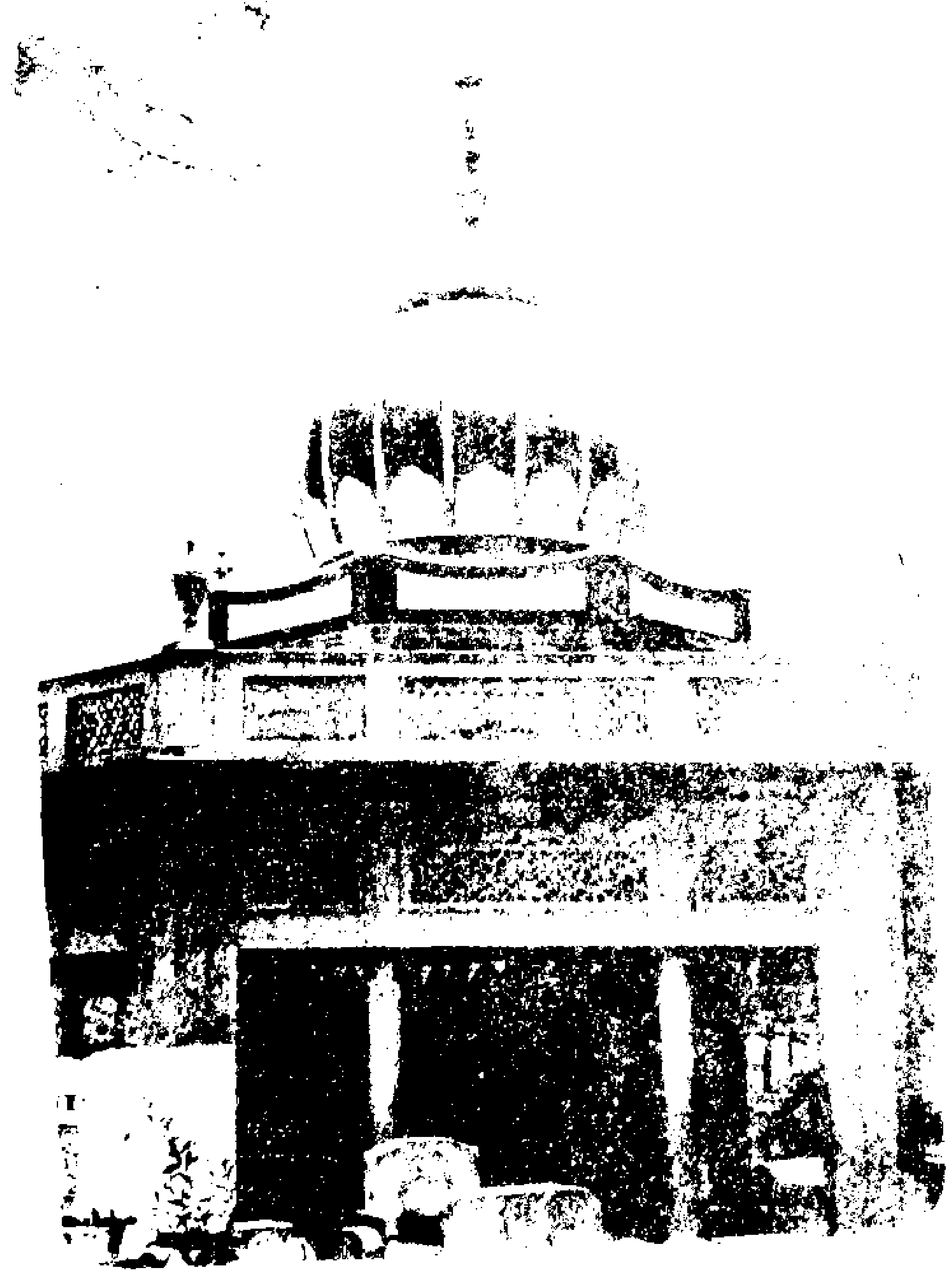

مزار پر انوار اعلیٰ حضرت شیر ربانی
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات

ماہنامہ نورِ اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر	زیر نگرانی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	″
مختصر حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی	″
لمحہ فکریہ	″
مختصر حالات حضرت شیر ربانی و حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری	مرتبہ میاں جمیل احمد شرقپوری
خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی
شجرہ شریف	
تائید اہل سنت (رسالہ رد روافض)	از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رض	از مولانا منصب علی شرقپوری
نعتیہ قصیدہ	از حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
دی نقشبندیز	مرتبہ سردار علی احمد خان
[illegible]	زیر نگرانی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
[illegible]	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
[illegible]	از حضرت مولانا معین الدین عطا کاظمی [illegible]
[illegible]	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کے تعاون سے شائع ہونیوالی کتب

خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
[illegible] امام اعظم	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
[illegible] مجدد	
طریق النجات	از حضرت [illegible] حسن جان سرہندی
خطبات شیر ربانی	از میاں محمد سعید شاد
رشحات عنبریہ	از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی
بزم خیر از زید	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی
تاریخ القرآن	از حضرت مولانا عبداللطیف
حضرت مجدد اینڈ ہز کریٹکس	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی انگریزی ترجمہ میرزا [illegible] علی کامل
ما ھو الجسم	از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

ملنے کا پتہ: جامع مسجد شیر ربانی ایبٹ روڈ مدینہ چوک کشن پورہ لاہور نمبر ۱ — شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

Marfat.com

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات

ماہنامہ نورِ اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر	زیرِ نگرانی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	″
مختصر حالات حضرت امام ربانی	
مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی	″
لمحہ فکریہ	″
مختصر حالات حضرت شیر ربانی و حضرت	مرتبہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری	
خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی دہلوی
شجرہ شریف	
تائید اہل سنت (رسالہ ردِ روافض)	از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رض	از مولانا منصب علی شرقپوری
نعتیہ قصیدہ	از حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
دی نقشبندیز	مرتبہ سردار علی احمد خان

[illegible]	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
[illegible]	از حضرت [illegible] عطا کاظمی [illegible]
[illegible]	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

شعبۂ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کے تعاون سے شائع ہونیوالی کتب

رشحات عنبریہ	از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی
بزمِ خیر از زید	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی
تاریخ القرآن	از حضرت مولانا عبد اللطیف
حضرت مجدد اینڈ ہز کریٹکس	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی
	انگریزی ترجمہ میرزا ابن علی کامل
ماہ و انجم	از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
[illegible]	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
[illegible]	
طریق النجات	[illegible]
خطبات شیر ربانی	از میاں محمد سعید شاد

ملنے کا پتہ: جامع مسجد شیر ربانی ایبٹ روڈ مدینہ چوک کشن پورہ لاہور نمبر ۱ شعبۂ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

Marfat.com